

## سرکاری رپورٹ (مباحثات)

## سولہوال اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 07 اکتوبر 2019ء بروز سوموار بہ طبق 07 صفر المظفر 1441 ھجری۔

| نمبر شمار | مندرجات   | صفحہ نمبر |
|-----------|---|-----------|
| 1         | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔                       | 03        |
| 2         | دعاۓ مغفرت۔                                     | 05        |
| 3         | چیرمینوں کے پیش کا اعلان۔                       | 05        |
| 4         | وقفہ سوالات۔                                    | 19        |
| 5         | توجہ دلاؤ نوٹ۔                                  | 42        |
| 6         | رخصت کی درخواستیں۔                              | 56        |
| 7         | سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔               | 57        |
| 8         | مجلس قائمہ کی رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا۔ | 73        |

## الیوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو  
 ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابرخان موسیٰ خیل

## الیوان کے افسران

سکرٹری اسمبلی----- جناب صفت حسین  
 ایڈیشنل سکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن  
 چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہواني



## بلوچستان صوبائی اسمبلی

مورخہ 07 اکتوبر 2019ء بروز سوموار بھرطابق 07 صفر المظفر 1441 ہجری، بوقت شام 5 بجھر 25 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالقدوس بن جنوب، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہاں کوئی میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا يَاهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا لَا وَسَبِّحُوهُ بُخْرَةً وَأَصِيلًا هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلِئَكُتُهُ لِيُخْرِجُكُم مِّنَ الظُّلُمَتِ إِلَى النُّورِ طَوَّكَانِ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا هُمْ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَأْلُقُونَهُ سَلَامٌ وَأَعْدَلُهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا

(پارہ نمبر ۲۲ سورہ الاحزان آیات نمبر ۱ تا ۳۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد۔ اور پاکی بولتے رہو اس کی صحیح اور شام۔ وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے تاکہ نکالے تم کو اندر ہیروں سے اجائے میں اور ہے ایمان والوں پر مہربان۔ دعا ان کی جس دن اس سے ملیں گے سلام ہے اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ثواب عزت کا۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

**جناب اسپیکر:** جزاک اللہ۔ جی۔ کارروائی شروع کریں؟

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! آج 17 اکتوبر کا دن ہے۔ آپ کو پتہ ہے جناب اسپیکر 17 اکتوبر 1983ء کو یوم شہداء کے طور پر منایا جاتا ہے۔ جب کوئی کے سڑکوں پر اُس وقت جزل ضیاء کی فوجی آمریت میں MRD اور پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کے کارکنوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ جس میں ہمارے چار کارکن اسلام اوس یار، کا کامھود، رمضان اور داؤ شہید ہوئے۔ درجنوں زخمی ہوئے۔ اور درجنوں لوگ تین، چار سال تک پابند سلاسل رہے۔ تو آج ان شہداء کی بدولت یہ اسمبلی قائم ہے، یہ جمہوریت قائم ہے۔ یہ پارلیمنٹ قائم ہے۔ ہم اور آپ یہاں بیٹھے ہیں عوام کے نمائندوں کے طور پر۔ تو اس دن کے حوالے سے ہمیں ان شہداء جمہوریت اور شہداء وطن کو یاد رکھنے کیلئے انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے، انکے روح کی ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کیجائے۔

**جناب اسپیکر:** جی۔ ملک صاحب۔

**ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف):** جناب اسپیکر! اجلاس ہورہا ہے امن و امان سے متعلق۔ گھمیز مسائل سامنے آئے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ملک صاحب! ابھی تک کارروائی شروع نہیں کی۔ باقاعدہ ابھی پیش کا اعلان بھی نہیں ہوا ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر کارروائی شروع کر دی جیئے۔ یہ تدعا سے متعلق ہے۔ اور امن و امان کے معاملے سے متعلق ہے۔ مولانا محمد حنفی صاحب جو ہمارے بہت بڑے لیڈر تھے۔ اور انکو انتہائی بہیانہ طریقے سے شہید کیا گیا ہے۔ اسی طرح نواب امان اللہ زہری اور انکے ساتھی شہید ہوئے ہیں۔ ہمارے ایک ایم پی اے زینت شاہوانی کے بھائی ملک محمود یار پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اللہ نے اُنکو بچایا۔ اور انکی بھی فوت ہوئی اُس کیلئے بھی فاتحہ خوانی ہوئی چاہیے۔ کریم گزگی کو جناب اسپیکر! وڈھ میں ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بن کر شہید کیا گیا۔ اسی طرح مسلم باغ میں رفیع اللہ لیویز الہکار کو ٹارگٹ کر کے شہید کیا گیا ہے۔ مسلم باغ کے علاقے شنہ خوڑہ میں شہید کیا گیا۔ اتنی ظلم اور اتنی ابتر صورت حال ہے۔ گھر میں دس بارہ مسلح آدمی گئے۔ وہاں سے گھر کے مکین نکل کر تو ان پر اندازہ دھنڈ فائزگ کی گئی۔

**جناب اسپیکر:** پہلے فاتحہ کرالیں، ابھی باقاعدہ کارروائی شروع نہیں کیئے۔ پہلے فاتحہ کر لیتے ہیں۔ ملک صاحب! آپ تو بہتر جانتے ہیں اور اسپیکر بھی رہے ہیں۔ باقاعدہ ابھی تک پیش کا بھی اعلان نہیں کیئے۔ ابھی کارروائی کا حصہ نہیں بنے گا۔ پہلے فاتحہ کر لیتے ہیں۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑان (وزیر خوارک و بہبود آبادی):** جناب اسپیکر! یہ پچھلے دنوں اور الائی میں ڈیشنٹر دوں کا مقابلے کرتے ہوئے میرے قبیلے کا ایک کھیڑان شہید اور ایک زخمی ہوا۔ تو جو شہید ہے اس کیلئے بھی فاتحہ کرالیں۔ اور

اس کے ساتھ ساتھ جو مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان نے نہتے مسلمانوں کو شہید کیے جس دن تھوڑا سا کرفیواٹھایا گیا۔ کافی بندے شہید ہوئے۔ ان کیلئے بھی فاتحہ کرادیں بڑی مہربانی ہوگی۔  
(فاتحہ خوانی کی گئی)

**جناب اپیکر:** میں قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجريہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت رواں اجلاس کیلئے ذیل اراکین اسمبلی کو پہنچ آف چیئرمین کیلئے نامزد کرتا ہوں:-

- ۱۔ جناب سید احسان شاہ صاحب۔ ۲۔ ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی صاحب۔  
۳۔ جناب نصر اللہ زیرے صاحب۔ ۴۔ محترمہ شکلیلہ نوبید قاضی صاحب۔

**جناب اپیکر:** وقفہ سوالات۔ جی ملک صاحب!

**ملک نصیر احمد شاہ ہواني:** مہربانی جناب اپیکر صاحب۔ جناب اپیکر! آج میرا خیال تھا کہ ہمارے ایجوکیشن منسٹر اس ایوان میں ہوں گے اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی ہوں گے۔ گزشتہ دونوں مکملہ تعلیم میں جو بھرتیاں کی گئی تھی میرے خیال میں بلوچستان نیشنل پارٹی کی طرف سے تو ایک بیان پہلے دن آیا تھا۔ لیکن اس کے بعد حکومتی جو پارٹیاں ہیں خصوصاً ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کا بھی ایک ایک بیان آیا تھا۔ اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے خیال میں عوامی نیشنل پارٹی سے تعلق رکھنے والے میرے دوست اور ساتھی اس کوئٹہ سے تعلق رکھنے والے وہ سب ان بھرتیوں پر نالاں ہیں۔

**جناب اپیکر:** ملک صاحب! اس پر توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ اس کو باقاعدہ اسی ٹائم شروع کر لیتے ہیں۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہواني:** جناب اپیکر صاحب! یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ میں ایک ریکارڈ لایا ہوں۔ میرے خیال سے یہ بعد میں آپ کے حوالے کریں گے۔ یہ بہت بڑی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔

**جناب اپیکر:** ملک صاحب! یہ already ہے۔ اس پر آگے بحث ہوگی۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہواني:** یہ جو مکملہ تعلیم میں بھرتیاں ہوئی ہیں اس پر بحث ہوگی۔

**جناب اپیکر:** توجہ دلاؤ نوٹس کس پر ہے؟ کیا انہی پوٹھوں پر ہے۔ اگر ہے تو پھر آپ کو ٹائم دیں گے۔ میرے خیال سے اس کو یہی پختم کرتے ہے۔ وقفہ سوالات ختم۔ جی شناع صاحب۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** شکریہ جناب اپیکر۔ دراصل یقیناً ہم بھی چانتے ہیں کہ ہم وقفہ سوالات کی طرف بڑھیں۔ کچھ معاملات آگے بڑھیں۔ لیکن جب اسمبلی کا اجلاس ڈیڑھ سے دو مہینے کے بعد ہوتا ہے تو بحیثیت صوبائی اسمبلی کے اراکین اور بلوچستان کے نمائندوں کی حیثیت سے ایک تاریخ مہینہ دو مہینے میں صوبہ میں ہونے والی بڑی پیش

رفت ہے۔ یہ ہمارا انتہا ہے کہ وہ ہمارے point of public importance کی وجہ سے order کی وجہ سے ہم briefly an کو یہاں tack up کریں گے۔ اور اس کے بعد یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ وقفہ سوالات کے بعد ان پر، چاہیے وہ چیف منسٹر ہو یا متعلقہ وزراء صاحبان ہوں اس پر اپنا جواب دیں۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ کو جس طرح علم ہے ہمارے پاس یہ آئین کے تحت ہم ایک وفاق ہے۔ اور بلوچستان ایک وفاقی وحدت ہے۔ حال ہی میں ابھی تقریباً 8 اگست کو اسلام آباد میں ایک اجلاس ہوا۔ اور اس اجلاس میں بغیر بلوچستان کی حکومت اور اس کے نمائندوں کو اعتماد لئے یہ طے کیا گیا کہ بلوچستان میں ایک نیشنل کوشل ڈولپمنٹ اتحاریٰ بنائی جائیگی۔ یعنی قوم ترقیاتی ساحتی بورڈ بنایا جائیگا یعنی ڈولپمنٹ اتحاریٰ بنائی جائیگی۔ آئین کے تحت بلوچستان کے کسی بھی علاقے میں بلوچستان کی ترقی، تعمیر، صنعتی، ساحتی، معاشرتی، معاشرتی، معدنی جس بھی امور سے متعلق ہو اس کا اختیار آئین کے آریکل 137 کے تحت یہ حکومت بلوچستان کا ہے کہ وہ کوئی ڈولپمنٹ اتحاریٰ بنائے۔ اس وقت کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وفاق حکومت میں اتنے بڑے ہمارے آئین کو، قانون کو سمجھنے والے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور کم کہ وہ اس آئین کو violate کر کے parallel development authorities ہمارے پاس already ہے جس کو ہم بلوچستان کو شل ڈولپمنٹ اتحاریٰ کہتے ہیں۔ ہمارے پاس دوسری ایک اتحاریٰ ہے جس کو گوارڈ ڈولپمنٹ اتحاریٰ کہتے ہیں۔ پھر اس کے اوپر آپ تیسری ڈولپمنٹ اتحاریٰ بنائیں گے۔ اور جس میں لکھا ہوا ہے the forum۔ ابھی یہ فورم تھانیشنل ڈولپمنٹ ہمارا اس کا کہ:

The forum also approved constitution of national coastal development authority for the development of tourist resorts.

یہ آئین ہم جناب والا! بلوچستان کی کمیٹی بنی۔ اتحار ہویں ترمیم ہوئی۔ اسی لئے ہوئی کہ ہم بلوچستان کے لوگ بھیڑ کبری نہیں ہیں۔ ہم جانور نہیں ہیں کہ آپ tourism کیلئے results بنانے کیلئے بھی اسلام میں بیٹھ کر کوئی ڈولپمنٹ اتحاریٰ بنائے۔ ہمیں اپنے معاملات پر اختیار چاہیے۔ ہمیں وسائل چاہیے۔ اس کے بعد اگر ہمارے ہاں کوئی gap ہے۔ اس کو پر کرنے کیلئے اگر ہم میں جائز اور اچھے قابل حکمران ہیں وہ capacity gap کیلئے ہم اسلام آباد کو کبھی لکھ سکتے ہیں لیکن یہ کہتے ہیں جناب والا!۔ tourists resorts and promotion of tourism along the coastal areas of بلوچستان کے ساحتی علاقوں میں including جیونی، گوادر، پسمنی، کولا، اور ماڑہ، کندھلیر، Balochistan.

ہنگول پارک وغیرہ۔ تو سب سے پہلے ہم انکو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بلوچستان میں کوئی اتنی energetic حکومت نہیں ہے کہ وہ پہلے دن یہ جو نیشنل کوٹل ڈولپمنٹ اخباری اعلان ہوا تھا، یہ حکومت بلوچستان کی ذمہ داری تھی۔ یہ عوام کی اگر اپنے آپ کو نمائندہ کہتے ہیں تو اس آئین کے آرٹیکل 137 کے تحت کہتے کہ جی آپ بلوچستان کے معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں۔ اور یہ مداخلت برداشت نہیں کی جائیگی۔ تو نمبر 1 جناب والا! ہم یہ بتانا چاہتے ہیں، ہم انتظار میں کہ انہوں نے formally تو یہ کہہ دیا کہ جی فورم نے already develop کر لیا یا بنادیا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس اسمبلی کی طرف سے یہ جو ہماری صوبائی اور ہماری حکومتی اراکین ہیں۔ ہم یعنی مشترک طور ہم جو ہیں اس منصوبہ کو جو آئین کے مارا ہے اور دو ڈولپمنٹ اخبار ٹیز بنے ہوئے ہیں، اُن کے حوالے سے مارا ہے۔ اور مارائے آئین ہے، مارا قانون ہے۔ لہذا ہم صوبائی اسمبلی کی طرف سے متفق طور پر یہ پیغام بھیجیں کہ ہمیں کسی اور نیشنل کوٹل ڈولپمنٹ اخباری کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ جناب والا! آج کوٹل ایریا میں لوگوں میں ایک تشویش لہر دوڑ گئی ہے کہ کیا ہمیں ایک الگ صوبہ بنایا جا رہا ہے۔ کیا ہمیں ایک الگ administrative region بنایا جا رہا ہے؟ کیا ہمیں ایک الگ قسم کے شہری بنایا جا رہا ہے؟ کیا ہمارے اوپر کوئی گورنر جنرل، ہمارے اوپر کوئی واسراء بٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جناب والا! ہم نے بلوچستان کی تکالیفیں جھیلیں ہیں۔ ہم پارلیمانی، جمہوری سیاست پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم آئین اور قانون پر یقین رکھتے ہیں لیکن اس کا مطلب نہیں ہے کوئی بلوچستان کے عوام کو ابھی تک بھیڑ بکری سمجھ کر اپنی مرضی سے اسلام آباد میں بیٹھ کر اتحار ٹیاں بناتی جائے اور ہم بلوچستان کے عوام آنکھیں نیچے کر کے ایسے فیصلے سننے جائیں۔ اس کو ہر فرم پر resist کیا جائے گا۔ اس کو اسمبلی میں ہم resist کر رہے ہیں۔ اس کو پیلک میں resist کریں گے۔ اس کو کوڑ کی سطح پر کریں گے۔ ہاں اگر وہ بلوچستان کے لئے کوئی vision رکھتے ہیں۔ آئین جناب والا آئین جناب والا رخشن ڈویژن میں۔ سب سے بلوچستان کا غریب ترین ڈویژن ہے۔ واٹک ہے۔ خاران ہے۔ چاغی ہے۔ لے لیں اسلام آباد والے پیسے ہمیں دیں ہم ڈویلپ کریں گے۔ ہر دوسری بات پران کو گواہ ریا د آ جاتا ہے۔ آپ ٹوپ ڈویژن میں کریں۔ آپ لورالائی میں کریں۔ آپ خضدار میں کریں۔ آپ خاران میں کریں اگر اسلام آباد کو اتنی محبت ہے بلوچستان سے۔ آجائیں ہم آپ کو plan دینے گے。strategic development plan دینے گے۔ دوسری بات جناب والا! دوسری بات یہ ہے پانچ اگست کو یہاں ریکوڈ کے حوالے سے میری ایک قرارداد تھی جو متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ تو جناب اسمبلکر! پانچ اگست کو جو میری قرارداد اُسوقت پیش ہوا تو بدقتی سے اسی دن ہی انٹیا نے کشمیر میں جو آرٹیکل 370 اور آرٹیکل A-335 کو وہاں پر revoke کیا۔ اور اس کی وجہ سے جو ہے یہاں پر ہو سکتا ہے

ہماری ہاؤس کی کارروائی جو ہے وہ زیادہ کشیمیر centric ہے یا کشمیر focus پر رہی ہے۔ میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہاں پر متفقہ طور ریکوڈ ک پقرارداد، جوانٹرنسٹیشن سینٹر ہے for the investment dispute کہ اُس کا جو فیصلہ آیا ہے وہ بلوچستان میں بہت بڑی غلطی ہوئی۔ میں نے کوئی چالیس، پینتالیس منٹ کی تقریب میں ساری ہٹری دوہرادي۔ بدقتی سے آج تک حکومت بلوچستان نے نا تو ہم دیکھا ہے کہ انہوں نے کوئی expert based کی کوئی میٹنگ بلائی۔ نہ بلوچستان کی اپوزیشن جماعتوں کو بلا یا اور نہ کوئی میٹنگ بلائی۔ نہ ہمیں اعتماد میں لیا کہ جانب والا اس فیصلے کے بعد کیا کریں گے، دھوکیں گے، تعویزیں کریں گے، نمازیں پڑھیں گے۔ گریہ و زاری کریں گے۔ عمرے پر جائیں گے۔ حج پر جائیں گے۔ کریں گے؟ ایک صوبہ ہے جس کی trillion of dollars کی دولت جو ہے وہ باہر کی دنیا میں بیٹھ کر اس کا فیصلہ ہوا۔ اور ابھی جانب والا! سننے میں یہ آیا ہے کہ اس وقت ریکوڈ ک سے متعلق کمیٹی بن گئی ہے اسلام آباد میں۔ اور وہ کمیٹی جو ہے اس وقت یہ رون دنیا دورے بھی کر رہی ہے۔ انہوں نے اپنے طور پر یہ فیصلہ بھی کر لیا ہے کہ ہم ان کے ساتھ deal under the table کریں گے۔ کورٹ کے اندر arbitration کریں گے۔ جانب اپیکر! آپ کی توجہ اس سلسلے میں چاہتے ہیں کہ لہذا ریکوڈ ک پر اس ہاؤس میں تمام ممبران نے مدلل انداز میں جو بتیں کیں اسکو مد نظر کھتے ہوئے ریکوڈ ک کے معاملے پر ایک دفعہ پھر اسمبلی پر میں ایک کمیٹی ایک سال پہلے میری ہی قرارداد پر سیندک کے حوالے سے بنی تھی۔ active نہیں ہے لوگ انگلیاں اٹھا رہے ہیں آپ کے سیکرٹریٹ کی طرف، آپ کی طرف کہ آپ اس کی اجلاس نہیں بلا تے، حکومت کی بھی یہی ہے۔ برائے مہربانی خدا کو ماننے۔ صوبے پر حجم کیجئے۔ آپ سیکرٹریٹ اور حکومت بلوچستان کو کہیے کہ جو کمیٹی اس وقت بنی تھی اُس کو active کریں۔ ریکوڈ کا معاملہ بلوچستان کے عوام کو طے کرنا ہے۔ اور اگر اس میں بلوچستان کی اپوزیشن، بلوچستان پولیٹیکل پارٹیز۔ یہ میں نے ہر وقت کہا ہے کہ ریکوڈ ک حکومت بلوچستان کی ملکیت نہیں۔ ریکوڈ بلوچستان کی عوام کی ملکیت ہے۔ ہزاروں حکومتیں آئیں گی لیکن بلوچستان کی عوام اپنی جگہ پر موجود رہیگا۔ جانب والا! ایک اور معاملہ یا آج کا اخبار اٹھا کر دیکھ لیں۔ سعودی عرب کا وفد تیسری دفعہ گواہر کی visit کر رہا ہے آئندہ ریفارمz کے حوالے سے۔ آپ کو اس وفد کی تصویر میں بلوچستان کا ایک آدمی بھی نظر نہیں آئیگا۔ میں پھر کہہ رہا ہوں، ہمیں بھیڑ کبریاں سمجھتے ہیں۔ بدقتی سے کون کی وجہ سے؟ اگر کمزور حکومت جہاں پر ہوتی ہے وہاں پر اسلام آباد سمجھتا ہے کہ آپ ان کو بائی پاس کریں۔ ان کو نہ روکنے کا پتہ ہے۔ نہ requisition کا پتہ اور نہ اپنے عوام کے مفادات کا پتہ۔ جانب والا! وہ آکروہاں visit کر رہے ہیں۔ کہہ رہے ہیں۔ ہیں کہ ہم سعودی حکومت کو اپنی رپورٹ دینے گے۔ میں نے اس وقت بھی کہا تھا چاہے وہ سی پیک ہے چاہے وہ آئنل

ریفارمری ہو چاہے وہ ریکوڈ ک ہو۔ اس اسمبلی کو خدا کے لئے اعتماد میں لیں۔ ہم آپ کو technical guide line ا دیں گے۔ اس لئے نہیں کہ ہمیں آپ سے محبت ہے۔ اس لئے کہ ہمیں بلوچستان سے محبت ہے۔ ہمیں بلوچستان کے غریب حال مفلاک احوال عوام سے محبت ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ آپ کوئی غلط فیصلہ کریں اور بلوچستان کے عوام صدیوں تک اس آپ کے غلط فیصلے کو بھرتیں۔ آج آئل ریفارمری کے حوالے سے کیا کیا deals ہوئی ہیں کیا باتیں ہوئی ہیں؟۔ ہم جیسے لوگوں سے بھی میدا یا پوچھتا ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں۔ ہم اس سلسلے میں بالکل بے خبر ہے۔ تو بلوچستان کا عام آدمی اس سلسلے میں کیا کہے گا؟۔ لوگ آرہے ہیں آپ کا زمین دیکھ رہے ہیں۔ کوئی ساحل دیکھ رہا ہے۔ کوئی آپ کا تیل دیکھ رہا ہے۔ کوئی گیس دیکھ رہا ہے۔ کوئی سونا دیکھ رہا ہے۔ اور ہم یہاں پر بڑے خوش ہے واسکٹ پہن کر بیٹھے ہوئے ہیں کہ جی ہم بلوچستان کے نمائندے ہیں۔ ہم بلوچستان کی حکومت ہیں۔ جناب اپنکر؟ اخیر میں میں آتا ہوں اور بھی کچھ issues ہیں جن سے ایک اہم مسئلہ جو اس وقت بلوچستان میں درپیش ہے وہ inefficiency ہے۔ ہم چاہتے تھے کہ یہ تمام باتیں کبھی کبھی جب کوئی فورم ہوں unfortunately بلوچستان بدقتی سے حکمرانی کی اپنے سب سے بدترین اور بیانا ک دونوں سے گزر رہا ہے۔ کوئی بلوچستان کے جوابے مجب الوطن افسرز ہیں چاہے وہ گریڈ میں سے اکیس سے لیکر انہیں کے ہیں میں کے ہیں بلوچستان میں ایک عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ بلوچستان کے جوابے service structures کے آفسرز صاحبان ہیں وہ ایک بالکل احساس کمتری کا، احساس عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ آپ کے پانچ سے چھ سیکرٹریز کی پوزیشن اس وقت خالی ہیں۔ آپ کے کئی سیکرٹری صاحبان ہیں جو حکومت کی پالیسی کی وجہ سے جری طور خست پر چلے گئے ہیں۔ آپ کے کئی پوزیشن اس وقت خالی ہوئے ہیں۔ ایک سال میں ایک ہزار کے قریب ٹرانسفرز، پوسٹنگ ہوئیں اور اس کے اوپر انجینئرز نے یہاں پر اپنے مفادات کے لئے مقاصد کیلئے freedom of expression اور freedom of association یا آرٹیکل ہمارا 01 سے 28 تک ہے، اُس کو استعمال کرتے ہوئے جمع ہوئے۔ زمرک صاحب اس کمیٹی میں تھے۔ عارف جان صاحب کمیٹی میں۔ کوئی دوچار اور لوگ اس کمیٹی میں ہیں۔ بجائے اس کمیٹی کا ان انجینئرز کی باتیں سنتا۔ ان سے حال وحوال کرتا۔ سارے انجینئرز کو محترم وزیر اعلیٰ صاحب کے دستخطوں سے شوکاز نوٹس جاری ہوا ہے کہ آپ بتائیں کہ آپ کونکری سے کیوں نہ نکالا جائے؟۔ مطلب آپ بتائیں انکو کیوں نہ نکالا جائے؟۔ اب بلوچستان کی اٹھارہ، اُنیس، بیس گریڈ کے آفسرز جنہوں نے اس مٹی کے لئے اپنا خون، پسینہ دیئے ہیں۔ ہمارے بچے ہیں، ہمارے بھائی ہیں، ہمارے اولاد ہیں۔ ہمارے سیکرٹری صاحبان one of the Finance Secretaries بلوچستان کے اس وقت مجبور ہیں، کوئی اسلام آباد ٹرانسفر کر رہا ہے۔ کوئی پانچ مہینے

کی چھٹی لیکر بیٹھا ہوا ہے۔ آپ اوپر سے لیکر آتے ہیں۔ کس کو لے آتے ہیں جناب والا؟۔ یہ ہے میرے پاس پورا پنڈہ پڑا ہوا ہے ہمارے پی ایس سی کی پیلک اکاؤنٹس کمیٹی کی مینگ میں یہ چیز زیر بحث بھی آئی۔ یہ APUG (All Pakistan in Five Group) جسمیں آپ نے ایک فیصلہ کیا، حکومت بلوچستان نے کہ جناب والا ہمیں کچھ دائرائے چاہیے۔ ہم ابھی تک غلام ہیں۔ ہم یہاں حکومت نہیں کر سکتے۔ آپ کچھ بڑے، اچھے ہی حکمران بھیجیں جن کی ہاتھ میں لٹھی ہو، وہ ہمیں جو ہے یہاں پر ہانکے کے لئے۔ آپ نے یہ incentive package Policy for the officers posted against APUG post in the Government of Balochistan یہ 2006ء میں آپ نے جناب والا منظور کروایا۔ اس میں کیا ہے کہ الاؤنس 50% running pay دو دفعہ اُنکے فیملیوں کو بلوچستان آنے جانے کی return ٹکٹیں۔ اضافی سہولیات۔ مرضی کی پوسٹنگ۔ مرضی کی فیصلہ۔ اس دفعہ پیلک اکاؤنٹس کمیٹی میں نام آئے۔ ہم حیران ہو گئے کہ آپ کے پاس جن لوگوں نے اس طبق کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ یہاں کے بچے ہیں، اولاد ہیں۔ یہاں کے سیکرٹری صاحبان ہیں جو ہمارے بھائی ہیں۔ ہم جانتے ہیں ایسے efficient لوگ ہیں جو دوسرے صوبے کے ہیں۔ کسی اور ملک میں بھی جائیں اُن کو اعلیٰ ترین عہدوں پر بٹھایا جاتا ہے۔ آپ آج انہیں جو ہیں عدم تحفظ کا شکار بنایا ہوا ہے آپ نے۔ سیکرٹری فشریز چھٹی پر چلا گیا۔ سیکرٹری انرجی کو آپ نے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ باقی سیکرٹریوں سب کی فالیں پڑی ہیں اس لئے کہ وہ اس حکومت کی بہت سی ایسی پالیسیاں جو بلوچستان اور بلوچستان کے عوام کے مقادات میں نہیں ہیں، وہ آپ کے ساتھ جو ہے وہ کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس طریقے سے جناب والا بلوچستان آگے بڑھے گا نہیں۔ آگے بڑھنے کی بات تو اپنی جگہ ہے بلوچستان اپنی جگہ رک بھی جائے تو بڑی بات ہے۔ ہم یہی باتیں رونا رور ہے ہیں کہ یہ بلوچستان اس حکومت کا نہیں ہے۔ یہ بلوچستان، بلوچستان کے عوام کا ہے۔ بلوچستان کے انجینئرز کو، بلوچستان کے آفیسرز کو، یوروکریٹس کو۔ بلوچستان کے وسائل پر آپ اگر کوئی پالیسی دے سکتے ہیں۔

Let them a detailed discussion and deliberation in this forum.

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جی ہم حکومت میں آگئے ہیں اور ہم جو ہے بالکل ماڈرپدرازاد ہیں۔ ہمارے پاس کوڑ بھی ہیں۔ ہمارے پاس یہ فورم بھی ہے۔ اگلا فورم ہماری سڑکیں ہیں۔ ہم political process کو disturb نہیں کرنا چاہتے۔ ہم یہاں ہڑتاں اور جلسے جلوس کی سیاست نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن کوئی یہ نہ کمزوری سمجھیں کہ میں وزیر ہوں بیٹھا ہوں سولہ گریڈ کے آدمی کو انیس گریڈ پر بٹھادوں گا اور اس کے بعد بلوچستان میں جو ہے

ہم جیسے لوگ آنکھیں بند کر کے بیٹھیں گے۔ ایسی کم ظرفی ہم نے نہیں ہو سکتی۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں جناب اپسیکر! کہ یہ جو نیشنل اہم قومی امور کے معاملات ہے یہ صوبائی معاملات ہیں۔

**جناب اپسیکر:** شناء بلوج صاحب point پر آتے ہیں۔

**جناب شناء اللہ بلوج:** یہ صوبائی معاملات ہیں۔ اس پر question hour کے بعد اس حکومت کو آپ کہیں کہ وہ اس پر ایک ایک کر کے جواب دیں۔ شکریہ جناب اپسیکر۔

**جناب اپسیکر:** ٹھیک ہے۔

**وزیر خوراک و بہود آبادی:** ابھی آپ ٹرانسفر پوسٹنگ بھی ہم جناب شناء صاحب سے پوچھ کر کریں گے پھر تو بُس حکومت یہ چلا کیں۔ یہ گورنمنٹ appointment, posting, transfer یہ چلا کیں۔ یہ treasury benches کا ایک حق ہوتا ہے۔

**جناب اپسیکر:** اختر جان! آپ بیٹھیں۔ آپ نے بات کی کوئی نہیں اٹھا ہے۔ آپ بیٹھیں۔

**وزیر خوراک و بہود آبادی:** ہم گورنمنٹ ہیں ہم جواب دیتے ہیں۔ اگر سیکرٹری فشریز چھٹی پر چلا گیا ہے تو چھٹی اسکا حق بتا ہے۔ اسی طریقے سے اگر کوئی ٹرانسفر، پوسٹنگ یہ سیکرٹریز کی ہوئی ہے اس طریقے سے نہیں۔ بڑے طریقہ کار سے آئے ہیں۔

**جناب اپسیکر:** آپ بعد میں بات کر سکتے ہیں اختر جان۔ اختر لانگو! آپ سینئر بندہ ہیں ایک بات کر لیں۔ پھر بعد میں آپ اُس point پر بات کر سکتے ہیں۔

**وزیر خوراک و بہود آبادی:** ابھی ہم سیکرٹری اگر یشیریز کا ٹرانسفر ہم نے اپوزیشن سے پوچھ کر کرنا ہے یادہ چھٹی جاتا ہے تو پہلے اُن سے اجازت لے لیں یہ تو کوئی this is not proper way کے بالکل ہم نے day-one سے اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کیا ہوا ہے۔ آپ ہمارا احتساب کریں۔ ہمارے اوپر کرپشن کا کوئی کیس لے آئیں ہم چیلنج پر میں کھڑا ہوں یہاں پر۔ میرا قائد ایوان ہے ایک روپے کی کوئی کرپشن ثابت کریں ہم یہ ممبر شپ چھوڑ دینے گے۔ باقی دیکھیں آپ point of order پر، سر آنکھوں پر اپوزیشن کا حق ہے۔ لیکن ہماری کارکردگی کی رپورٹ وہ جو ہے ناٹھیں کر رہے ہیں۔ کہ جی سیکرٹری فشریز۔ سیکرٹری فشریز کو کیا ہوا ہے؟۔ اگر وہ چار مہینے کی چھٹی پر گیا ہوا ہے اس کا حق ہے۔ اچھا اس طریقے سے سیکرٹری انرجی ٹرانسفر ہوا ہے۔ ہوتے ہیں کس دور میں نہیں ہوئے۔ کس حکومت میں سیکرٹریز، کمشنر، ڈپلی کمشنر ٹرانسفر نہیں ہوئے؟۔ یہ ٹرانسفر، پوسٹنگ یہ سلسلہ ہر حکومت کے جو بھی ٹریئری پنچر میں ہوتا ہے یا قائد ایوان ہوتا ہے وہ اپنی ڈیپارٹمنٹ اس نے چلانے ہیں۔ اپنے اس

سلسلے کے تحت وہ ٹرانسفر بھی کریں گے اور پوسٹنگ بھی کریں گے اور suspend بھی ہونگے۔ یہ please میری گزارش ہے کہ آپ اچھی چیزیں لے آئیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی بالکل حق ہے آپ کا۔ جی شکریہ سردار صاحب۔ جی ظہور بلیدی صاحب آپ نے کوشش کے حوالے سے اگربات کرنی ہے تو کر لیں۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ):** جناب اسپیکر شکریہ۔ شاء صاحب نے بڑی گھری اور بڑی ایسی باتیں کیں جن کا جواب دینا بڑا ضروری ہے۔ جناب اسپیکر! جہاں تک گورنمنٹ کی کارکردگی کا سوال ہے تو یہ کسی پر عیاں ہے کہ ایک سال ہوا ہے جس طرح حکومت کے معاملات آگے جارہے ہیں۔ جس طرح کی جو efficiency ہے اس پر کوئی دورائے نہیں ہے۔ یہاں پر تین چیزیں ہماری priority رہی ہے۔ گذگونس۔ ڈیپارٹمنٹس کی structural reforms اور بجٹ کی جو ہے پی ایس ڈی پی (بجٹ) کی implementation۔ ان تینوں پر حکومت کی جو ہے بڑی اچھی گرفت رہی ہے۔ اور اچھا خاصا performance بھی رہا ہے۔ جناب اسپیکر! جہاں تک شاء صاحب نے ریکوڈ کی بات کی۔ پچھلے دونوں ہماری کابینہ کی میٹنگ ہوئی وہاں at-length discussion ہوئی۔ اور ساری کابینہ کے ممبران نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ یہ انہائی اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان کو اور خصوصاً صوبہ بلوچستان کو کچھ لگ بھگ چھ ارب ڈالر کی penalty پڑی ہوئی۔ اور وہ کیسے process کے subjudice ہے۔ اور اس کے دو، تین steps ہیں۔ ایک process جو ہماری اپنی وکلاء کے ساتھ discussion ہوئی ہے۔ ایک تو ہمیں review petition میں جانا ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیاری بھی مکمل ہے۔ اور اس کے لئے کوئی چار سال گورنمنٹ کے پاس ہے کہ وہ review petition داخل کر سکتا ہے۔ دوسرا انٹریشنل لازم کے مطابق annulment کی طرف جاسکتے ہیں۔ لیکن annulment کا وہاں پر شرط comdition یہ ہے کہ کوئی پندرہ سے بیس فیصد اس penalty کے آپکو deposit کرنا پڑیگا۔ چھ ارب میں سے تقریباً ایک بلین ڈالر دینا پڑے گا۔ جو next process ہوگا وہ کوئی آٹھ سے دس ملکوں میں شروع ہو جائیگا۔ اس حوالے والشنٹن میں USA میں انہوں نے جو، ریکوڈ کی کمپنی ہے ٹی سی پی انہوں ایک پیشی دائر کی ہے۔ تو اس حوالے سے ہمارے یہاں پر جو لاء کی ممبران کی ٹیم تھی وہ گئی وہاں پر۔ اور انہوں نے کیس کو دیکھا ہے اور اس پر مزید کارروائی کی جاری ہے۔ جہاں تک اسمبلی کو اعتماد میں لینے کا سوال ہے۔ دیکھیں کیونٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس معاملے کو اسمبلی تک لے آیا۔ ہماری mines and minerals کی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ اس پر جب بھی اگر آپ کہتے ہے اس پر ہم اس معاملے کو لے آئیں گے اور جو ہمارے ایڈو و کیٹ جزل ہیں

اور جو وکلاء ہیں جو اس کو deal کر رہے ہیں وہ ابھی آپ کو ایک لنک بریفنگ دیں گے۔ اس کے علاوہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ جی in-camera کوئی سیشن ہوا اسمبلی میں۔ اس حوالے سے بھی ہم آپ کو بریف کرنے کے تیار ہے۔ خدا نخواستہ جو past میں ہوتا رہا اس پر تو میں نہیں جاؤں گا۔ لیکن اس دفعہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ یہ ہماری national wealth ہیں اس پر ہم کسی طرح کی کوئی concealment نہیں کرنا چاہتے ہیں اور نہ حکومت کا کوئی اس طرح کا ارادہ ہیں۔ وہ آپ کو جو ہیں detail یہاں پر بتا دیا جائیگا۔ دوسری بات دیکھیں انہوں نے یہ کہا کہ جی یہاں پر سعودی ریفارمرز کے لیے یہاں پر آئے ہیں اور کسی حکومت کو یہاں پر کوئی نہیں چلا ہے۔ دیکھیں جب حکومت ہماری بنی تو آپ کو پتہ ہے کہ ہم نے land lease policy جو ہیں land lease for the first time ہے۔ کوئی بھی باہر کی کمپنی بغیر یہاں پر براہ راست زمین نہیں خرید سکتی۔ اس کو Act یہاں سے approved کرایا ہے۔ کوئی بھی باہر کی کمپنی بغیر یہاں پر براہ راست زمین نہیں خرید سکتی۔ اس کو زمین گورنمنٹ سے rent پر لینی پڑے گی۔ یہ first time ہوا ہے۔ اور دوسری بات کہ time ہم نے جو ہیں منزل پالیسی یہاں پر دی ہیں۔ اور ادھر جیوڑ یا سنترلز بھی بنائے ہیں کہ جس کو بھی جہاں پر کوئی منزلز کا کوئی معاملہ آتا ہو۔ کوئی information چاہیے وہ وہاں پر بیٹھ کر کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر بھی بیٹھ کر دیکھ سکتا ہے۔ اس میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہیں۔ اور تیسری بات انہوں نے کہا کہ جی گورنمنٹ بڑا inefficient ہے۔ دیکھیں! یہ بتیں سب کو پتہ ہے۔ میں نہیں کہتا میرے معزز دوست ہیں رکن اسمبلی کے ممبر اور قابل احترام ہیں۔ لیکن جب پہلی دفعہ جو transparency اور efficiency ہوئے تو اس حکومت نے جو مظاہرہ کیا ہے وہ بھی بھی نہیں ہوا ہے۔ یہاں پر آپ departments کو دیکھ لیں۔ بجٹ دیکھ لیں۔ یہاں پر بجٹ کی disbursement دیکھ دیں۔ پہلی دفعہ 25 ارب روپے اس اکتوبر کے مہینے میں جو ہیں وہ P&D نے authorise کی ہیں۔ اگر ہم پچھلے سال compair کریں تو اسی 14 اکتوبر کو یا 16 اکتوبر کو 5 ارب release ہوئے تھے۔ اور finance نے کوئی اڑھائی ارب release کیتے تھے۔ اس سے اگر پچھلے سال جائیں وہ بھی اسی طرح کی صورتحال ہیں۔ لیکن اس دفعہ جو 25 ارب ہوئے ہیں 12 ارب روپے release ہو گئے ہیں۔ کوئی 3 سے 4 ارب روپے وہ process میں ہے۔ وہ تین سے چار دن بعد release ہو جائیں گے۔ اور ہماری اس دفعہ کافی میٹنگیں بھی ہوئیں ہیں کہ جی ہم اس کی جو ہیں maximum utilization کریں۔ اور جتنے بھی ہمارے funds release ہوئے ہیں یہاں تک ہم ان کو ہمارے ساتھ جتنے بھی XENs DDoS ہیں۔ جتنے بھی ان کو پابند بنایا ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس کی physical verification کریں اور اس کی رپورٹ P&D کو بھیج دیں تاکہ transparency ensure ہو۔ تو کہنے کا مراد یہ ہے کہ یہ for the first

time ہو رہا ہے۔ اور جہاں تک دیکھیں posting، transfer، prerogative کی بات ہوتی ہیں وہ تو ہر حکومت کی time ہیں۔ اگر وہ چاہتی ہیں کہ جی فلاناں سیکرٹری فلاناں مجھے میں ٹھیک کام نہیں کر رہا ہے تو اُس سے وہ بہتر بندہ لاسکتا ہے تاکہ بہتر کام ہو سکیں۔ تو اس کو اس بات سے تشییہ دینا کہ جی سیکرٹری زیبھاگ رہے ہیں، یہاں پر کام نہیں ہو رہا ہے لوگ جو ہیں نکل رہے ہیں۔ اس طرح کی کوئی بات نہیں ہیں۔ ہمارے جتنے بھی مجھے ہیں وہاں پر اچھے سے اچھے سیکرٹری in-posted ہیں اور بہترین انداز میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ آنے والے وقت میں یہ چیز منید بہتر ہو جائیگی۔ thank you very much

**جناب اسپیکر:** کوٹل ڈولپمنٹ کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ ایک منٹ ملک صاحب! تھوڑا ظہور صاحب کو بات کرنے دیں۔

**وزیر خزانہ:** coastal development authority کی جہاں تک بات ہے تو ہماری گورنمنٹ کی کوئی اس طرح کا ارادہ نہیں ہیں۔ اور اگر کوئی اس طرح کی چیز ہو تو اس میں constitutional amendment کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور constitutional amendment کے بغیر ساری پارٹیوں کے اعتماد کے وہ ممکن نہیں ہے۔ اور اس طرح کے عمل پر وہ کوئی اس طرح کا ممکن نہیں ہیں اور نہ ہی ہمارے حکومت کا کوئی اس طرح کا ارادہ ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی سردار کھیت ان صاحب۔

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ یہاں پر پچھلے دونوں جناب اسپیکر صاحب کامن ویاتھ کانفرنس ہوئی ہیں یونگڈا (کیمپاٹا) میں۔ تو آپ کی سربراہی میں ہماراوفد گیا۔ تو جناب اسپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس فورم پر جو آپ نے پاکستان کا image اور جس طریقے سے بحیثیت delegate آپ جناب نے وہاں پر پاکستان کی نمائندگی کی، میں اپنی پارٹی کی طرف سے۔ پارٹی تو آپ کی بھی ہے میری بھی ہے پورے ایوان کی طرف سے آپ کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ دو تین مبارک ہیں ایک۔ دوسرا مبارک باد۔ آپ کو ایگزیکٹو کمیٹی کا ممبر بنایا گیا اس کی بھی آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** سردار صاحب۔ thank you

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** تیسرا ہماری پاکستان کی نمائندگی ہوئی خواتین کی۔ آپ لوگ کامیاب ہوئے جس میں بہت سارے ممالک نے مخالفت کی۔ لیکن آپ لوگوں کی تگ دو یہاں پر آپ کو اور شاء بنی جو ہمارے سینیٹر ہیں، جان جمالی کی بیٹی ہیں، ان کے efforts، کشمائلہ طارق یہ آپ لوگ delegates تھے اور اُس

میں KPK سے جو ہماری ساتھی ہیں اُس کو چیئر پرنس کامیاب کرانے میں آپ لوگوں کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کیسا تھا جس طریقے سے ہندوستان نے جب ورنگ ہو رہی تھی تو اُسکے delegates نے ایک لفظ استعمال کیا کہ مقبوضہ بلوچستان۔ اس کو آپ کی سربراہی میں، initiative آپ نے لیا۔ بعد میں ہم، ہمارے ساتھی زمرک خان، مبین صاحب، نصر اللہ زیرے ہم سب نے جس طریقے سے اس کو defend کیا کہ ہم پاکستان کا حصہ ہیں۔ پاکستان میں کوئی مقبوضہ بلوچستان نہیں ہے بلکہ ہماری اکائیاں ہیں۔ جس طریقے سے ہندوستان کے صوبے ہیں، ریاستیں ہیں۔ اسی طریقے سے ہمارے صوبے ہیں پانچ۔ تو جس طریقے سے آپ نے اُس کو شکست دی۔ میں کہوں گا کہ شکست دی۔ آخر میں وہ اپنے hyper مڑ کے، کہ ملک سندر صاحب ہمارے اپوزیشن کے لیڈر ان کی بھی efforts تھی، مڑ کر ہم بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے پاکستان مردہ باد کا نعر لگایا۔ تب ہم observer تھے، جتنے ہم نے ہندوستان مردہ باد کے نعرے لگائے، یہ ساری آپ کی اور آپ کی delegates کی۔ اور آپ کے جو observer تھے مبصر تھے ہم سارے ساتھی، یہ ہماری efforts۔ لیکن چونکہ قیادت آپ کر رہے تھے۔ تو میں آپ کو، ہندوستان کو اس طریقے سے بریف کرنا۔ پھر مقبوضہ کشمیر کا آپ نے issue اٹھایا۔ ملک صاحب نے اٹھایا، ہم سب نے اٹھایا، ہم سب ساتھیوں نے اٹھایا تو میں اس فورم پر ان سب چیزوں کے لیے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہو۔ thank you

**جناب اسپیکر:** شکریہ سردار یار محمد رند صاحب۔

**سردار یار محمد خان رند:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ thank you مسٹر اسپیکر! میں منظر ایہ جو ہمارے ثناء صاحب جو بہت پرانے ہمارے پارلینمنٹریں ہیں۔ انہوں نے کچھ issues کے۔ میں اس پر ایک چھوٹا سا رائے دینا چاہتا ہوں کہ جام صاحب ہوتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

**جناب اسپیکر:** پیکر on ہے، آواز کم آ رہی ہے۔

**سردار یار محمد خان رند:** سب سے پہلے تو میں کہہ دوں کہ جناب میں کتنی دفعہ request کر چکا ہوں اسکو change کروادیں تو ہماری تنخوا ہوں سے کاٹ لیں۔

**جناب اسپیکر:** ہم نے ڈیمانڈ دے دیا ہے آگے پتھنیں فناس والے پتھنیں دے رہے ہیں۔

**سردار یار محمد خان رند:** ایک سال ہوا ہے نہیں sir یہ زیادتی ہے نہ ہم بھول سکتے ہیں نہ ہمارے سمجھ میں۔ جب اگلا اسپیکر بولتا ہے ہم سمجھ نہیں سکتے کیا مسئلہ کیا ہے problem کیا ہے آپ مہربانی کریں یا کمپنی بنا دیں یا اگر بلوچستان کے حالات اتنے بُرے ہو گئے ہیں اُس کے تو مہربانی کر کے ہماری تنخوا ہوں سے voluntarily

میرے خیال میں میرے کوئی مخالفت نہیں کریں گا ہماری تنخوا ہوں سے کاٹ لیں۔

**جناب اسپیکر:** سردار صاحب! ہم نے تقریباً 8 مینیٹ پہلے بھیجا ہے سارا وہ اور visit بھی کیئے ہیں اور بریفنگ بھی دیا ہے لیکن ابھی فناں اور آگے سے کام ہوانہیں ہے۔

**سردار یار محمد خان رندہ:** سر! ایک چھوٹی سی کمیٹی بنا دیں ہم اس کو ذرا speed up کروادیں گے۔ please اچھا سر ایک request انجینئرز کی وہ مجھ سے بھی آ کر ملے تھے وہ ہمارے بچے ہیں ہمارے ہیں ہمارے کوئی بھائی ہے کوئی قبیلے کا ہیں۔ کوئی علاقے کا ہیں کوئی constituency کا ہیں۔ ہم نے ان کے مسئللوں کو سننا ہے۔ ان کو ایڈریس کرنا ہے۔ اگر چیف منستر صاحب ہوتے تو میں یقیناً ان سے request کرتا کہ وہ ان کو بلا نہیں، انکو نہیں۔ میں مختصر آپنا قصہ نہیں بتا رہا۔ جب میں میں فل کا منستر تھا تو میرا ایک ڈیپارٹمنٹ تھا۔ اس کو کہتے ہیں۔ NARC میں 430 پی اتنے ڈی تھے۔ وہ غریب appointment کے وہی NRC کے اور گل سڑک رختم ہوجاتے تھے۔ اور ہمارے ایک ایک یوروکریٹ کے پاس چار، چار، PD کے انچارج ہوتے تھے۔ اور ایک ایک یوروکریٹ کے پاس سات، سات گاڑیاں ہوتی تھیں۔ میں پہلا منستر تھا جس کو میں نے آرڈر کیا تھا کہ ایک پروجیکٹ سے زیادہ کوئی یوروکریٹ PD نہیں ہوگا۔ اور ان's PHD کو جو امریکہ سے، آسٹریلیا سے، کینیڈا سے، انگلینڈ سے وہ پوری زندگی وہی گزراجاتی تھی اور غرب یوپ کو کوئی پروجیکٹ نہیں ملتا تھا۔ وہ وہی ریٹائر ہوجاتے تھے تو میری request ہے جام صاحب سے کہ مہربانی کریں پی ڈی کو یہ کچھ سمجھ نہیں ہوتی ہیں۔ میں خود رہا ہوں میں نے خود دیکھا ہے۔ آپ لا کر ایک یوروکریٹ کو ایک ٹینکنیکل پوسٹ پر بٹھا دیتے ہیں۔ میرا خیال میں یہ زیادتی ہو گی۔ میں اور میں اپنی پارٹی کی طرف سے۔ کیونکہ میرے دوست بھی آئے تھے اور پارٹی کی طرف بھی گئے تھے۔ میری request ہیں کہ وہ ہمدردانہ اس پر غور کریں اور وہ چیف ایگزیکٹو ہے اس وقت صوبے کے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ request ان کے جو نمائندے یہاں پر بیٹھے ہیں جام صاحب تک convey کریں گے کہ ان کے ساتھ خود میں۔ انکو نہیں۔ اب یہ نہیں کہتے کہ وہ 100% آپ ان کی بات سنیں بہر حال ان کو نہیں ضرور۔ اور یہ کام ٹینکنیکل کام ہے ٹینکنیکل لوگوں کا ہے اگر آپ مجھے (یار محمد) کو پی ڈی بنا دیں گے تو میں اس پروجیکٹ کو بر باد کر دوں گا۔ اس پروجیکٹ کے وہ نتائج جو حاصل ہمیں کرنے چاہیے وہ ہم نہیں کر سکیں گے۔ ایک تو میری یہ request کے through House suggestion ہاوس کو ہم اعتماد میں لیں گے۔ میری request ہے کہ بہت اچھی in-camera صاحب نے۔ مہربانی کر کے incamra ہمیں بریفنگ دی جائے اور ہمیں بتایا جائے ہمیں اعتماد میں لیا جائے ہم

سے سناجائے۔ ہم اپنی رائے یہاں پر گورنمنٹ پر impose نہیں کرنا چاہتے۔ مگر ہم ضرور یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس ہاؤس کے ممبر ہیں۔ جب آپ بہت بڑے فیصلے کرتے ہیں جیسے کہ ریکوڈ آپ کے سامنے 4.6 billion گر بلوچستان دینے پر آئیں گی تو ہماری 3 نسلیں بھی یہ پیسے نہیں دے سکیں گے۔ اللہ کرے میری دعا ہے کہ اس کیس کو یہ گورنمنٹ سیمیٹ کریں۔ مگر یہ گورنمنٹ کا بھی اختیار نہیں ہوتا ہے۔ بہت سارے administrative فیصلے کرنا گورنمنٹ کا کام ہوتا ہے۔ مگر آپ جب پالیسیز کی بات کرتے ہیں تو پورے پارٹیز کو اعتماد میں لانا چاہیے اور پورے ہاؤس کو اعتماد میں لینا چاہیے یہ گورنمنٹ کے لیے بہت بہتر ہو گا اس صوبے کے لیے بھی۔ کیونکہ دنیا میں کوئی عقل قل نہیں ہوتا۔ بہت ہوشیار اور سنبھیڈہ لوگوں سے غلطی ہوتی ہیں تو میرے جیسے کم عقل آدمی کو یا کم فہم آدمی کو فیصلے کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ سب کو مننا چاہیے۔ سب سے رائے لینے چاہئیں۔ پھر یہ گورنمنٹ کا کام ہوتا ہے کہ وہ بیٹھ کر جو بھی صوبے کے مفاد میں ہو وہ فیصلے کریں۔ یہ دو request ہیں میری موجودہ حکومت سے۔ ہم بھی انکے حمایتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ جام صاحب ان میری دو request پر ضرور غور کریں گے۔ بہت بہت شکر یہ سر آپ کا۔

**جناب اسپیکر:** شکر یہ۔ ملک صاحب! میرے خیال میں کارروائی کو شروع کریں۔ جی ملک صاحب۔

**قائد حزب اختلاف:** transparency کی بات کی۔

**جناب اسپیکر:** ابھی اس پر بحث میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔ اور بعد میں اس پر اپوزیشن کو سب سے پہلے میں نے موقع دیا۔

**قائد حزب اختلاف:** یہ ہمارا حق بتا ہے کہ ہم یہاں اپنے مسائل بیان کریں۔ جو بقیہ کل، پرسوں میں ہوئی ہے اس کے بارے میں تو ہمارے ساتھی ملک نصیر شاہ ولی اور نصر اللہ وزیرے with documents آئیں گے۔ میں صرف آپ کی توجہ آج کے ان اخبارات کی طرف دلاتا ہوں۔ اور مجھے افسوس ہے۔ صد افسوس ہے اس حکومت کی کارکردگی پر، اسکی بے حصی پر اور اسکے ظلم، جبرا اور بربریت پر۔ آج کے جنگ اخبار کا statement جناب اسپیکر! صحت اور تعلیم کے شعبوں میں بھرتیوں پر وزیر اعلیٰ نے عوامی شکایات کے فوری ازالے کی ہدایت کر دی۔ بھرتیوں کے حوالے سے عوامی شکایت قابل برداشت نہیں۔ ازالے کے لیے مؤثر اور سخت اقدامات یقینی بنائیں گے۔ اور اسی قسم کا statement مشرق اخبار میں بھی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب! جب آپ کو علم ہو گیا کہ میرٹ کی پامالی ہوئی ہے۔ بے انصافی ہوئی ہے۔ آپ خود یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اسکو برداشت نہیں کریں گے۔ تو کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ آج یہ ظلم کرنے والے۔ یہ جبرا کرنے والے۔ انکے خلاف بھی تو کوئی اقدام ہوتا۔ انکے خلاف بھی توجب آپ تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کی ابینہ تسلیم کرتی ہے کہ ظلم اور جبرا اور بربریت ہوئی ہے۔ تو اسکا زالہ آپ اسکے بعد بھی

اگر نہیں کریں گے۔ تو مجھے افسوس ہے۔ اور میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جب اسکی بات آجائے fact and figures کے ساتھ آپ کے سامنے یہ تمام چیزیں پیش ہو جائیں۔ تو جناب اسپیکر! میں گزارش کروں گا کہ جو تعیناتیاں ہوئیں ہیں انکو فوری طور پر آپ قالعدم قرار دیں۔ قالعدم قرار دینے کے بعد پھر آپ کا یہ statement اسکی کوئی وقعت ہو گی۔ جب آپ سمجھتے ہیں کہ زیادتی ہوئی ہے۔ جبر ہوا ہے۔ غلط بھرتیاں ہوئیں ہیں۔ بے انصافیاں ہوئیں ہیں۔ تو ان بھرتیوں کو آپ قالعدم قرار دیں۔ اور اسکے بعد پھر آپ جو بھی، اسمبلی کی کمیٹی بنائیں۔ اور اسکے بعد اسکی تحقیقات کریں۔ thank you۔

**جناب اسپیکر:** جی احسان شاہ صاحب۔ احسان شاہ صاحب کو فلور دیا۔

**سید احسان شاہ:** شکریہ جناب اسپیکر۔ میں زیادہ ثانیم نہیں لونگا۔ صرف ایک منٹ میں میں بات ختم کروں گا۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ میں جناب والا! یہاں پر دو چیزوں کے متعلق گزارش کرنا چاہوں گا۔ ایک تو کوٹل ڈولپمنٹ اتحاری کے متعلق بات ہو رہی تھی۔ یہ 1970ء میں بھی اسی قسم کے خدشات تھے کہ فیڈرل گورنمنٹ سندھ اور بلوچستان کے کوٹل ایریا زکو اپنے کنٹرول میں لینا چاہتی ہے۔ تو اُس وقت ہم نے ایک کوٹل ڈولپمنٹ اتحاری بلوچستان کا بنایا۔ اور سندھ والوں نے بھی بنایا۔ تو ہمیں فیڈرل گورنمنٹ کی میت پر کوئی شک نہیں ہے کہ وہ اُسکو تھیانا چاہتے ہیں۔ یا وہ ڈائریکٹ مداخلت کرنا چاہتے ہیں لیکن میری تجویز یہ ہو گی کہ اگر جو موجودہ کوٹل ڈولپمنٹ اتحاری موجود ہے صوبائی حکومت کی۔ اگر اسکے اندر انکو اگر input چاہیے یا وہ اُس میں خود آنا چاہے تو اُسکی جو بورڈ آف ڈائریکٹر ہے۔ اس میں مزید لوگ add کیتے جائیں۔ جو فیڈرل گورنمنٹ سے متعلق ہوں۔ تاکہ اُنکی نمائندگی بھی اُس میں ہو۔ تو لہذا نئی کوٹل ڈولپمنٹ بنانے کی ضرورت میرے خیال میں نہیں ہے فیڈرل گورنمنٹ کو۔ دوسری گزارش یہ تھی کہ ریکوڈ ک کے حوالے سے۔ ریکوڈ ک کے حوالے سے ایک جو ہوا کھڑا کیا گیا ہے کہ جناب چھ سوارب ڈال دینے ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو فیصلہ آیا ہے۔ وہ کسی کورٹ کا فیصلہ نہیں ہے۔ وہ بین الاقوامی چیمبر آف کامرس کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔ اُسکی جانب سے فیصلے کو اُسکی پھر remedy ہو سکتی ہے کہ ہم عالمی عدالت میں بھی جاسکتے ہیں۔ یا اُسکا جو طریقہ کار ہے۔ وہ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس طرح گھبرا نہیں چاہیے کہ جی وہ چھ سوارب دینے ہوئے۔ اُس میں ابھی بہت سارے ٹیکرے ہیں۔ ایک اور گزارش ہے کہ سپریم کورٹ پاکستان کا اس معاملے میں ایک فیصلہ موجود ہے۔ تو سپریم کورٹ پاکستان کا فیصلہ ہمیں اُسکو فو قیت دینا چاہیے۔ اور وہاں کے جو ادارے ہیں انکو convince کرنا چاہیے۔ کہ چونکہ ہمارے ملک کی اعلیٰ ترین عدالیہ کا یہ فیصلہ ہے۔ لہذا اسکو ملاحظہ کرنے کوئی راستہ نکالنا چاہیے۔ یہ میری گزارش ہے۔ اچھا ہوا کہ سائنسیں جام صاحب بھی آگئے۔ اور مجھے

یقین ہے کہ جام صاحب اس معاملے میں کوئی ضرور استہ نکالیں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں اتنی panic ہونے ضرورت نہیں ہے۔ شکریہ جناب۔

**جناب اسپیکر:** جی ملک صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہ وانی:** میرے خیال میں ملک صاحب کے اس موضوع کو آگے بڑھاتے ہیں۔ محکمہ ایجوکیشن کی بھرتیاں۔

**جناب اسپیکر:** وہ آگے ہے اب توجہ دلاؤ میں۔ وہ آگے ہے۔ پھر اس کو کیا کریں گے جو آگے ہے؟ تو کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ وقفہ سوالات۔ جناب نصراللہ زیرے صاحب اپنا سوال نمبر 12 دریافت فرمائیں۔ (مداخلت۔ آوازیں)۔ بس چھوڑ دیں گے۔ آگے بہت ٹائم ہے۔ پورا پورا آپ کا دن ہے۔ آپ کو سُنیں بغیر ہم نہیں جائیں گے۔ بس آگے ہے نا۔ آپ کوں بغیر آگے نہیں جائیں گے۔ ہم ادھر ہی ہیں۔ کارروائی شروع کریں۔ نہیں بات سے بات نکل جاتی ہے۔ جی زیرے صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** سوال نمبر 12

**☆ 12 جناب نصراللہ خان زیرے، رکن اسمبلی:**

کیا وزیر ملاز متھاۓ عمومی نظم و نسق از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ ملاز متھاۓ عمومی نظم و نسق نے سال 2013 تا ستمبر 2018 کے دوران کل کتنی نئی گاڑیاں خریدی ہیں ماذل وار تفصیل دی جائے۔

**وزیر ملاز متھاۓ عمومی نظم و نسق:**

ماں سال 2013ء تا ستمبر 2018ء کے دوران خریدی گئی گاڑیوں کی تفصیل ذیل ہے:-

| نمبر شمار | گاڑی کی فتح           | ماذل نمبر | تعداد | ماں سال جس میں خریدی گئی |
|-----------|-----------------------|-----------|-------|--------------------------|
| 1         | ٹو یو ٹاہائی لکس ویگو | 2013-2014 | 13    | 2013-2014                |
| 2         | ٹو یو ٹا فار چونز     | 2014      | 17    | ایضاً                    |
| 3         | اکیس ایل آئی کار      | 2014      | 01    | ایضاً                    |
| 4         | جی ایل آئی کار        | 2014      | 06    | 2014-2015                |
| 5         | ہینوبس                | 2014      | 02    | ایضاً                    |

07 اکتوبر 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

20

|           |    |      |                        |    |
|-----------|----|------|------------------------|----|
| 2015-2016 | 03 | 2015 | ہینوبس                 | 6  |
| ایضاً     | 01 | 2015 | آلٹس کار               | 7  |
| ایضاً     | 02 | 2016 | اکیس ایل آئی کار       | 8  |
| ایضاً     | 03 | 2016 | جی ایل آئی کار         | 9  |
| 2016-2017 | 01 | 2017 | ٹو یوٹا ہائی لکس ریوو  | 10 |
| 2017-2018 | 07 | 2018 | جی ایل آئی کار         | 11 |
| 2017-2018 | 03 | 2018 | ٹو یوٹا ہائی لکس ریوو  | 12 |
| ایضاً     | 04 | 2018 | ہینوبس                 | 13 |
| 2018-2019 | 20 | 2018 | ٹو یوٹا فور چوزر       | 14 |
| ایضاً     | 15 | 2018 | ٹو یوٹا ہائی لکس ریوو  | 15 |
| ایضاً     | 20 | 2018 | ٹو یوٹا جی ایل آئی کار | 16 |
| کل تعداد  |    |      |                        |    |
| 118       |    |      |                        |    |

جناب نصراللہ خان زیرے: وزیر ملا زمتبھائے عمومی نظم و ننق! سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ کے عموماً یہ ہوتا ہے کہ اسمبلی کا یہ بہت بڑا پندہ میرے ہاتھ میں۔ یہ تمام سوالات کے جوابات آئے ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ منسٹر صاحب جان کو، وزراء کرام کو اس بارے میں کوئی پتہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ آج کس ملکے کے سوال ہیں۔ کون سے منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ ابھی جب ہم بول رہے تھے یہ کوئی ایجنسڈے پر بات نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ (مداخلت۔شور) ابھی جو ہو رہی ہے۔ اصل میں یہ ایجنسڈے پر بات ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ سوال کریں۔ آپ اس چیز کو چھوڑو یں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ابھی اس پر جناب اسپیکر! یہ کتنی غیر سنجیدگی والی بات ہے کہ وزیر محترم کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ کونسا سوال پوچھا جا رہا ہے۔ اُسکو ایجنسڈے کا پتہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: زیرے صاحب! آپ کو جواب ملا ہوا ہے نا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جواب ملا ہوگا کہ منسٹر صاحب کون ہے؟۔

جناب اسپیکر: جو بھی ہے۔ آپ ضمنی سوال کر دیں۔ آپ کا کوئی ہے تو بتا دیں۔

وزیر دا غلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے: انکو بھی پتہ ہے۔ یہ ایس اینڈ جی اے ڈی وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے۔ انہوں نے مجھے پاور دیا کیا کہ میں آپکا جواب دوں۔ آپ نے جو سوال کرنا ہے۔۔۔ (مداخلت) دیکھیں آپ نے جو سوال کیا۔ اگر آپ کا سلیمانی سوال ہے کوئی۔ آپ پوچھنا ہے تو جواب دیا جائیگا۔ آپ مہربانی کریں بغیر سوچے سمجھ کوئی راہنما نہ کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں نہیں۔ آپ کو پتہ ہی نہیں تھا کہ سوال نمبر کیا ہے۔ جناب اسپیکر! ابھی وزیر دا غلہ صاحب کو یہ پتہ نہیں ہے کہ بیٹھ کر بات نہیں کیجاتی ہے۔ اُسکو آداب کا پتہ ہونا چاہیے۔ اسمبلی کے آداب ہوتے ہیں۔ یہ بڑا مقدس ہاؤس ہے۔ اس مقدس ایوان میں ہم ہر چیز کو جو ہے نال مذاق نہ سمجھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی لانگو صاحب! پہلے بھی آپ کو کہا کہ بات بیٹھ کر نہ کیا کریں۔ اسمبلی کا ایک ڈیکورم ہوتا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: وہ اٹھ کر میرے سوال کا جواب دیں۔ اُنکی باری آرہی ہے۔ اُنکو ہم انشاء اللہ ایسا نہیں چھوڑیں گے۔ no supplementary

جناب اسپیکر: جی شنا، صاحب۔

جناب شنا، اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر۔ میں اب تھوڑی دری پہلے جو میں بات کر رہا تھا بلوچستان کے ہمارے آفیسرز کے حوالے سے۔ اور جو یروں صوبے آفیسرز لائے گئے ہیں۔ ابھی آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ لست نسلک ہے یہاں پر۔ کوئی Six کے قریب۔ یعنی 56 کے قریب۔۔۔ (مداخلت) جناب اسپیکر! یہ سوال ابھی تک آیا ہے۔

نہیں ہے۔ جب آئیں گے تو supplementary question کریں گے۔

جناب اسپیکر: ملک نصیر احمد شاہ ہو اونی! اپنا سوال نمبر 163 دریافت کریں۔

(اذان کی آواز۔ خاموشی)

جناب اسپیکر: سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆ 163 ملک نصیر احمد شاہ ہو اونی، رکن اسمبلی: 15 اگست 2019 کو مورخ شدہ

کیا وزیر ملاز متھاۓ عمومی نظم و نق از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں تعینات گرید 17 و بالا کے وفاقی حکومت کے آفیسران کی تعداد تھی ہے ان کے نام مع ولدیت، عہدہ، گرید، تاریخ تعیناتی اور لوکل اڈ ویساٹ کی محکمہ و ارتقیل دی جائے۔

وزیر ملاز متھاۓ عمومی نظم و نق:

بلوچستان میں تعینات گرید 17 و بالا کے وفاقی آفیسران کے نام مع ولدیت، عہدہ گرید تاریخ تعیناتی اور لوکل

اڈو میسائل کی محکمہ وار تفصیل صحیم ہے لہذا اسمبلی لائیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** جناب اپنیکر! اب تھوڑی دیر پہلے قائد ایوان کے آنے سے پہلے بھی یہاں پر میں نے ایک اہم نقطہ وہی چھیڑا کہ 2006ء میں ایک نوٹیفیکیشن incentive package policy for the to all pakistan in five group, post officers posted against APUG

اسکے تحت اس وقت بلوچستان میں ابھی جو نہست یہاں under Government of Balochistan پر فصلک ہے۔ اس میں 56 کے قریب وفاقی حکومت نے بلوچستان میں اس وقت اُنکے تعینات ہیں آفیسرز۔ اس پنج کے تحت اُنکو جو ہے 50% اُنکے running pay allowances کے تحت اُنکو اضافی تنخواہ دیجاتی ہے۔ اُنکو ایرٹکٹس دیئے جاتے ہیں۔ اسکے بعد اور بھی کچھ مراعات ہیں۔ یہ خود discrimination ہیں۔

ہمارا آئین کسی بھی جگہ پر discrimination کی یا جس کو ہم کہتے ہے تفاوت، اُس کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ نے آفیسرز کو چاہے اُسکا تعلق بلوچستان سے ہے یا سندھ سے یا پنجاب سے ہے۔ APUG میں ہے یادہ صوبائی سروں میں ہے۔ آپ اُسکو equally treat کریں گے۔ اگر آپ اُس سے equally result چاہتے ہیں۔ اگر آپ نے بلوچستان کے آفیسرز کو different objective دیا ہے۔ different results ہیں۔

اور APUG کے آفیسرز کے different results ہیں۔ میٹرکس بنایا ہے۔ اسکے against additional benefits دیتے ہیں۔ تو بات سمجھ میں آ جاتی ہے جناب والا! کہ آپ اُنکو اضافی تنخواہ ہیں دیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اضافی اگر تنخواہ ہیں بھی دی جاتی ہے تو وفاقی حکومت اپنی جانب سے دے۔ کیوں بلوچستان کے already جو غریب صوبہ ہے۔ جہاں پر ہم اپنے بیوگوں کو پڑھانے کیلئے ہمارے پاس کتابیں نہیں ہیں۔

ہمارے پاس پنسل نہیں ہیں۔ ہاسپٹلز کو چلانے کیلئے ہمارے پاس ادویات نہیں ہیں۔ سڑکوں پر حادثات روکنے کیلئے ہمارے پاس میکنزی نہیں ہے۔ جناب اپنیکر! آپ کی توجہ چاہیے۔ کیا آپ کے توسط سے میں وزیر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ 2006ء میں جو یہ incentive package announce کی پالیسی ہوataha۔ اُس

کے بعد اب بلوچستان کا حالات بھی بہتر ہے۔ کیا اس فیصلے کو آج ہی واپس لیا جائیگا؟۔ تاکہ بلوچستان میں کام کرنے تمام آفیسرز اپنے آپ کو حکومت کی نظر میں یکساں سمجھیں؟۔ اور عوام کی نظر میں بھی یکساں طور پر ڈیلیوری کریں؟۔

کیونکہ اس میں بڑی بات جو ہے equality کی ہے۔ یہ جب نکلا بھی تھا تو اُس وقت کسی نے اس کو چیلنج نہیں کیا۔ یہ equality کے against کے ساتھ it is a discrimination یہ کسی کے ساتھ آپ نہیں کر سکتے۔ آپ شہری کے ساتھ نہیں کر سکتے۔ کیسے آپ بیس سے اکیس گرینڈ کے آفیسر کے ساتھ کر سکتے ہیں؟ تو کیا آپ APUG کے

حوالے سے incentive چیز 2006ء میں آیا تھا۔ اس کو واپس لینے کا اعلان کرتے ہیں یا نہیں؟ شکریہ۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** جناب اسپیکر! یہ question بڑا اہمیت کا حامل ہے۔ جیسا کہ ہمارے دوست ناء صاحب نے کہا ہے، میں نے پہلے بھی ایک دفعہ جب میں اپوزیشن میں تھا، میں نے اٹھایا ہے یہ سوال کہ اگر تو hard-area ہے، اگر مرکز سے آئے ہوئے آفیسروں کو تحفظ دیا جاتا ہے یا ایک grade-higher دیا جاتا ہے۔ میں نے بلکہ تمیں ناء صاحب نے شاید وہ نہیں پڑھا۔ میں ابھی نام نہیں لوں گا، یہاں پر دو آفیسروں کو آئی، آئی لاکھ روپے دیئے گئے hard-area کی صورت میں۔ جب میں اپوزیشن میں تھا تو میں نے سی ایم صاحب سے بھی ابھی تھوڑی دری پہلے گزارش کی کہ اس کا جائزہ لے لیں۔ ہمارے دوست بستہ گزارش ہے۔ میں support کر رہا ہوں ناء صاحب کو کہ جتنا مجھے اپنی بیوی، بچے یا میرے بیوی، بچوں کو میں عزیز ہوں، اتنا ہی وہ مرکز سے آئے ہوئے وہ بھی same اتنا ہی انکو بھی پیارے ہیں۔ اب ان کو اسی facilities ایک گرید up ہے۔ ان کی بیوی، بچوں کو ایک ٹکٹس، ان کو ایک ٹکٹس۔ میں نہیں کہتا ہوں کہ ان کی یہ چیزیں ختم کریں۔ میری گزارش ہو گی اس ایوان سے کہ تمیں support کریں اسی question کے continuation میں کہ جو ہمارے لوكل آفیسرز یہاں پر بیٹھے ہیں۔ شہید ہوئے ہیں ہمارے لوكل۔ ہمارے سنبھل جیسے ڈی آئی جی، جونہایت honest اور قابل ترین لوگ تھے وہ شہید ہوئے۔ ہمارے قاضی صاحب جتنے enforcement agency law میں، وہ قاضی صاحب شہید ہوئے۔ اسی طریقے سے ہمارے درجنوں کے حساب سے آفیسرز اور ایس ایس پی۔ میں کس کس کا نام لوں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ جو فیڈرل سروس کے ہیں، جو مراعات ان کو دی جاتی ہیں۔ میری C.M صاحب سے گزارش ہو گی کہ اس کا جائزہ لے کر، مہربانی کر کے یہ same facilities ہمارے لوكل لوگوں کو بھی دی جائیں۔ thank you very much

**جناب اسپیکر:** جی۔ یہ تو آپ نے support کیا ہے۔ وزیر صاحب کیا کہتے ہیں۔ جی شاہ صاحب!

**سید احسان شاہ:** شکریہ جناب۔ گزارش یہ ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ نے صوبائی حکومت پر یا ایک فیصلہ مسلط کیا تھا اس وقت۔ چونکہ یہاں پر ڈی ایم جی آفیسروں کی کوئی زیادہ say تھی۔ اس وقت بھی انہوں نے فائل کو by-pass کر کے۔ ایک دفعہ فائل میں اس کی مخالفت ہوئی تھی۔ تجویز کے ساتھ۔ تجویز یہ تھی کہ جس طرح اسکے آفیسرز کو جو فیڈرل گورنمنٹ کے ہیں وہ یہاں پر آتے ہیں ہم ان کو یہ مراعات دیتے ہیں، میا تو یہ مراعات پیسوں کی شکل میں فیڈرل گورنمنٹ کا چونکہ فیصلہ ہے۔ لہذا اس کا financial burden بھی فیڈرل گورنمنٹ برداشت کرے۔ دوسری صورت میں پھر صوبائی حکومت کے لوگ جو فیڈرل گورنمنٹ میں جاتے ہیں تو ان کو بھی فیڈرل

گورنمنٹ ایسے ہی مراعات دیں جس طرح کہ ہم انکود دیتے ہیں۔ ایک higher-grade کے ساتھ ٹکلش بھی دیتے ہیں اور بہت ساری جتنی بھی سہولتیں ہیں۔ تو میری گزارش یہ ہو گی کہ صوبائی حکومت اور جام صاحب سے میں request کروں گا کہ جام صاحب اسکو دیکھ لیں انصاف کے مطابق۔ ہمارے آفیسرز جو جاتے ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ وہ سہولتیں انکو دیں۔ اور جو انکے بیان پر آتے ہیں ہم انکو سہولتیں دے رہے ہیں۔ تو میرے خیال میں یہ مناسب اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہو گا۔ شکریہ جناب۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی بلیدی صاحب۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ):** سپلینٹری سوال جو ہے، واقعی اچھا سوال ہے، واقعی جو ہمارے آفیسرز کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ تو یہ جو روڑ ہیں یہ پچھلے ادوار میں بنے ہیں۔ کچھ صوبائی حکومتوں نے بنائے ہیں۔ لیکن اس دفعہ وزیر اعلیٰ صاحب اور انکی کابینہ یہ فیصلہ کر گی کہ انکی روڈز کو revisit کرے گی۔ اور ہمارے جو لوگ آفیسران ہیں انہیں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ باصلاحیت ہیں۔ اور اچھی پوزیشنوں پر ہیں۔ اور ان کے ساتھ ضرور انصاف کیا جائے گا۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔

**وزیر خزانہ:** جو کمیٹی بنی ہے، وہ اپنی تجوادیز گورنمنٹ کو دے دیں۔ اور اسی کے متعلق اسکو دیکھا جائے گا۔

**جناب اسپیکر:** میرے خیال میں منسٹر صاحب اس پر initiative لے لیں۔

**وزیر خوراک و بہود آبادی:** نماز، ضروری چیز ہے۔ یا! کیوں ایسا کرتے ہیں؟۔ ہم نماز باجماعت کرتے ہیں۔ ہمیشہ وقفہ ہوتا ہے نماز کا قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں۔ آپ مہربانی کر کے آپ بھی تھوڑا استاد rest کر لیں۔ آپ بھی نماز پڑھ لیں اور ہم بھی پڑھ لیتے ہیں۔ پھر تسلی سے آتے ہیں۔ بیٹھے ہیں کہیں نہیں جا رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** وقفہ کرتے ہیں لیکن پھر دوبارہ اسمبلی کرنا بڑا مشکل ہے۔

**وزیر خوراک و بہود آبادی:** ہو جائیگا sir، میری گارٹی ہے۔ 15 منٹ کا وقفہ دے دیں please نماز اللہ کا نام ہے اور فرض ہے۔

**جناب اسپیکر:** وقفہ ہونا چاہیے؟ چلو 15 منٹ کا وقفہ ہے۔ 15 منٹ کے بعد دوبارہ اجلاس شروع ہو گا۔

(اسمبلی کا اجلاس دوبارہ شام 07 جکر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوا)

**جناب اسپیکر:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جی جناب زیرے صاحب سوال نمبر 16

جناب نصراللہ خان زیرے: سوال نمبر-16

جناب اسپیکر: وزیر کھیل و ثقافت چھٹی پر گئے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! یہ سوال غالباً تیسری چوتھی مرتبہ اسمبلی کے فلور پر موجود ہوتا ہے لیکن وزیر محترم اسمبلی نہیں آتے، جواب نہیں دیتے ہیں۔ کیا کیا جائے اسکا؟

جناب اسپیکر: جواب موجود ہے۔

وزیر خوراک و بہود آبادی: جناب اسپیکر! منشہ صاحب نیشنل اسمبلی ایک ورکشاپ میں شرکت کیلئے گئے ہوئے ہیں۔ سوال کو آپ defer کریں۔

جناب اسپیکر: ہاں ادھر ہیں NDU میں۔

وزیر خوراک و بہود آبادی: اگر جواب سے مطمئن ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جواب سے تو میں مطمئن نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: وہ NDU میں ہیں، اسلام آباد میں ہیں۔ تو اس کو defer کر دیں۔ جب وہ واپس آئیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ٹھیک ہے بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: ممکنہ کھیل و ثقافت کے جتنے سوالات ہیں، وہ سارے defer کر دیے جاتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: یہ سوالات تو کافی ہیں وزیر کھیل صاحب سے؟

جناب اسپیکر: جناب نصراللہ زیرے صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 19 دریافت فرمائیں، وزیر ممکنہ داخلہ کے۔

وزیر خوراک و بہود آبادی: منشہ صاحب ابھی آتے ہی ہوں گے وہ جواب آپ کو دے دیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اچھا ٹھیک ہے۔

جناب ثناء اللہ بلوج: شکریہ جناب اسپیکر! وزیر کھیل و ثقافت کے حوالے سے میرا بھی ایک سوال ہے Question No.51 یہ نہیں ہے کہ وزیر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ اگر آپ دیکھیں۔ یہاں لکھا ہے ”جواب موصول نہیں ہوا“۔ اتنے آسان سوال کا جواب۔ مگر یہ کوئی سال چھ مہینے یا سات مہینے میں نہیں آسکتا۔ تو even وزیر صاحب ہوتے بھی تو میرا جواب تو یہی ہوتا ”کہ جواب موصول نہیں ہوا“۔ ایک بہت بڑا ممکنہ ہے۔ اس کے دو تین Directorates ہیں۔ وزیر صاحب یہاں پر اگر نہیں تھے، وہ NDU کے چھ ہفتے کیلئے۔ وہ in-written دیتے اور ان کی جگہ پر کسی کو سوالات کے جواب کیلئے assign کیا جاتا ہے، کوئی پالینیٹری سیکرٹری ہوتا ہے یا اس کا colleague منشہ ہوتا ہے۔ اس طرح تو نہیں ہوتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** وزیر داخلہ کو دیکھیں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** آپ نے ابھی جب defer کئے۔ یہ ایک قسم کا blank-cheque مل جاتا ہے کسی بھی وزیر کو۔

**جناب اسپیکر:** نہیں، کسی وزیر کو نہیں، لیکن یہ ہے کہ NDU میں ہیں۔ اور تمام محکموں کو بھی یہ کہتے ہیں کہ جو بھی سوال آتے ہیں ان کے بروقت جوابات دیا کریں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** نہیں، نہیں سر! اگر کوئی، میں آپ کو technically بتاتا ہو، دیکھیں میرا اپنا تجربہ ہے۔

**جناب اسپیکر:** دیکھیں، mostly جوابات آئے ہیں۔ لیکن دو ایسے کیس ہیں جن میں نہیں آئے ہیں، بالکل وہ ہونا بھی نہیں چاہئے اگر سوال آتے ہیں تو بروقت ان کا جواب ملتا چاہیے۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** جناب اسپیکر! آپ ایک چیز ensure کریں ادھر ایک ruling دیں کہ اگر جن منشیرز کے حوالے سے سوالات کے جواب آتے ہیں وہ منشیر صاحب کوئی foreign tour پر ہیں، ملک کے اندر کہیں دورے پر ہیں، اسمبلی میں آنہیں سکتا، اُس کی جگہ پر اُنکے سوالات کے جواب گورنمنٹ جو ہے وہ اُس کی responsibility ہے۔ جس طرح ابھی وزیر اعلیٰ صاحب سیکرٹری S&GAD ہیں۔ لیکن وہ تشریف فرماتھے ظہور صاحب نے اُنکے سوالات کے جوابات دیئے تو اسی لئے respond کیا اگر ان میں سے کوئی وزیر، اُسکا یہ problem ہوتا ہے کہ کل کوئی مشکل complicated question ہو جائے تو منشیر صاحب ان اگر جواب دینا نہیں چاہیں تو اسمبلی میں نہیں آئیں گے۔ کہیں گے کہ جی اسلام آباد چلا گیا ہے۔ آپ کہیں گے کہ کرتے ہیں۔ تو وہ سوال کی اہمیت وقت اور حالات کے مطابق ختم ہو جاتی ہے۔ سوال کرنے کا مقصد وہ defer specific period میں، ایسا نہیں ہے، ہمیں خواجوا کے سوال ڈالیں۔ thank you جی اس پر آپ ruling دے دیں۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے۔ جی۔

**میر اختر حسین لاغو:** point of order جناب اسپیکر! میں اسمبلی میں ایک چیز اور آپ add کر لیں یہ جو میرا question ہے 94 یہ تیسری مرتبہ اسمبلی میں table ہو رہا ہے۔ اور اسی floor of the House میں پچھلی مرتبہ بھی table ہوا تھا تو منشیر صاحب نے کہا تھا کہ میں خود اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ تو اس میں آج پھر وہی جواب جو ہے جس سے منشیر صاحب خود مطمئن نہیں تھے، آج بالکل اُسی کو copy, paste کر کے دوبارہ اسکو پیش کر دیا گیا ہے جناب اسپیکر!

**جناب اپیکر:** منشأ آجائیں گے پھر اس سے پوچھیں گے۔

**میرا خڑھیں لاغو:** اور اس میں جو جواب ہے وہ incomplete جواب ہے۔ جو چیز ہم نے پوچھا ہے وہ اُسکا جواب تو انہوں نے دیا نہیں ہے۔ اپنے سے گول مول سا جواب بنایا کہ بھجوادیا ہے۔ اس میں بھی آپ ruling کے ساتھ اسکا جواب دیا جائے۔

**جناب اپیکر:** جی وزیر صاحب جب آجائیں گے پھر پوچھیں گے۔ جی سردار کھیڑان۔

**وزیر خوراک و بہود آبادی:** جناب اپیکر صاحب ایہ اگست میں question آیا تھا۔

**جناب اپیکر:** sports کا منسٹرنیں ہے، کیا کرنا ہے؟

**وزیر خوراک و بہود آبادی:** نہیں سر! اُس وقت آپ تشریف نہیں رکھتے تھے، تو ڈپٹی اپیکر ایوان چلا رہا تھا، ایسے ہوا کہ یہ Question آئے گوادر والا بھی، دوسرے، تیسرا۔ تو منشی نے خود کہا تھا۔

**جناب اپیکر:** جی مجھے کہا تھا۔

**وزیر خوراک و بہود آبادی:** کہ جو جواب ڈیپارٹمنٹ نے دیئے، میں اُس سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہ میں خود جواب دوں گا۔ اسی لئے آج اُس نے کسی کو، چونکہ وہ NDU میں ہیں۔ تو اُس نے کسی کو assign نہیں کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جہاں اگست سے وہ خود منشی defer کرایا تھا آج hمارے جس کے question ہیں، وہ defer کر دیں 18 تاریخ کو انکا course off ہو رہا ہے۔ اُسکے بعد جو پہلا اجلاس ہو گا آپ سے گزارش ہے کہ اُس میں رکھ کر اور with the direction کہ جن کے دوسرا لات کے جوابات موصول نہیں ہوئے۔ آپ کے اور آپ کے سیکریٹریٹ کی طرف سے آپ کا حکم چلا جائے کہ جی وہ انکے جوابات کے ساتھ اگلے session میں یہ پوری وضاحت کریں۔

**جناب اپیکر:** جی شکریہ سردار صاحب! جی۔

**میر احمد نواز بلوج:** sports کے حوالے سے ہمارے نیشنل گیمز میں بلوچستان کا دستہ ثابت کرنے جا رہا ہے۔ تو اس میں کچھ فیصلے ہوئے تھے کہ ہم نے شلوار قمیض یا ٹوپی پہن کر ہم جائیں گے۔ تو وہاں ایک موجود شخص سہیل احمد نامی۔ تو اُس نے اس چیز کی مخالفت کی ہے کہ ہم قومی لباس میں نہیں جائیں گے۔ لہذا اس سوال کو وہاں آپ standing committee میں بھجوائیں تاکہ اُسکو بُلا کر اس سے پوچھا جاسکے ”کہ یہ کیوں آپ نے اس کی مخالفت کی ہے؟“ سہیل احمد نامی کوئی شخص ہے۔

**جناب اپیکر:** وہ تو ویسے بھی آپ بُلا سکتے ہیں۔ کمیٹی خود بلا سکتی ہے اُسکو اس طرح کے۔ میرے خیال میں یہ

نہیں ہے۔ forum

**میر احمد نواز بلوچ:** میں چاہتا ہوں اگر اسکو بلا یا جائے، آپ ruling دیں، کھیل کے کمیٹی کے حوالے کریں اسکو۔  
**جناب اپیکر:** نہیں یہ تو ویسے بھی بلا سکتا ہے، چیزِ میں بلا سکتا ہے اتنا بڑا وہ نہیں ہے۔ اس میں اسمبلی کے floor کو استعمال نہیں کیا جائے۔

**میر احمد نواز بلوچ:** اگر اس کو بلایا کیونکہ وہ ہمارے صوبے کی۔ سہیل احمد نامی شخص ہے کوئی۔

**جناب اپیکر:** چیزِ میں کون ہے؟ وہ چیزِ میں بلا سکتا ہے۔ (مداخلت۔ آوازیں) اچھا! وہ آگیا ہے، جی وزیر داغلہ صاحب! سوال نمبر 19۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ سپلینمنٹری۔ آپ کا کھیل اور ثقافت کا ہے ناں؟۔ اور یہ محکمہ داخلہ کا ہے۔ وہ defer ہو گیا۔ ملک صاحب! وہ ادھرنہیں ہیں، NDU میں ہیں، وہ defer ہو گئے ہیں۔ توجہ آجائیں گے ناں تو پھر کہیں گے ناں، وہ defer ہو گئے ہیں۔ وہ یہاں پر نہیں ہیں ملک صاحب! میرے خیال میں کوئی language آپ سمجھتے ہیں۔ وہ میں یہیں پڑھا، اُس نے کہا کہ میں مطمئن نہیں ہوں۔ لیکن ابھی وہ ادھرنہیں ہیں تو وہ جب آئیں گے تو پوچھ لیں گے۔ جی ملک صاحب! میرے خیال میں اب اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں، جب منظر ہی نہیں ہیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** ہمیں سننا جائے۔

**جناب اپیکر:** کس چیزوں نیں، جب منظر ہی نہیں ہیں، منظر خود مطمئن نہیں ہیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** اپیکر صاحب! جیسے اختر حسین نے فرمایا، یہ تیسری دفعہ ہے ہمارے سوالات اسی طرح ہے۔ اسی طرح ہے۔ اگر وزیر صاحب ادھر موجود بھی ہوں، اگر وہ سوال کا جواب as it is paste کیتے جاتے ہیں۔

**جناب اپیکر:** جی ملک صاحب، ملک صاحب! جواب کون دیگا؟۔ جب منظر ادھرنہیں ہیں، جب منظر آجائیں اُس سے پوچھیں جب آپ مطمئن نہیں تھے۔ دوبارہ اس سوال کا جواب as it is کیسے آیا؟ جب وہ آیا ہم پوچھیں گے ناں؟

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب اپیکر صاحب! جب اُس نے پچھلی دفعہ کہا کہ میں اس سوال سے مطمئن نہیں ہوں۔ آج دوبارہ اسکا جواب اس طرح کیوں آگیا؟

**جناب اپیکر:** تو ہم اُسی سے پوچھیں گے ناں؟ دیکھیں ملک صاحب! بات یہ ہے کہ اُس وقت اُس نے کہا تھا لیکن وہ اب خود موجود نہیں ہیں۔ یہ as it is جواب ویسے بھی آیا ہے۔ توجہ آئیں گے تو پوچھیں گے کہ بھائی آپ

نے اُس time مطمئن نہیں ہوئے واپس جواب کیسے آگیا؟ جب وہ ڈیپارٹمنٹ غلط ہے یا وہ خود غلط ہے۔ جی وزیر صاحب۔ کوئی supplementary ہے؟

**جناب نصراللہ خان زیریے:** سوال نمبر 19۔ کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ "کیم/ جولائی 2013ء تا حال مکمل شدہ زیرِ تنظام مکمل شدہ زیرِ تکمیل زیرِ تجویز مختلف نوعیت کے پروجیکٹس/ اسکیمیات کی کل تعداد کس قدر ہے، نیز ان اسکیمیات/ پروجیکٹس کیلئے مختص کردہ تنخینہ لاگت اور ان پر اب تک آمدہ خرچ کی اسکیم و ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔"

**وزیر مکملہ داخلہ:**

کیم جولائی 2018ء تا حال مکملہ داخلہ کے زیرِ تنظام مکملہ جات میں مکمل شدہ، زیرِ تکمیل شدہ، زیرِ تکمیل اور زیرِ تجویز مختلف نوعیت کے پروجیکٹس/ اسکیمیات کی کل تعداد، نیز ان اسکیمیات/ پروجیکٹس کیلئے مختص کردہ تنخینہ لاگت اور ان پر اب تک آمدہ خرچ کی اسکیم و مکملہ اور ضلع وار تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اسپیکر:** یہ ہو گیا ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے اس کا کوئی supplementary ہے؟

**جناب نصراللہ خان زیریے:** منشہ صاحب کدھر ہے؟

**جناب اسپیکر:** ہو گیا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** ٹھیک۔ جناب اسپیکر! معزز وزیر محترم صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے اس میں کچھ ایسے اسکیمیات ہیں، مکملہ پولیس کے حوالے سے۔ اُس میں انہوں نے اسکیمیات تو دیے ہیں لیکن وہاں لکھا ہے ”not approved“ تو عموماً یہ بتارہا ہے کہ جب بجٹ سے پہلے جو بھی اسکیمیات تھے پی ائندھی کی طرف سے یہا کہ اُسکے تمام papers مکمل ہونے تھے۔ وہ paper کیوں نہیں ہوئے ہیں؟ اور یہاں پر انہوں نے جو status دیا ہے not approved، سیریل نمبر 14 ہے even 23 تک proposed not approved ہے۔ اس اسکیمیات ہیں، اُس میں سیریل نمبر 1 سے لیکر 23 تک approved not ہے۔ جو حوالے سے منشہ صاحب اگر کچھ فرمائیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

**جناب اسپیکر:** جی منشہ صاحب!

**میرضیاء اللہ لانگو (وزیر داخلہ و قائم مقام امور و پیڈی ایم اے):** میں نے مکمل کو کہا تھا کہ آپ جواب table کریں لیکن میں امر کیا تھا۔ ٹھیک ہے defer کریں۔

**جناب اسپیکر:** لیکن جب جواب آگیا ہے تو اُس پر؟

**وزیر دا غلہ و قبائلی امور:** بس آپ لوگ اسی طرح جوابوں کا انتظار کرتے جائیں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں بیٹھ کے بتیں نہیں کریں۔۔۔(مدخلت۔ آوازیں)

**میرا ختر حسین لاغو:** آپ رو یہ دیکھیں جناب اسپیکر! اسی لئے ہم کہہ رہے تھے کہ ruling، آپ کی ruling کی اہمیت ہے جتنا بھی اسمبلی اپنی قاعدہ اور قانون کے مطابق چلے گا۔۔۔(مدخلت۔)

**جناب اسپیکر:** لیکن بیٹھ کے mood light mood میں نہیں کہونا۔ یہ اسمبلی ہے یہ mood نہیں ہے، مذاق نہیں ہے اور بیٹھ کے بتیں نہیں کیا کریں۔ light mood آپ کے گلے میں fit ہو جاتا ہے۔ اور جواب بھی پڑھ کر آیا کریں تاکہ پتہ چلے کہ کیا ہے اور کیا کمی بیشی ہے۔ تاکہ گورنمنٹ کی progress سامنے آجائے۔ نصراللہ زیرے صاحب اپنا سوال نمبر 56 دریافت فرمائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** سوال نمبر 56۔

☆**56 جناب نصراللہ خان زیرے، رکن اسمبلی:**

کیا وزیر اداخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مالی سال 19-2018ء کے بجٹ میں قیام امن کیلئے کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے نیز مختص کردہ رقم امن و امان کے کن منصوبوں پر خرچ کی جائے گی یا کی جا رہی ہے۔ تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر محکمہ داخلہ:**

مالی سال 19-2018ء کے بجٹ میں قیام امن کیلئے کل رقم مختص کی گئی ہے نیز مختص کردہ رقم امن و امان کے کن منصوبوں پر خرچ کی جائے گی یا کی جا رہی ہے۔ اسکی تفصیل بھاطباق سنتل پولیس آفس بلوچستان کوئٹہ اور ڈائریکٹر جزل بلوچستان یویز فورس کوئٹہ، اس کی تفصیل ضخیم ہے، لہذا اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اسپیکر:** جی وزیر صاحب۔ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جی زیرے صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر صاحب! یہاں پر بہت ساری رقم دی گئی ہے لیویز اور پولیس کے۔ اگر آپ اس کا مقابلی جائزہ لیں تو ایک لحاظ سے پولیس کے ساتھ بہت area ہوتا ہے صوبہ کا۔ کوئی 10 فیصد بھی علاقہ پولیس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اور لیویز کے پاس کوئی 90 فیصد علاقہ صوبے کا ہوتا ہے۔ لیکن یہاں بجٹ جو ہے پولیس کا زیادہ ہوتا ہے اور لیویز کا کم ہوتا ہے۔ تو یہ کیوں کرایسا policy روا رکھا گیا ہے کہ لیویز کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی؟۔ لیویز کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو ایک ہماری force community ہے۔ ایک ہمارا ایسا force ہے جو ہاں کے عوام سے بننا ہو force ہے۔ اس بارے میں منظر صاحب اگر بتائیں۔

**جناب اسپیکر:** جی منستر صاحب۔

**وزیر داخلہ و قبائلی امور:** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پولیس کی قربانیاں اس صوبے کیلئے جتنا وہ دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں اور دہشتگردی میں جتنا نقصان اٹھایا ہے، اس حوالے سے انکا بجٹ کو رکھا گیا ہے۔

**جناب نصر اللہ خان زیری:** جناب اسپیکر! ٹھیک ہے منستر صاحب، بجا فرمار ہے ہیں پولیس کی قربانیاں بجا طور پر بہت زیادہ ہیں۔ پولیس کے واقعات دہشتگردی کے وہ بنے ہوئے ہیں ہمارے شہداء ہوئے ہیں۔ لیکن میرا بندیادی سوال یہ ہے کہ لیویز کی قربانیاں بھی کم نہیں ہیں۔ ہمارے بہت سارے لیویز آفیسر ان ہمارے بہت سارے لیویز سپاہی مختلف جگہوں پر، میں نے کہا کہ 90 فیصد علاقہ لیویز cover کرتا ہے پورے صوبے کا، اسکا بجٹ انتہائی کم ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں لیویز پر جو ہمارا 90 فیصد علاقہ وہ کنٹرول کرتا ہے اس پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

**وزیر داخلہ و قبائلی امور:** اُس پر اسکے cabinet میں جب پولیس اور لیویز کی بات ہو رہی تھی تو پولیس کے ساتھ ساتھ لیویز کو بھی جتنے اسکے وسائل ہیں اُس پر کام ہو رہا ہے انشاء اللہ لیویز کو بھی پولیس کے برابر لا کر کھڑا کیا جائیگا، انشاء اللہ۔

**جناب اسپیکر:** جی supplementary مطمئن ہیں؟

**جناب عبدالواحد صدقی:** میں اپنے دوست کی خدمت میں گزارش کروں کہ اس وقت اس میں کوئی شک نہیں کہ صوبے کی 90% اور 95% لیویزوں کے ساتھ ہیں۔ لیکن ہمیں پتہ ہے کہ ان کے ساتھ آپ backward area میں جائیں اس وقت میرے حلقے میں ”تبہ“ ایک تحصیل ہونے جا رہا ہے۔ پوری 6 یونین کو نسل ہیں۔ لیویز کے ساتھ کوئی گاڑی نہیں ہے۔ پوری برشور تحصیل میں کوئی گاڑی نہیں ہے۔ ”نانا صاحب“، ”تحصیل declare“ ہوا ہے لیویز کے ساتھ کوئی گاڑی نہیں ہے۔ اُس کی حالت پر آپ غور کریں، اُن کو strengthen کریں۔ اُن کو گاڑیاں فراہم کر دیں۔ اُن کو یہ وسائل فراہم کریں تاکہ وہ strengthen ہو جائیں اور اُن جرائم پر قابو پالیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس وقت 90%, 95% علاقہ جو ہے وہ لیویز کے ساتھ ہیں۔ لیکن آپ پولیس کو تو سب کچھ دے رہے ہیں۔ لیکن ہمارے لیویز department کے ساتھ کچھ نہیں ہیں۔ تو براہ کرم آپ اُس کو بھی strengthen کرنے کے لیے اُن کو گاڑیاں فراہم کریں تاکہ جرائم پیشہ افراد کو وہ قابو کر لیں۔ اور علاقے کو cover کر لیں۔

**جناب اسپیکر:** جی وزیر داخلہ صاحب!

**وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور:** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہمارے دوست جو ہیں، وہ اسمبلی میں تو ان چیزوں کی بات

کرتے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب کبھی میرے پاس نہیں آئے کہ ہمیں گاڑیوں کی ضرورت ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں overall وہ کہہ رہے ہیں کہ لیویز کے پاس گاڑیاں نہیں ہیں۔

**وزیر یحکمہ داخلہ و قبائلی امور:** لیویز کے لیے کافی گاڑیاں ہم نے لیے ہیں بہت سے districts کو ہم نے دی دیں۔ تو مولوی صاحب آجائیں اس کو بھی دے دیں گے۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے منسٹر صاحب۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** شکریہ، جی بڑی مہربانی۔

**جناب اسپیکر:** کوئی supplementary ہے، کسی اور کو تو گاڑی نہیں چاہیے، منسٹر صاحب! ابھی خوشنگوار مودو میں ہیں۔ جی زادری کی صاحب آپ سوال نمبر 161 دریافت فرمائیں۔

**میرزا علی ریکی:** سوال نمبر 161۔

**جناب اسپیکر:** جی وزیر صاحب، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

**وزیر یحکمہ داخلہ و قبائلی امور:** جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

**161☆ میرزا علی ریکی، رکن اسمبلی:** 15 اگست 2019ء کو موخر شدہ

وزیر داخلہ از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے لیویز اور پولیس کا نشیلہر کی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کل سقدر اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں نیزان پر تعیناتیوں کا عمل کب تک مکمل کیا جائے گا تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر داخلہ:**

بمطابق ڈائریکٹر جزل لیویز فورس بلوچستان کوئٹہ بشمول مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں ضلع واشک میں لیویز کی کل 290 اسامیاں تخلیق کی گئی جن میں سے اب تک 176 اسامیوں پر تعیناتی کر دی گئی ہے۔ جبکہ باقی ماندہ اسامیوں پر تعیناتی کا عمل جاری ہے۔

بمطابق ڈپٹی انسپکٹر جزل آف پولیس بلوچستان قلات رتبخ خضدار ضلع واشک میں مالی سال 19-2018 کے دوران پولیس کا نشیلہری میں کسی بھی قسم کی کوئی اسامی تخلیق نہیں کی گئی ہے۔

ڈائریکٹر جزل لیویز فورس بلوچستان کوئٹہ اور ڈپٹی انسپکٹر جزل آف پولیس بلوچستان قلات رتبخ خضدار کی روپرٹ

بمطابق ضمیمه (الف) و (ب) کی تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا بیریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اسپیکر:** جی کوئی supplementary سوال ہے؟

**میرزادہ علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! posts 290 تھے۔ 176 پر بھرتی کیے۔ ڈی جی طفیل صاحب بہت ایماندار آفیسر تھا۔ اُس نے واٹک میں یہ میرٹ کے مطابق یہ بھرتیاں کی ہیں۔ مگر کاش وہ ابھی تک اُسی جگہ میں رہ جاتا تو باقی بھرتیاں بھی میرٹ کے مطابق ہوتے۔ ایک منستر موجودہ، ایک سابقہ، ان لوگوں نے شور و شرابہ شروع کیا میڈیا اخباروں میں ”کہ یہ سارا واٹک میں جمعیت کے بندوں کو ڈی جی طفیل نے بھرتی کیا ہے۔“ بابا! یہ واٹک کے مظلوم عوام کو اُس نے میرٹ کے مطابق بھرتی کیا۔ مگر کاش اُسے transfer کیا پڑھ نہیں کہا۔ بھیج دیا۔ منستر صاحب! آپ سے یہ سوال کرتا ہوں آپ بھی ایماندار بندہ ہیں؟

**جناب اسپیکر:** وہ چیف منستر کا power ہوتا ہے۔

**میرزادہ علی ریکی:** منستر صاحب! آپ مہربانی کر کے واپس ڈی جی طفیل صاحب کو لادیں کہ اس پر پورے بلوچستان میں جس جگہ میں اُس نے لیویز کی بھرتیاں کیں ہیں وہ میرٹ کے مطابق کیا ہوا ہے۔ احمد اللہ ابھی تک اسپیکر صاحب! کوئی یہ ثبوت نہیں لاسکتا ہے کہ ڈی جی طفیل نے ایک روپیہ اگر وصول کیا ہے پسیے یارشوت کے مطابق اُس نے ایک لیویز بھرتی کیا ہے۔

**وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور:** آپ اس سے تھوڑا اوپر بھی بات کریں نا۔

**میرزادہ علی ریکی:** یہی آپ کا بھی شکر یہ ادا کر رہا ہوں منستر صاحب ہیں بھائی آپ اُن کے اوپر تھے۔ آپ کا بھی تعریف کرتا ہوں ضیاء صاحب! مگر ایک کام کریں آپ اس کا وعدہ کرے باقی جو رہتے ہیں ہیں post 115۔ آپ اس کو BAP پارٹی میں دو گے یا میرٹ کے مطابق کرو گے؟ اس سوال کا جواب آپ مجھے بتادیں؟

**وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور:** زا بدقان نے بہت اچھی بات کی جو ڈی جی صاحب پہلے تھے طفیل بلوج اور انگی جو خدمات تھے اور جس transparency سے انہوں نے ان توکریوں کو میرٹ پر تقسیم کیا۔ تو جس طرح پہلے ہی ہم نے یہ announce کیے تھے اور انشاء اللہ جو آپ کے بقیہ رہتے ہیں، وہ بھی جلد ہم announce کر لیں گے۔

**جناب اسپیکر:** پھر اُس کو transfer کیوں کیا گیا؟

**وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور:** وہ transfer نہیں کیا گیا، وہ کسی course پر باہر گئے ہیں۔ اچھے آفیسر کو transfer نہیں کرتے۔

**میرزادہ علی ریکی:** transfer کیا گیا اسپیکر صاحب۔ تنگ آگیا طفیل صاحب کہتے ہیں کہ میں بیزار ہوں۔

میں جا رہا ہوں بلوچستان سے خدا حافظ۔ میں نے میرٹ پر بھرتیاں کیں ہوئی ہیں اور اخباروں میں کہتے ہیں کہ میرٹ کی وجہ پر اڑا دیا طفیل نے پیسے لیا۔ بابا پیسے کدھر لیا ثبوت کرو میرے اوپر۔ وہ بیچارہ بھاگ گیا۔

**وزیر خزانہ:** جناب اسپیکر! میں حکومت کی طرف سے اپوزیشن کی ممبر نے جو حکومت کی تعریف کی کہ انہوں نے میرٹ پر بھرتیاں کیں اُس کا شکر گزار ہوں۔ اور یہی امید ہو ہے تمام اپوزیشن ممبران کے ساتھ رکھوں گا کہ حکومت کے اچھے کاموں کی تعریف کرتے رہیں گے۔

**میریوس عزیز زہری:** ظہور صاحب نے کہا کہ ہم نے میرٹ کو برقرار رکھا ہے ذرا خضدار کا بھی چیک کر لے کہ میرٹ کو کس طرح برقرار رکھا۔ راتوں رات چالیس بندے کس کے ڈال کے آپ لوگوں نے آرڈر کر دیے جناب؟۔ مجھے بتا دے نہ جو 38 بندے راتوں رات کہاں پر آپ لوگوں نے list change کر دیا۔ وہ آکر دیکھ لیں جی وہاں سے طفیل صاحب بھاگ گئے۔ کس وجہ سے بھاگ گئے 38 بندے میں ثابت کرلوں گا کہ جنہوں نے test بھی نہیں دیا جنہوں نے appear بھی نہیں ہوا، جنہوں نے اپنے کاغذات بھی جمع نہیں کیے اُن کے آگئے میں آپ کو دکھادوں۔

**وزیر داخلہ و قبائلی امور:** وہ بھاگ نہیں گئے۔ معز زرکن نے اپنے نام دیئے تھے DC صاحب کو وہ select نہیں ہوئے۔ اس لیے یہ جو ہے حکومت پر تنقید کر رہے ہیں۔ بالکل میرٹ پر ہوئے ہیں اور صاف شفاف ہوئے ہیں۔

**میریوس عزیز زہری:** اگر میں نے 38 بندے ثابت کر دیا کہ بغیر ٹیکسٹ، انٹریو کے آپ نے ڈالے۔

**جناب اسپیکر:** اگر ثابت کر دیا تو کارروائی ہوگی؟

**میریوس عزیز زہری:** یہ بات نہیں کریں ظہور صاحب کہ میرٹ کو برقرار رکھا ہے۔ میرٹ آپ کا ابھی نظر آ رہا ہے ابجو کیشن میں۔ خضدار میں آپ نے بیلہ کا بندہ، نسیر آباد کا بندہ آ کر رکھا ہے۔

**جناب اسپیکر:** اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے جا رہے ہیں۔

**میریوس عزیز زہری:** مجھے ضرورت نہیں ہے آپ سے بھیک مانگنے کا۔

**وزیر حکمہ داخلہ و قبائلی امور:** میں آپ کو بھیک نہیں دے رہا ہوں یہ آپ کے نہیں یہ بلوچستان کے عوام کا ہے۔

**میریوس عزیز زہری:** میں نے آج تک آپ کو حکومت کیا ہے کہ میرا ایک بندہ رکھ لے؟

**وزیر حکمہ داخلہ و قبائلی امور:** آپ نے منت کی ہے مجھے آپ نے اپنی list ادا دی ہے مجھے ابھی اپنی بات پر کھڑے ہو جائیں۔

**میریوس عزیز زہری:** کبھی بھی میں آپ کے دفتر میں نہیں آیا ہوں آپ کو منت نہیں کیا ہے۔

**وزیر حکومہ داخلہ و قبائلی امور:** مجھے آپ نے list ادی ہے آپ کو بھی دکھاتا ہوں۔

**میریوس عزیز زہری:** آپ مجھے دکھادیں وہ لست کدھر ہے۔ اگر میں نے آپ کو list ادے دی ہے تو وہ آپ یہاں لے کر آجائیں میں استعفی دے دوں گا یہاں سے۔

**وزیر حکومہ داخلہ و قبائلی امور:** میں ابھی آپ کا اتنا چٹا نہیں کھولنا چاہتا۔ لیکن آپ نے مجھے list ادی ہے آپ کے بندے منتخب نہیں ہوئے ہیں اس لیے آپ میرٹ پر انگلیاں انٹھار ہے ہو۔

**جناب اسپیکر:** آپ ایک دوسرے کو مخاطب نہ کریں۔

**میریوس عزیز زہری:** دکھائیں مجھے لست۔ آپ کو موقع دے دیتے ہیں کہ لست دکھادیں۔

**وزیر حکومہ داخلہ و قبائلی امور:** ابھی باہر نکلتے ہیں وہ لست گاڑی میں پڑیے آپ کو دے دوں گا۔ آپ کی یادداشت میرے خیال میں بہت کمزور ہے۔

**میریوس عزیز زہری:** ابھی لے کر آجائیں بتائیں اپنے PS کو لے کر آجائیں۔ میں یہی آپ کے سامنے استعفی دے دوں گا۔ لاکیں مجھے دکھائیں لست۔

**وزیر حکومہ داخلہ و قبائلی امور:** ابھی ادھر میرے جیب میں نہیں ہے آپ باہر نکلو آپ کو دیتا ہوں۔

**میریوس عزیز زہری:** کل پرسوں اسمبلی میں لا کیں۔

**وزیر حکومہ داخلہ و قبائلی امور:** ابھی آپ کو دوں گا اسپیکر صاحب کے چیمبر میں۔

**میریوس عزیز زہری:** ابھی اسپیکر صاحب آپ کے چیمبر میں لاتے ہیں۔

**وزیر حکومہ داخلہ و قبائلی امور:** یہ کسی کو بھیک نہیں دی جاتی ہے یہ بلوچستان کے غریب لوگوں کے ہیں۔

**میریوس عزیز زہری:** 38 بندوں کی میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ کون ہیں؟

**جناب اسپیکر:** یونس صاحب! آپ میں بات نہ کریں بلکہ Chair کو مخاطب کریں جو بھی آپ لوگوں کا case ہے۔

**میریوس عزیز زہری:** جناب اسپیکر! آپ اور نہیں کہتے ہیں ہمیں کہتے ہیں۔ میں تو آپ سے بات کر رہا تھا۔

**وزیر حکومہ داخلہ و قبائلی امور:** میں ایسا نہیں ہوں میں آپ کو مخاطب کر رہا تھا۔ مجھے ایوان کے آداب اچھی طرح آتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** بڑی مہربانی وزیر داخلہ صاحب۔ زادری کی صاحب سوال نمبر 162 دریافت کریں۔

**میرزا عبداللی ریکی:** سوال نمبر-162

**جناب اسپیکر:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**162☆ میرزا عبداللی ریکی، رکن اسمبلی:**

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع داشک میں قائم یونیورسٹیوں اور چیک پوسٹوں کی کل تعداد کس قدر ہے اور ان میں کس قدر یونیورسٹیوں کی تعداد ہے جس کا تھانہ و چیک پوسٹ وار تفصیل دی جائے نیز مذکورہ تھانوں اور چیک پوسٹوں کو فراہم کردہ گاڑیوں کے تعداد کی تھانہ و چیک پوسٹ وار تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر داخلہ:** جواب موصول نہیں ہوا۔

**وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور:** مجھے زابد جان سوال موصول نہیں ہوا ہے اگلے سیشن میں اسکا جواب پیش کر دیں گے۔

**جناب اسپیکر:** آپ کو موصول نہیں ہوا ہے یا اس ہاؤس کو موصول نہیں ہوا ہے؟ آپ کو تجھ دیا ہے۔

**وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور:** مجھے سوال موصول نہیں ہوا لکھر سے پڑھوں بھائی؟

**جناب اسپیکر:** منظر صاحب! آپ کو موصول ہوا ہے آپ کا جواب اس ہاؤس کو واپس نہیں آیا ہے آپ مہربانی کر کے اس کا جواب دیں۔

**وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور:** تو میرے سیکرٹری صاحب نے نہیں بھیجا ہوگا۔ مجھے خود موصول نہیں ہوا ہے۔ اس سوال کو defer کر دیں۔ زابد صاحب کو اگلی دفعہ جواب دیں۔ سیکرٹری، اسٹاف کو موصول ہوا ہوگا۔ میں باہر تھا مجھے موصول نہیں ہوا ہے اسپیکر صاحب!

**جناب اسپیکر:** نہیں یہ بہت پرانا case ہے۔

**سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر خوارک و بہبود آبادی):** جناب اسپیکر صاحب! میں شہنشاہوں اپنے علاقے کا اُس کو یہ بھی پتا نہیں ہے کہ میرے حلقے میں چیک پوسٹیں کتنی یعنی یونیورسٹی کیں ہیں؟

**میرزا عبداللی ریکی:** میں یہی سوال کر رہا ہوں کہ گاڑیاں کتنی ہیں اور چیک پوسٹیں کتنی ہیں؟

**وزیر خوارک و بہبود آبادی:** نہیں نہیں آپ بتائیں چیک پوسٹیں کتنی ہیں آپ کے علاقے میں۔

**جناب اسپیکر:** وہ علاقے کا نامانندہ ہے، ہوم ڈپارٹمنٹ کا نامانندہ نہیں ہے۔

**میرزا عبداللی ریکی:** میں سردار صاحب کو جواب دوں؟ ایک منٹ میری بات سن لیں۔ (داخلت-شور)

**میرا ختر حسین لاغو:** ہماری ذمہ داری ہے law and order situation create ہوتی ہے علاقے

میں وہ ہم پوچھیں گے۔ بار بار پوچھیں گے اور ذمہ داروں سے پوچھیں گے۔ سردار صاحب آپ چیک پوسٹ نہیں گن سکتے ہیں تو آپ اس طرف آ جائیں ہمیں ادھر جانے دیں، ہم چیک پوسٹ بھی گنوادیں گے اور ہم اپنی فورسز کی تعداد بھی آپ کو بتائیں گے۔ ہم ان کی بجٹ بھی آپ کو بتا دیں گے۔ ہم ان کے progress بھی آپ کو بتا دینگے۔

**جناب اسپیکر:** جی لانگو صاحب میں نے بھی یہی کہا ہے لیکن آپ شروع ہو گئے۔ میں نے کہا کہ یہ نمائندہ ہے۔ DC نہیں ہے۔ تحریکیں دار نہیں ہے کہ چیک پوسٹوں کو گن لیں۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** جناب اسپیکر! میں وزیر داخلہ صاحب سے یہ ایک گزارش کروں گا کہ آج ڈکی میں تمام تاجر افراد، ڈکاندار ہڑتال پر تھے۔ کوئی جلوس تھا، ان کا جلسہ تھا۔ ابھی WhatsApp پر video آئی ہوئی ہے۔ بڑا درناک واقعہ ہوا ہے وہاں اسٹینٹ کمشنر صاحب گئے ہیں۔ انہوں نے وہاں فائرنگ کی ہے۔ اگر اس قسم کے واقعات ہوتے رہے عوام کے خلاف۔

**جناب اسپیکر:** کس نے کیا ہے اور کیا ہوا ہے؟

**جناب نصراللہ خان زیریے:** آج ہوا ہے ڈکی میں ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** کیا ہوا ہے وہاں؟

**جناب نصراللہ خان زیریے:** فائرنگ ہوئی ہے۔ آپ WhatsApp پر دیکھیں۔ اس بارے میں اگر آپ کا روای کریں جناب وزیر داخلہ صاحب۔ یہ بڑا درناک واقعہ ہوا ہے۔

**وزیر داخلہ و قبائلی امور:** نصراللہ صاحب نے بہت اچھی بات کی کہ چاہے جو بھی ہو کسی کو یہ اجازت نہیں ہے کہ ہمارے عوام پر فائرنگ کریں۔ تو اسپیکر صاحب! میں جب اسمبلی پہنچا تو مجھے TV والوں نے call کی۔ تو میں نے اُسی وقت DC کو call کی کہ کل آپ مجھے یہ رپورٹ بھیج دیں۔ کل وہ رپورٹ بھیج دے گا جو ذمہ دار ہو گا اُس کو ضرور سزا ملے گی۔

**جناب ذیش کمار:** جناب اسپیکر point of order کی serious point of order مسئلہ ہے۔

**جناب اسپیکر:** ابھی تک سوال کا جواب ختم نہیں ہوا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم کر کے لیکن جو چل رہا ہے اُس کو تو ختم کر دوں نہ وہ پھر ادھر ہی رہ جائے گا۔ وقفہ سوالات ختم۔

**جناب ذیش کمار:** اسپیکر صاحب! law and order کی situation کا خراب ہو چکی ہے کہ آئے روز افیلیتی برادری کے ساتھ اتنی زیادتی ہو رہی ہیں۔ وہاں پر لوٹ مار ہو رہی ہے۔ لوگوں کو چھری گھونپ رہے ہیں۔ لوٹ رہے ہیں۔ ابھی بھی اس وقت مجھے ایک message آیا ہے وہاں پر اشوک نامی شخص کو لوٹتے ہوئے اُس کو قتل

کر دیا گیا۔ مطلب ہر روز ہم لوگوں کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے بھی دو چار بندے ہمارے مارے بھی گئے۔ نہ بندے پکڑے جاتے ہیں۔ اس ظلم کو ہم کب تک برداشت کرتے رہیں گے؟۔ تو مہربانی کر کے گورنمنٹ ہمیں تحفظ دیں۔ اگر نہیں دے سکتی ہے تو ہمیں بتائے ہم اس کا کوئی اور حل نکال لیں۔ دن دھاڑے اگر لوگوں کو مارا جائے گا تو اُن کی حالت کیا ہو گی۔ اس سے پہلے اس کے باپ کو مارا گیا لودھارام کوڈکان میں مارا گیا۔ آج اُس کے بیٹے کو قتل کیا گیا۔ تو اس کے گھر والوں کا کیا حشر ہو گا جناب؟۔ تو خدارا تھوڑا خوف کریں۔ کچھ تھوڑا بہت اس law and order کی situation کو سنبھالا جائے۔ اس طرح تو نہیں چلے گا کہ آپ لوگ خالی ہمیں تسلیاں دیتے رہیں گے اور ہم برداشت کرتے رہیں گے۔ تو براۓ مہربانی اس پر ذرا غور کریں اور انکے قاتلوں کو فوراً کپڑا جائے۔ مہربانی ہو گی آپ لوگوں کی۔

**جناب اسپیکر:** جی منشہ صاحب کچھ بولنا چاہیں گے؟۔

**صوبائی وزیر داخلہ:** جی انسانی جان بہت قیمتی چیز ہے۔ سرکار اتنی غافل نہیں ہے کہ اُس کو ایسے ہی ignore کر لیں۔ انتظامیہ اُن کے پیچھے ہے انشاء اللہ بہت جلد اُن کی گرفتاری ہو گی۔ آپ نشاندہی کریں کہاں پر انتظامیہ کو بھیج دیں؟

**جناب نصراللہ خان زیریے:** لوگ قتل ہو رہے ہیں۔ انتظامیہ سوئی پڑی ہے۔ ہر روز وارداتیں ہو رہی ہیں۔ لوگوں کو مارا جاتا ہے اور یہ کہتے ہیں پولیس لگی ہوئی ہے ان کے پیچھے۔

**صوبائی وزیر داخلہ:** میں یہ کہہ رہا ہوں اصغر خان آپ تھوڑا بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ میں کہہ رہا ہوں سرکار اُن کے پیچھے ہے۔ سرکار کے ہاتھ نہیں آرہے ہیں۔ اگر ان کو کسی جگہ انکی معلومات ہے تو ہمارے ساتھ share کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** سرکار پولیس کو بھاد دیں ہم لوگوں کو بھیج دیں ہم جا کر معلومات لیکر آئیں۔

**جناب اسپیکر:** منشہ صاحب! آپ لڑائی نہیں کریں آپ صرف chair کو مخاطب کر کے سوال کا جواب دیں آپ جز باتی نہ ہوں۔ آپ گورنمنٹ ہے۔ جی احمد نواز صاحب آپ کے سریاب روز والوں کو ہر وقت مسئلہ ہے۔ جی احمد نواز صاحب۔

**میر احمد نواز بلوچ:** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہم لوگ صبر والے ہیں سر پیٹ نہیں کہاں سے شروع کریں۔ کیونکہ پرانے دور کے جو ہمارے packages آئے تھے اُس کو بھی یہ گورنمنٹ اپنی جھوٹی میں ڈال رہے ہیں۔ کوئی بیکھج کے نام سے جو فنڈ کوئٹہ میں خصوصاً سریاب میں استعمال ہو رہے ہیں اُس میں غیر منتخب لوگوں کو CM house کی طرف سے ہمارا PDI جو آپ نے بنایا ہے کمشنز کوئٹہ۔ جناب جو فرمون بن ہوا ہے۔ اگر ہم کسی آفیسر کے ساتھ بیٹھے وہ بچارے

کو CM house کی طرف سے آجاتا ہے تو ہم کہاں جائیں، ہم کس کو فریاد سنائیں؟ کہ اگر سریاب میں کہیں ہمارے حقوق میں مداخلت ہو رہی ہے سرعام۔ وہ کون کر رہا ہے؟ CM صاحب کر رہا ہے اُسکی سیکرٹریٹ کر رہا ہے؟ خدارا CM صاحب کی first speech آپ نکال لیں۔ اُس نے کہا کہ جو منتخب نمائندے ہیں ہم ان کو ساتھ لیکر چلیں گے۔ good governance کی نشانی یہی ہوتی ہے کہ جو حزب اختلاف کو ساتھ لیکر چلتا ہے۔ ہم ابھی کسی assistant کے پاس جائیں کہتا ہے کہ ہم پہلے گورنمنٹ کی سینی گے۔ کمشنر صاحب کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اسکو فون آجاتا ہے کہ آپ ان کے ساتھ کیوں بیٹھے ہیں۔ ہم منتخب نمائندے اگر CM صاحب کہیں کہ آپ لوگ منتخب نمائندے نہیں ہیں تو کل سے وہ آکر یہ سارا اسمبلی چلا کیں تو ہم سب باہر نکل جائیں گے۔ اگر ہم اپنے علاقے میں پورے کوئی پیکنچ اگر اس گورنمنٹ کا فنڈ ہے تو ہم اُس سے نہیں مانگیں گے۔ وہ گورنمنٹ آف پاکستان کا فنڈ ہے جو کوئی کے لیے آیا ہوا ہے۔ اُس کے لیے آپ علاقے کے نمائندوں کو بائی پاس کر کے غیر منتخب لوگوں کو آپ نوازتے ہیں۔ اُس سے کیا رزلٹ نکلے گا؟ result وہی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم یہاں ووٹ لیکر آئے ہیں۔ اگر آپ ہمارے سورث اور ڈیگری کو لے لیں۔ DC صاحب ایک decision دیتا ہے تو کمشنر صاحب روکتا ہے۔ تو اس کے لیے آپ ایسی رولنگ دیدیں کہ ہم کہاں جائیں؟

**جناب اسپیکر:** کس کو رولنگ دوں chief minister صاحب کو؟

**میر احمد نواز بلوچ:** سر! آپ رولنگ کر سیوں کو دے دیں۔

**جناب اسپیکر:** دیکھیں یہ گورنمنٹ کا کام ہے اگر کوئی مسئلہ ہے گورنمنٹ سے پوچھ سکتے ہیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** جناب اسپیکر امن امان کے حوالے سے علاقے میں اُن کی جو ایک legitimate جائزیت ہے وہ منتخب ہو کر آئے ہیں۔ وہ تمام ادارے سرکار کے ملازم اُن کو سننے اُن پر عملدرآمد کرنے کے پابند ہیں یہ چھوٹی سے رولنگ ہے آپ کی بھی ہو جائیگی آپ کے 5 سو internees ہو ہیں ڈیڑھ سال سے جو ہے بیچارے پھر رہے ہیں آپ منتخب نمائندے ہیں آپ کی کوئی نہیں ستایہ چھوٹی سی رولنگ آپ دیں اور یہ جائز رولنگ ہے۔

**جناب اسپیکر:** کس چیز کی رولنگ؟ جی احمد نواز صاحب۔

**میر احمد نواز بلوچ:** آپ شاہ صاحب کا حلقة لے لیں۔ ملک صاحب کا حلقة ہے کوئی میں جو بھی پیکنچ ہو رہا ہے ایک پیکنچ سر آپ لوکل ٹھیکیڈار کے بجائے NLC کو دیدیا گیا ہے 63 کروڑ میں۔ وہ 14 کروڑ میں ہو رہا تھا۔ یہ ٹوٹل بلوچستان میں ہمارے حقوق کو بائی جیک کیا گیا ہے۔ (مداخلت شور)

**میر اختر حسین لانگو:** اسی طرح کے واقعات چل رہے ہیں نصیر آباد، جعفر آباد ڈسٹرکٹ اسی طرح آپ کا کوئی ڈویژن جو ہے آپ غیر منتخب لوگوں کو آپ نے منتخب کیا ہے جن کو عوام نے reject کیا ہے آپ نے غیر منتخب لوگوں کے ہاتھ میں جو ہے ان ڈسٹرکٹوں کی اور ان ڈویژنوں کی جو بھاگ دوڑاں نے ان کے ہاتھ میں دی ہیں۔ کل کیا اس حلقة کی یہ right نہیں ہے کہ وہ سڑکوں پر نکلیں۔ اگر کل یہ سڑکوں پر نکلیں گے تو یہ ذمہ داری کس کی ہوگی؟ آج ڈکی والا جو واقعہ ہوا ہے جس پر منظر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی۔ اس طرح کے واقعات پورے بلوچستان میں کل ہونے جارہے ہیں۔ جناب والا! ان کی ذمہ داری کس پر ڈالیں گے آپ رو انگ دیدیں۔ ہمارے حلقوں کے ساتھ ساتھ آپ اپنے حلقوں کو بھی بہتر کریں۔

**میر احمد نواز بلوچ:** اگر جس دن عوام سڑک پر نکل گیا جناب۔ عوام کے سیالا، عوام کے منہ کو پھر آپ نہیں روک سکتے جناب۔ پھر امن و امان کے ساتھ ہمارے حلقوں میں مداخلت ہم برداشت نہیں کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی آپ کا point آ گیا۔ جی شکر یہ۔ دیکھیں! اگر ایسا کچھ آپ کے تحفظات ہیں آپ اُس کی تحریک یا قرارداد کی شکل میں لا سکیں۔ گورنمنٹ جو بہتر سمجھ رہی ہے وہ کر رہی ہے۔ جو بہتر سمجھتے ہیں اس صوبے کے لیے۔ اگر کہیں پر آپ کو تحفظات ہیں تو پھر ہم جا کر دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی اس میں غلطی ہے۔ گورنمنٹ میں کوئی مسئلہ ہے پھر آگے جا کر اس پر ہم رو انگ دے سکتے ہیں۔ جی ظہور صاحب۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ):** جناب اسپیکر! اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ جو منتخب نمائندے ہیں۔ عوام نے ان کو ووٹ دیتے ہیں۔ ان کو اس اسمبلی میں بھیجا ہے۔ تو definitely ان کی رائے جو ہے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن یہاں پر جو حکومتیں ہیں۔ یہاں پر اسمبلی کے جو اجلas ہیں یہاں ایک قانون اور business کے تحت چلتے ہیں۔

(عشاء کی اذان۔ خاموشی)

**جناب اسپیکر:** جی منظر صاحب بات کر رہے تھے۔

**وزیر خزانہ:** جناب اسپیکر! میں جواب دے رہا تھا انکو۔ اخلاق ethics کی میں بات کر رہا تھا تو اُس کی بات مکمل ہونے دیں پھر بعد میں کوئی بات کریں۔ جسکے بھی حوالے سے ہوں۔۔۔ (مداخلت)

**جناب اسپیکر:** سردار صاحب! مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔ یونس صاحب آپ بھی۔

**وزیر خزانہ:** آپ بات کرنے بھی نہیں دے رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** اگر چیف منظر صاحب آئیں۔ وہ میرے خیال میں جواب دینے گے۔ جی۔

**میر احمد نواز بلوچ:** ہم عوام کے نمائندے ہیں اگر ہم بہت بُرے ہیں تو آپ اس floor پر کہہ دیں کہ آپ بُرے ہیں آپ جائیں اپنے گھر۔ پھر وہ حیث کر آئیں، ہم پھر اس کے CM صاحب جو بھی جواب دیں۔

**وزیر خزانہ:** جناب اسپیکر! میں ethics اور اخلاقیات یہ ہے کہ کوئی رکن اسمبلی بات کر رہا ہوں تو برائے مہربانی آپ اس کی بات مکمل کرنے دیں۔

**جناب اسپیکر:** زیر صاحب! من شر صاحب کر لیں۔ پھر آپ بات کر لیں۔

**وزیر خزانہ:** آپ کے 6-5 ممبران نے بات کی ہم نے کوئی اس میں جو ہے مداخلت نہیں کی۔ جناب اسپیکر! جس طرح میں پہلے آپ کو عرض کیا کہ بیشک منتخب نمائندوں کا اپنا ایک روپ ہوتا ہے constituency کے حوالے سے constituency کے تغیرتی کی تغیرتی حوالے سے۔ اگر ان کی جو ہے انتظامیہ حوالے سے input تو وہ اسمبلی میں دے سکتے ہیں۔ لیکن جناب اسپیکر! یہاں ایک قانون بنانا ہے اور ہر ادارہ اپنے قانون کے دائرہ کار کے تحت کام کرتا ہے۔ حکومت کا اپنا دائرہ کار ہوتا ہے۔ اپوزیشن کا اپنا دائرہ کار ہوتا ہے۔ جو بات میرے معزز اپوزیشن کے رکن نے کی کہ جی ہماری constituency میں جو ہے ہمیں وہاں پر حکومت بنادیا جائے۔ جناب اسپیکر! یہ دنیا میں کہیں پر بھی precedent نہیں ہے۔ اسمبلی میں جو ہوتی ہے وہ حکومت بناتی ہے۔ حکومت جو ہے اپنے معاملات وہ صرف حکومتی حقوقوں تک نہیں رکھتی۔ اس کے معاملات پورے بلوچستان میں ہوتے ہیں۔ جہاں پر حکومت محسوس کرتی ہے کہ جس طرح کا بھی کام کیا جائے۔ جس طرح کے بھی ڈولپمنٹ کی جائے۔ دوسری بات انہوں نے ایک بات کی کہ جی غیر منتخب نمائندے۔ دیکھیں! قانون میں کوئی اس طرح کی چیز نہیں لکھی ہوئی ہے کہ جی آپ ایک ڈولپمنٹ کا کام کریں اس میں جو ہے حکومتی اور غیر منتخب اور منتخب نمائندے کی تفریق نہیں ہے۔ میں یہ بھی آپ سے یہ کہنا چاہ رہا ہوں۔ آپ بیشک علاقے کے منتخب نمائندے ہیں۔ آپ کی اپنی constituency میں عزت ہے احترام ہے۔ ہم آپ کی جو ہے عزت اور احترام کرتے ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ آپ لوگ ووٹ لیکر آئے ہیں۔ لیکن آپ مہربانی کریں اس طرح کی ڈیماڈ کرنے سے پہلے جو ایک اپوزیشن جو ممبر اسمبلی کا جو ایک دائرہ کار ہوتا ہے۔ جو ایک rules of business کے تحت اس کا جو روپ ہوتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی اس پر پونچھ کا منظر نہ دے دیجے ہم کا رروائی کو آگے بڑھائیں گے۔

**وزیر خزانہ:** اور مہربانی کر کے دیکھیں۔ حکومت کو حکومت کا کام کرنے دیں۔ اگر آپ جو ہے اپنی constituency حکومت بنائیں تو پھر حکومت کہاں جائیگی؟ تو آپ کی اس بات کے demand کرنا کہ جی اس پر آپ رونگ دیں۔ رونگ کس بات کی دیں؟ کیا کوئی آئینی معاملہ آگیا ہے کہ آپ رونگ دینے۔

**میر احمد نواز بلوچ:** تو عوام نے ہمیں کیوں منتخب کیا جناب؟ state کے اندر state نہیں ہوتا ہے میرے بھائی۔ جناب اسپیکر! اگر عوام نے ہمیں ووٹ دیا ہے، ہم اُس عوام کے لیئے یہاں آواز اٹھائیں گے۔

**جناب اسپیکر:** عوام نے majority اُن کو دی ہے یہ گورنمنٹ میں ہے اگر کوئی ہے تو تحریر میں لا یں جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! اپوزیشن کے ممبران نے کہا ہے کہ کوئی اسکیم وہاں چل رہی ہے۔ ایک بندہ ہے جونہ کو نسلر ہے، نو وہ MPA ہے نہ سینیٹر ہے نہ پی کمشنر ہے اور نہ استینٹ کمشنر ہے اُس نے اپنا بورڈ لگایا ہے۔ ایک ایسا بندہ جس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اُس نے اپنا بورڈ لگایا ہے۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب! اگر آپ سینیٹر صاحب! ایک عام بندے نے اپنا بورڈ لگایا ہے کہ یہ کام فلاں کے فنڈ سے مکمل ہو رہا ہے۔ یہ میں ویڈیو آپ کو دکھا سکتا ہوں۔ اُس کو کیا اختیار ہے؟۔ جب میں اپنا بورڈ نہیں لگا سکتا ہوں۔ ہمارے اپوزیشن ممبران نہیں لگا سکتے۔ آپ نہیں لگا سکتے۔ وہاں پر ایک غیر منتخب نمائندہ ہے وہ لگاتا ہے کہ یہ کروڑوں روپوں کا فنڈ جو ہے یہ میرے فنڈ سے ہو رہا ہے۔ یہ ویڈیو پڑھی ہوئی ہے۔ یہ تصاویر پڑھی ہوئیے۔ آپ ایسا روکیں گے اسکو؟ آپ نے اپنے بندوں کو وہاں اپنے پارٹی کے لوگوں کو دیا ہوا ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا ہے۔ کمشنر کے پاس میں گیا تھا۔ ملک نصیر صاحب تھے ہم کمشنر کے پاس گئے تھے کہ آپ آ کر ہمارے حلقة کا دورہ کریں۔ وہ دورہ نہیں کر سکتا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے نہیں ہمارے پا C.M house سے فون آتا ہے کہ آپ نے یہ کرنا ہے۔

**جناب اسپیکر:** زیرے صاحب! آپ بہت سینیٹر ہیں آپ مجھے تو سینیٹ۔ آپ ایک دفعہ شروع ہو جاتے ہیں پھر سنتے نہیں ہے۔ زیرے صاحب آپ بہت سینیٹر ہے۔ پچھلے ادوار میں اگر کوئی ایسا issue ہوتا ہے تو تحریری طور پر آپ اس house کو بھیج دیں۔

**وزیر خزانہ:** جناب اسپیکر سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک آئینی petition پر ایک verdict دی ہے کہ MPA, MNA کا کوئی فنڈ نہیں ہوتا۔ اگر گورنمنٹ آف بلوچستان نے کسی کی تجویز مان لی ہے تو وہ الگ arrangement تھی۔ لیکن قانوناً اگر کسی نے جا کر کوئی بورڈ لگادیا تو اس پر حکومت اُس کو جیل میں نہیں ڈال سکتی ہے۔ اگر جس نے بھی کوئی بورڈ لگادیا ہے تو اُس کا یہ مطلب نہیں کہ حکومت نے جا کر کھا اُس کے بورڈ لگادیں۔ آپ اُس کا بورڈ اتار دیں۔

**جناب اسپیکر:** جی شکر یہ بس یہ ہو گیا۔ بھی کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ توجہ دلا و نوش۔ جناب نصراللہ زیرے صاحب آپ اپنا توجہ دلا و متعلق سوال دریافت کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! کیا وزیر تعلیم سینیٹری ایجوکیشن از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دنوں ملکہ سینڈری ایجوکیشن کوئٹہ کی جانب سے لیب اسٹنٹ، چوکیدار، نائب قاصد، ٹکر کی تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب میں اثبات میں ہے تو لیب اسٹنٹ، چوکیدار، نائب قاصد کی کل کس قدر اسامیاں خالی تھیں۔ اور اس پر کل کتنے لوگوں نے اپلائی کیا تھا اور کل کتنے لوگوں کی تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ ان کے نام مع ولدیت ایڈرلیں، لوکل اور جائے تعیناتی کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی منستر ایجوکیشن صاحب۔

**میر محمد خان اہری (مشیر برائے ملکہ تعلیم):** ہمارے محترم نمبر صاحب نے جو توجہ دلاؤ نوٹس لے آیا ہے یہاں پر۔

تو آپ kindly اس کے سوال لے کر آ جائیں next اسمبلی میں آپ کو total detail سب کچھ بتا دوں گا۔

**جناب نصر اللہ خان زیری:** جناب اسپیکر صاحب! اس میں بڑا issue ہے۔ کہ یہ میراث کی پایاںی اور رشوت خوری کا ایک ایسا باب درج ہوا ہے صوبے کی تاریخ میں یہ پورا پلندہ پڑا ہوا ہے۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب! اگر آپ سنیں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم گذگونٹس دے رے ہیں۔ یہ کس طرح گذگونٹس ہے؟ یہاں پر پوٹیں آئی چوکیدار کی، نائب قاصد کی، جو نیز ٹکر کی چار ہزار something لوگوں نے کاغذات جمع کیتے۔ یہ ان کے نام اور ولدیت ہے۔ اور پھر جب 266 لوگوں کی تعیناتیاں ہوئیں۔ جناب منستر صاحب! اس میں 222 لوگ وہ لگے ہیں جنہوں نے کاغذات تک جمع نہیں کیتے ہیں۔ نہ انہوں نے ڈاکومنٹس جمع کیتے۔ نہ انہوں نے ٹیسٹ دیتے۔ نہ انہوں نے انٹرو یو ڈیتے۔ اور وہ سلیکٹ ہو گئے۔ اور یہ پوری بولیاں لگی ہوئی ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ آج وزیر اعلیٰ صاحب، منستر صاحب اگر آپ اس سے لاعلم ہیں تو آپ فوری ایکشن اٹھائیں کہ جو جو شخص اس میں ملوث ہے۔ جس نے نائب قاصد کے پوسٹ پر، میں یہاں ایک ذمہ دار نمبر اسمبلی کے طور کہہ رہا ہوں پانچ لاکھ روپے نائب قاصد کے پوٹوں پر لیا گیا ہے۔ دس، دس لاکھ روپے جو نیز ٹکر کے پوٹوں پر لیا گیا ہے۔ لیب اسٹنٹ پر لیا گیا ہے اور کسی نے کاغذات جمع نہیں کیتے۔ یہ سب کچھ ملک نصیر نے پوری study کی ہے۔ میں نے study کی ہے۔ یہ سارا پلندہ ہوا ہے۔ آپ انکوارری کرائیں۔ جناب اسپیکر میں آپ سے رونگٹ چاہوں گا fact and finding کمیٹی بنائیں۔ کمیشن بنائیں کہ آنے والے دنوں میں اور پوٹیں آئیں گی۔

**جناب اسپیکر:** میرے خیال میں زیرے صاحب! وہ آج اخباروں میں بھی ہے کہ چیف منستر صاحب نے اس پر نوٹس لیا ہے۔ اور آپ کے کہنے سے پہلے انہوں نے ایکشن لے لیا ہے اور اس پر تحقیقات کریں گے۔

**جناب نصر اللہ خان زیری:** بڑی اچھی بات ہے۔ جو جو آفیسر اس میں ملوث ہے انکے خلاف کارروائی

کیجائے۔ اگر ڈپٹی کمشنر جیئر مین ہے۔ ڈی۔ او ہے اور باتی۔ انکے دستخط ہیں نہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی ملک نصیر صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہ وانی:** جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں جب یہ حکمہ تعلیم کی پوسٹوں پر تعیناتیاں ہوئیں۔ اُس وقت سب سے پہلے میں نے اس پر بیان دیدیا اور اس کے بعد جو حکومت وقت ہے ان کی پارٹیوں سے بھی کچھ دوستوں نے بیانات دیے۔ اس کے علاوہ اس وقت اس ہال میں بیٹھے ہوئے خصوصاً، چونکہ ان کا تعلق کوئی نہ سے ہے اور کوئی نہ سے تعلق رکھتے ہیں میرے خیال میں اگر یہاں پر ہر MPA سے پوچھا جائے تو اس کے بارے میں لاعلم ہے۔ اور یہاں پر سب کچھ اس پر بولنا چاہتے ہیں لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ بہت سارے چیزوں پر ہم خاموش ہو جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر امام زین العابدین نے فرمایا تھا کہ مجھے اتنی تکلیف کر بلماں میں نہیں ہوئی جتنی کوفہ والوں کے خاموش رہنے پر ہوئی۔ کوفہ صرف ایک شہری کا نام نہیں بلکہ ایک خاموش امت کا نام ہے۔ جہاں پر بھی ظلم ہوا اور امت خاموش رہا وہ جگہ کوفہ ہے اور وہاں کے لوگ کوئی ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں شاید میرے ان بااقوں کے بعد کچھ دوست اس پر بولنا چاہیے۔ میں بغیر کسی تقید کے ایک ریکارڈ آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ اور میں نے اکثر اپنے دوست وزیر تعلیم کو مختلف جو اجتماعات ہوئے یہاں اسکو لوں میں۔ میں نے کہا کہ خصوصاً ایک چھوٹی سی بات پر آپ ضرور میراث رکھیں۔ وہ میراث یہ ہے کہ اگر جن علاقوں کے لوگوں نے جہاں پر اسکو لوں کیلئے زمینیں دی ہیں وہاں کا چوکیدار اور نائب قاصد کو وہاں سے ہونا چاہیے یہ سب سے بڑی میراث ہے۔ اور بد قسمتی یہ ہے کہ آج اس میراث پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ میرے حلقة میں میں آپ کو ایسے دس جگہیں گناہاتا ہوں جہاں پر لوگوں نے سکو لوں کیلئے زمینیں دیں ہیں لیکن وہاں پر باہر سے آئے ہوئے لوگ وہاں پر تعینات ہیں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ کسی ایک بندے کو بے روزگار کیا جائے۔ لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ اگر کسی علاقے کے اندر آج دو تین اسکو لوں کی مثالیں آپ کے سامنے ہیں۔ کلی "خلی" میں ہم نے ستر لاکھ کی لاگت سے ایک اسکول 2007 میں بنائی آج اس تک اس اسکو لوں کے دروازے پر اس لیئے تالا پڑا ہے۔ اس کا کیس کورٹ میں چل رہا ہے کہ جب وہاں پر اس وقت کی حکومت نے ایک چوکیدار کو تعینات کیا تو وہاں کے لوگوں نے احتجاج کیا اور وہ کورٹ میں گئے اور آج تک وہ اسکو بند پڑا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! میں ان چیزوں کو آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں پھر آپ سے ایک روئگ چاہتا ہوں۔ مجھے خوشی ہوئی کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی بھی آج بڑی سرخی میں، ان دونوں کے بیانات ہیں۔ اور فرض کرے جناب اسپیکر صاحب! چھوٹی سی بات میں آپ کو سنواتا ہوں۔ جو نیر کلرک کے ہمارے ہاں 38 پوٹیں آئیں اور ان پوٹوں کیلئے میرے خیال میں 1022 لوگوں نے اپنے کاغذات جمع کیئے۔ ان 1022 لوگوں میں جو اس جمع شدہ

لوگوں کی درخواستیں ہیں 18۔ اور بغیر انٹرویو ویڈیو کے جو 20 بندے بھرتی ہوئے ان کا اس لسٹ میں نام نہیں ہے یعنی وہ لوگ جو انٹرویو اور ٹیکسٹ میں نہیں تھے، جو آپ کے اس لسٹ میں نہیں ہیں میرے ساتھ پڑا ہوا ہے میں وزیر تعلیم کے حوالے کر دنگا وہ 18 بندے اس لسٹ میں شامل ہیں جن کا نام لسٹ میں ہے ان کے انٹرویو ہوئے ہے لیکن 20 بندے جب بھرتی ہوئے ہیں ان کا نام نہ لسٹ میں ہے نہ ان کے کاغذات ہے۔ جناب اپیکر صاحب! اس طرح میں آپ کو دوسری لسٹ بھی گوتا ہوں۔ دوسری جگہ پر میں کہونگا کہ نائب قادر کی جو پوٹھیں ہمارے پاس آئی ہیں وہ 106 ہے۔ ان کیلئے جو کاغذات جمع ہوئے وہ 1644 ہے۔ کل جمع شدہ درخواست نام و ولدیت 34 لیکن جو بغیر ٹیکسٹ ہے انٹرویو کے جن کا اس لسٹ میں نام نہیں ہے وہ 72 بندے ہیں جو آج بھرتی ہوئے ہیں اور ان کا میں لسٹ دوں گا کہ اس لسٹ میں نام نہیں ہے۔ جناب اپیکر صاحب! میں تیسرا دفعہ آپ کو یہ کہتا ہوں ڈرائیور کی کل پوٹھیں 6 آئی ہیں۔ دو بندوں کے نام اس لسٹ میں ہیں جنہوں نے کاغذات جمع کیئے تھے۔ لیکن چار بندے بغیر انٹرویو، ٹیکسٹ اور کاغذات کے بغیر ان کی بیہاں پر آرڈر ہوئے ہیں کل 197 افراد نے وہاں پر درخواست دیئے ہیں۔ جناب اپیکر صاحب! اس طرح جو ہے آئی ٹی لیب کی اور استینٹ کی کل 69 درخواستیں ہے۔ لیکن پوٹھوں کی تعداد 7 ہے اور کل جمع شدہ 69 ہیں۔ ایک بندہ ہے جس نے اس لسٹ کے مطابق اس کے آرڈر ہوئے ہیں اور 6 بندے ایسے ہیں جس اس لسٹ کے بغیر ان کے آرڈر ہوئے ہیں اور میں نے پھر وہ ملک مار کیے ہیں اس طرح وہ میں آپ کو دیکھا سکتا ہوں جہاں پر ہائی لائٹ کیا ہوا ہے یہ وہاں اس لسٹ میں جمع ہیں۔ جناب اپیکر صاحب اس میں اور بھی بہت کچھ ہے کہ کتنے جمع ہوئے اور کتنے جمع نہیں ہوئے ہیں۔ کتنے کے آرڈر ہوئے ہیں سب سے اہم بات جو جناب اپیکر صاحب! اس لسٹ میں ہے۔ کچھ ایسے بھی شناختی کارڈ زہمیں مل رہے ہیں جن کا تعلق اس صوبے سے نہیں ہے پہلے تو چیختے چلاتے تھے کہ بلوچستان کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔

**جناب اپیکر:** ملک صاحب میرے خیال میں already ایک چیز ہے جسکا چیف منسٹر صاحب نے نوٹس لے لیا ہے اس پر بحث ہوتا ہی نہیں ہے۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** جناب اپیکر صاحب! ایک بات میرے بھائی پھر ہمارے منسٹر صاحب بات کریں اور بار بار بات کریں اس لسٹ میں سب سے جو تکلیف دہ بات ہے وہ یہ ہے کہ کوئی بلوچستان اور اس صوبے سے ہٹ کر کچھ ایسے نام بھی شامل ہے جن کا تعلق اس صوبے سے نہیں ہے۔ اس میں راولپنڈی کے لوگ ہیں۔ اس میں آزاد جمود کشمیر کے لوگ ہیں۔ اس میں کراچی کے لوگ ہیں جناب اپیکر صاحب! میں آپ کو یہ دکھا سکتا ہوں جن کے شناختی کارڈوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ اس صوبے کے نہیں ہیں۔ ایک طرف تو ہم مرکز میں جناب اپیکر صاحب

روتے اور چلاتے ہیں کہ یہاں پر لوگ ڈو میسائل بناتے ہیں جعلی۔ اور وہاں ہمارے 6% کوٹھے ہے اس پر وہاں پر قبضہ کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! کچھ عرصے سے ہم سنتے تھے کہ پولیس کے پوسٹوں کے پوسٹوں پر ایسا ہو رہا ہے جو اس صوبے سے باہر کے لوگ آ رہے ہیں۔ اب تو جناب اسپیکر صاحب بدمقتو یہ ہے کہ ہمارے محکمہ تعلیم کے پوسٹوں پر بھی اتنے پڑھے لکھے لوگ ہونے کے باوجود جب کراچی سے، پندھی سے اور کشمیر سے لوگ آئیں گے۔

**جناب اسپیکر:** ملک صاحب! آپ کا پواسٹ آیا۔ تین بار آپ نے بات کو repeat کیتے۔

**ملک نصیر احمد شاہ وانی:** جناب اسپیکر صاحب! ایک چیز تو ہم نے ریکارڈ پر لایا اس کے بعد ابھی واسا کی بھرتیاں ہوئی ہیں۔ ہمارا منسٹر بھیجا ہوا ہے۔ میرے خیال میں ہم اس دن سے ڈرتے ہیں اس کے بعد ہمارے ایگر یکلچرل ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر بھیجھے ہوئے ہیں وہاں پر بھرتیاں ہوئی ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب ہیلتھ کے اندر جو بھرتیاں ہوئی اس پر بھی ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب جب خود مطمئن نہیں ہے تو اس صوبے کے عوام کے ساتھ نا انصافی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اس پر میں آپکی رولنگ چاہتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** تو مجھے آپ چھوڑیں گے تو میں رولنگ دوں گا۔

**ملک نصیر احمد شاہ وانی:** تو میں تھوڑی بات کر لوں پھر آپ رولنگ دیدیں۔ یہ اہم مسئلہ ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ مجھے بار بار روکتے ہیں میرے خیال میں یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور میں ان تمام چیزوں کی ساتھ آیا ہوں۔ میں نے اس سے پہلے اپنے منسٹر سے اس بارے میں بات کرنے کی بہت کوشش کی کہ خدار اکم از کم جہاں پر چوکیدار، جہاں پر چپر اسی اب دوسرے پوسٹوں پر مقامی لوگوں کو بھرتی کرو۔

**جناب اسپیکر:** اس پر already بات ہوئی۔ جی شکر یہ ملک صاحب آپ کا پواسٹ آگیا اور ہم سمجھ بھی گئے۔

**ملک نصیر احمد شاہ وانی:** جناب اسپیکر صاحب! تو میں یہی چاہتا ہوں کہ کم از کم آپ اس پر وہ رولنگ دیں گے کہ اس کیلئے کوئی کمیٹی بنائی جائے۔ لوگ عدالتوں میں جا رہے ہیں میں فتح کھاتا ہوں بہت سارے لوگ عدالتوں میں ہونگے۔ ہمارے وزیر تعلیم کو میرے خیال میں کیا کہوں اس شریف بندے کے بارے میں میں بار بار ان کو کہما۔

**جناب اسپیکر:** ملک صاحب! ایک منٹ بیٹھے پلیز یہ میرے خیال میں بہت ہوا۔

**ملک نصیر احمد شاہ وانی:** جناب اسپیکر صاحب! ایک چھوٹی سی بات میں اپنے سردار عبدالرحمن کھیران نے تو آپ کو بہت ساری مبارکباد دی۔ میں بھی اس کو دوبارہ جوان ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور یہی امید رکھتا ہوں کہ اللہ ان کی عمر دراز فرمائیں۔ شکر یہ۔

**جناب اسپیکر:** آپ مہربانی کر کے بیٹھیں، منسٹر صاحب ایک منٹ مجھے دیدیں۔ ایک چیز دیکھیں آپ اگر کوئی

point raise کرتے ہیں please اس کو مختصر کریں تاکہ آپ بھی بات کر سکیں اور باقی دوست بات کر سکتے ہیں۔ ایک بندہ اٹھ کر ایک، ایک گھنٹہ بات کرتا ہے اور دوسروں کے لئے موقع ہی نہیں ملتا۔ آپ throughout world میں جائیں نا۔ وہ صرف ایک منٹ کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ آدھے منٹ کے لئے، پہنچیں سکینڈ کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اپنی point raise کرتے ہیں اور اگلے کو سنتے ہیں۔ جی ماشاء اللہ! اگر وہ پورا کر لیتے پتہ نہیں ہم پھر رات بھر بیٹھتے۔ اچھا! بات دراصل یہ ہے، منشہ صاحب! آپ مجھے دو منٹ دیدیں۔ اس پر چیف منشہ صاحب نے نوٹس لے لیا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ روزگاری بہت زیادہ پانچ سال پہلی گورنمنٹ نے یہ پوشنیں fill نہیں کر پائیں اور اس گورنمنٹ نے initiative لیا ہے۔ اگر کمی بیشی ہوئی ہے تو منشہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اس نے initiative لیا اگر کمی بیشی ہے تو چیف منشہ صاحب بھی اس پر نوٹس لیں۔۔۔ (مداخلت) نہیں، یہ منشہ صاحب اس طرح کا نہیں ہے اور لوگوں کو روزگار ملا۔ اور اگر کمی بیشی ہوئی ہے تو چیف منشہ صاحب نے اس پر نوٹس لیا ہے۔ وہ اس کو دیکھئے گا اگر نہیں ہوتا تو پھر آپ اسمبلی میں تحریک لاسکتے ہیں۔ یہ منشہ پیسے والا نہیں ہے already ارب پتی ہیں۔۔۔ (مداخلت۔ شور)

**جناب نصراللہ خان زیریے:** چیف منشہ صاحب نے اگر نوٹس لیا ہے تو کس بات کا نوٹس لیا ہے۔

**جناب اسپیکر:** نوٹس لیا ہے اگر کمی بیشی ہے تو دور ہو جائیگا۔ لیکن کام کو آگے بڑھانا چاہیے۔

**میر محمد خان لہری (مشیر تعلیم):** آپ نے سوال کیا میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** جناب اسپیکر! پیسے لیکر لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔

**جناب اسپیکر:** دیکھیں انعام ایسے نہیں لگائیں۔ آپ ثبوت لا کر پیش کریں۔۔۔

**مشیر برائے محکمہ تعلیم:** اگر آپ کے لوگ لیتے ہیں تو پھر میں نے بھی لیا۔ میں کہہ رہا ہوں میں آپ کو سارے السٹ دے دوں گا۔ اگر آپ کے لوگ لگتے تو آپ شورنہ چاہتے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** تو وزیر اعلیٰ صاحب نے کس بات کا نوٹس لیا ہے۔

**جناب اسپیکر:** سو شل میڈیا کی باتوں پر نوٹس لے لیا۔ جی زیرے صاحب بیٹھے۔ جی مبین صاحب۔

**جناب محمد بنیمن خان خلجی:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جیسے کہ آج نصیر شاہوی صاحب نے point raise کیا ہے۔ ہماری گورنمنٹ پاکستان تحریک انصاف اور بلوچستان عوامی پارٹی اتحادی ہیں۔ اور ہمارے جام صاحب نے پہلے یہ کہا کہ ہم آتے ہی ساتھ نو کریوں کی جو pending ہیں، ان کو ایڈ ورثا نز کریں گے اور بلوچستان اور کوئی نوجوانوں کو بھرتی کریں گے۔ اور وہ شکر الحمد للہ انہوں نے اسی طرح اسی طریقے سے کیا بھی۔ اگر بھرتیوں

میں جام صاحب کو پتہ نہیں ہے۔ مجھے پتہ نہیں ہے یہاں پر ایوان کے لوگوں کو پتہ نہیں ہے اور ہمارے نیچے وہ لوگ جو کام کر رہے ہیں یا بھرتی کر رہے ہیں وہ صحیح نہیں کر رہے ہیں۔ تو میری جام صاحب سے یہ request کے جو نوجوان ہیں وہ آپ سے ایک بہت بڑی امید رکھتے ہیں۔ اور وہ اللہ کا آسراء ہے اور ان کو آپ کا آسراء ہے کہ آج میراث کی پامالی ہو گئی تو وہ جام صاحب کر سکے۔ اور اگر آج میراث پر لوگ بھرتی ہوئے وہ جام صاحب کر سکے۔ اور اگر ان کے ہوتے ہوئے کوئی غلط کام کر رہے ہیں جام صاحب نے صحیح ایکشن لیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو عبرت بنائیں تاکہ آئندہ کوئی ایسا نہیں کر سکے جام صاحب آپ سے یہ request ہے میری۔ بہت مہربانی۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ شنا بلوچ صاحب! اپنا توجہ نوٹس سے متعلق سوال کریں، ہاں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** نہیں جناب اسپیکر! دیکھو حکومتی ممبر نے کہا، سب نے کہا، اپوزیشن نے کہا۔

**جناب اسپیکر:** تو چیف منستر نے بھی کہا کہی بیشی ہوئی ہے وہ، زیرے صاحب آپ dictate نہیں کریں اسمبلی کو۔ جب چیف منستر صاحب نے نوٹس لے لیا ہے اور کیا چاہیے آپ کو؟ چیف منستر صاحب نے کہا ”اگر کوئی کمی بیشی ہے تو میں نوٹس لوں گا۔“

**جناب جامِ کمال خان عالیانی (قائد ایوان):** جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب اسپیکر:** جی۔

**قائد ایوان:** جو انسپکشن کمیٹی ہے ہماری، ٹیم ہے پوری، اس کو بڑا فعال بھی ہم نے کیا ہے اور مزید فعال بھی کر رہے ہیں۔ اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان اشتہارات اور ان انتڑویوں سے پہلے با قاعدہ advertisement بھی اخبار میں دیا گیا تھا کہ سرکاری حوالے سے کوئی بھی ایسا معاملہ چاہے چاہے وہ نوکریوں کا ہو چاہے وہ کسی لفسٹر یکشن کا ہو کسی کام کا ہو۔ کسی غیر معیاری معاملات کا ہے یا کوئی بھی issue ہو باقاعدہ ان کے نہ رہے ہیں ان کا طریقہ کارہے کہ وہ اپنی ساری شکایات اس CMIT کو اپنی بھیجنیں اور ہماری جو CMIT ہے وہ حسب ضرورت ان سب applications بھی یا جو شکایات ہیں ان پر کام کرے گی۔ اس کا مقصد بنانے کا صرف اسی لئے کہ یقینی طور پر دیکھیں ایک بہت بڑا ہمارا حکومتی سلسہ ہے اور چیزیں ہر لحاظ پر ہر جگہ پر کچھ ناکچھ ایک functionality ہے۔ کہیں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں۔ کہیں نوکریاں ہو رہی ہیں۔ کہیں ہبتال ہیں کہیں دوسرا ہے اور کام ہیں۔ بہت سارے ایسے چیزیں ہیں یقینی طور پر ایک منستر ہے، اپنی jurisdiction میں بہت ساری چیزوں کو شاید نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ آپ وہاں کوئی ایک ممبر ہوتا ہے یا وہاں کا کوئی applicant ہوتا ہے یا وہاں کوئی اور متعلقہ شخص ہے جو شاید ایک عام آدمی ہو۔ تو ہم نے یہ اسی لئے باڑی بنائی ہے کہ کہیں بھی ایسی کمی بیشی نظر آئے آپ

وہ سی ایم آئی نے کوہنجیں۔ وہ سی ایم آئی نے اس پر باقاعدہ اپنی پوری کارروائی کر گیا جس حوالے سے بھی ہو۔ جیسے کہ آپ نے لسٹوں کی بات کی ہے۔ یقین طور پر دیکھیں اس کمیٹی میں ناں تو منظر ہوتا ہے ناں منستر کی کوئی signature ہوتے ہیں۔ یہ جتنی بھی کمیٹیاں ہیں اس کے اندر ڈی سی ہیں۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں باقی سارے ہیں۔ اور بہت ساری ایسی آپ کی چیزیں ہیں جن کو ہم نے identify کیا ہے اُس میں حقیقت ہوگی۔ ہماری بھی پالیسی ہے ہمارے ممبر بھی بیٹھے تھے۔ کچھ تخفیفات ہر جگہ سے اس طرح سے آ رہے ہیں۔ کم از کم جو basic level پر جو ایک fulfill requirement ہے جس کو one class کی جو پوٹھیں ہیں جیسے ایک چوکیدار ہے کسی اسکول کا، کوئی نہ تھا۔ اور ہی کلاس one سے لیکر four class کی جو پوٹھیں ہیں جیسے ایک چوکیدار ہے کسی اسکول کے لئے دی ہے اور اس میں ایک اسٹامپ پہچکی ہے کہ جب بھی کوئی ایسی job-opportunity آئیگی ان سارے merits کو دہ بھی پورا کرتا ہے۔ کیونکہ ایک نائب قاصد اور چوکیدار کی qualification کہیں مل ہوگی اور کہیں میٹرک ہوگی اور اس سے زیادہ نہیں۔ تو ہم باقاعدہ یہ سیل بنانے کا مقصد صرف ایک چیز پر نہیں ہر لحاظ سے ہے۔ آج ایجوکیشن کا کوئی مسئلہ ہوگا۔ کل کسی ہسپتال کا ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کل آپ کو چار اسکیمات کا ہو یا کسی اور چیز کا ہو۔ آپ بالکل بھیجیں۔ بلکہ آپ کے اسمبلی کے identification کے حوالے سے بھی اگر سی ایم آئی نے کو جاتی ہے یا ہمارے پاس آتی ہے تو انشاء اللہ اس پر کوئی ایک رپورٹ اس پر کارروائی ہوگی۔ اور جو چیز ہوگی انشاء اللہ اس کو سامنے پیش کیا جائیگا۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔۔۔ (مداخلت۔ آوازیں) آپ چیئرمین کے ساتھ کس طرح بات کر رہے ہیں؟ آپ سینئر بندہ ہے اور چیئرمین سے بات کرنے کا پتہ نہیں ہے۔ آپ بات کس طرح کر رہے ہیں؟ کیا چیئرمین سے اس طرح بات کرتے ہیں؟ جب M.C. صاحب نے نوٹس لے لیا۔ زیرے صاحب! آپ بہت محترم ہے لیکن چیئرمین سے اس طرح بات نہیں کیا جاتا ہے۔ آپ مجھے dictate نہیں کر سکتے۔

آپ مجھے فورس نہیں کر سکتے ہیں (ماہیک بند۔ مداخلت)

**ملک نصیر احمد شاہ ہوافی:** اپیکر صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو میں کرلوں۔ آپکے نوٹس میں لے آنے کیلئے اجازت چاہتا ہوں۔ CMIT بنی ہوئی ہے۔ کروڑوں روپے کی اسکیم ہے اور وہاں کوئی غلط ہوا ہے اس پر بھی آج تک کوئی خاص رپورٹ پیش نہیں ہوا۔ یہ جو ہے ان علاقوں میں جو لوگ بستے ہیں کوئی کی عوام جنہوں نے ہزاروں کی تعداد جنہوں کا غذات جمع کئے ہیں عدالتوں میں جا رہے ہیں۔ کوئی نہیں میں جا رہے ہیں۔ جب اس اسمبلی

سے کوئی انکو کوئی تسلی بخشن جواب نہیں ملے گا جناب اسپیکر صاحب! کوئی یہاں پر کمیٹی نہیں بنائی جائیگی۔ میں نے تو آپ کو دکھادیا۔ کسی لست میں اگر بارہ پوٹھیں ہیں ان میں سے آٹھ یا نو پوٹھیں اس طرح ہیں کہ ان پوٹھوں کو وہاں پر ان کے کاغذات نہیں ہیں اور ان کو لیا گیا ہے۔ ان کی انتروینپیس لیا گیا وہ لسٹیں میرے ساتھ پڑی ہوئی ہیں۔ میں نے اس کو highlighter سے اس پر نشانات بھی لگائے ہیں۔ ایک واضح چیز ہے، میں یا زامن نہیں لگاتا ہوں مفسر پر کہ اس نے پیسے لیئے ہیں یا نہیں۔ میں یہ بات بالکل نہیں کہوں گا۔ لیکن بڑے پیانے پر میرٹ کی پامالی ہوئی ہیں۔ جن لوگ نے اسکو لوں کیلئے زمینیں دیدی ہیں۔ ان علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک چوکیدار ایک نائب قاصد ان کا حقن نہیں بنتا ہے کہ ان کو دیا جائے؟ میرے ایسے بارہ اسکوں ہے میرے حلقوں میں جنکی مثلیں میں دیتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** یہی باتیں ملک صاحب آپ نے پہلے بھی کی ہے۔ جب CM صاحب نے کہا کہ CM-IT اس پر انکو اڑی کر گی۔

**ملک نصیر احمد شاہوںی:** جناب اسپیکر صاحب! اس وقت اس پر ہماری تسلی نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** اس پر کچھ نہیں سکتا۔ جب کہ ہوم مسٹر صاحب نے CMIT کے سپرد کی ہے یہ انکو اڑی۔

**ملک نصیر احمد شاہوںی:** جب کسی ایم صاحب سی ایم آئی ٹی کی بات کر رہا ہے اس سے ہم مطمئن نہیں ہیں اس پر مطمئن نہیں ہیں۔

**جناب اسپیکر:** مطمئن ہو یا نہ ہو پہلے اس کو کارروائی تو کرنے دیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوںی:** جناب اسپیکر صاحب! خالی گڈ گورننس کی بات ہوتی ہے۔ یہی گڈ گورننس ہے یہ خود جب سی ایم صاحب کہتا ہے کہ اب یوکیشن میں نئی بھرتیاں ہوئی ہیں وہ خود جو اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس کے اپنے دوستوں نے اتنے نگ کیئے ہیں کہ میرٹ کی پامالی ہوئی ہے۔ تو پھر آج اس پر ایکشن لیکروہ ایک فیصلہ کریں۔ وہ اس صوبے کا وزیر اعلیٰ ہے۔ ایک کمیٹی بنائیں جس میں حکومتی کے ارکان بھی ہو اور اپوزیشن بھی ہو۔

**جناب اسپیکر:** وہ تو کر رہے ہیں۔ آپ کرنے دیں گے تو۔ جی مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔ جی ایک چیز میں clear کرنا چاہتا ہوں ایک چیز already ہوئی ہے اس پر بحث کر کے ہم نے آگے نہیں بڑھنا ہے آپ مہربانی کر کے اس کو conclude کرنے دیں۔ آپ میرے خیال میں اتنے سینئر ہوتے ہوئے ملک صاحب، ملک صاحب! please مجھے سن لیں۔ جب چیف ایگزیکٹیو نوٹس لے لیا ہے آگے کیا؟۔ وہ تو آپ سے پہلے نوٹس لے لیا ہے۔ تو یہ گورنمنٹ کی کامیابی ہے کہ وہ اپنی کمیٹیاں دیکھ خود نوٹس لے رہا ہے تو بس ختم ہے۔

**ملک سکندر خان ایڈو وکیٹ (قائد حزب اختلاف):** جناب اسپیکر صاحب! میں ایک suggestion دیتا

ہوں وہ صحیح suggestion ہے کہ جب تک یہ انکواڑی نہیں ہوتی۔ جب تک سی ایم صاحب مطمین نہیں ہوتے تب تک یہ ساری جو بھرتیاں ہیں ان کو abeyance میں رکھیں۔ ان کو عطل میں رکھیں تاکہ یہ بات صحیح ہو جائے۔ ہمارا کہنا یہ بھی آجایا گا کہ ہم اس فلور پر غلط کہہ رہے ہیں یا صحیح کہہ رہے ہیں۔ ہم جو بات رکھی ہے وہ جھوٹی تھی یا صحیح تھی۔ اگر ہماری بات صحیح ثابت ہوتی ہے لیکن یہ بھرتیاں کا عدم ہونے چاہیے۔

**قائد حزب اختلاف:** ملک صاحب! پتہ نہیں ہے آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ وہ پہلے ہی سے کہہ رہے ہیں گورنمنٹ ہم ان چیزوں کا نوٹس لے لیا ہے۔ اگر اس میں کمی میشی ہو گی تو ہم ان کو نہیں چھوڑ دیں گے۔

**قائد حزب اختلاف:** یوگ appointment یوگ یہ تو صرف ان لوگوں کو دکھانے کیلئے ہے۔

**جناب اسپیکر:** دیکھو یہی ہوتا ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر صاحب! اس کے پیچھے کا فرما ہے عمل وہ یہ کہ ان لوگوں کو کچھ دن چھٹنے چلانے کے بعد یہ لوگ خاموش ہو جائیں گے۔ اور وہی جو غیر قانونی ان لیگل ہے وہی ان کو بھی فائل کیا جائیگا۔ تو اس کو بچانے کے لئے واحد راستہ یہ ہے کہ یہ جو appointments ہوئے ہیں ان کو عطل کیا جائے۔ انکواڑی کی جائے۔ جب انکواڑی مکمل ہوتی ہے تو اگر ہم نے غلط کہا ہے تو ہمیں سزا دی جائے اور اگر وہاں سے غلطی ہوئی ہے تو وہ غلطی کرنے والوں کو سزا ملنی چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہم یہ سمجھیں گے کہ صرف تسلی جو صرف حکومت کے طریقے ہوتے ہیں یہ کہہ دیتے ہیں۔ کچھ دن انکواڑی ہوتی ہے۔ ایک، دو مہینے کے بعد پھر وہ ساری چیزیں ختم ہوتی ہیں۔ ویسا کا ویسا ہی ہوتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** ملک صاحب میرے خیال میں آپ لوگ ایک پاؤنٹ پر ہزاروں دفعہ ایک ہی چیز کو repeat کر رہے ہیں۔

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر صاحب! یہی لوگ فائل ہو جائیں گے میں یہ عرض کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انصاف آپ فراہم کریں گے۔ آپ ہمیں انصاف کریں۔ سی ایم صاحب سے بھی میں گزارش کروں گا کہ وہ ہمیں انصاف فراہم کریں۔ وہ ان لوگوں کو انصاف فراہم کریں۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے یہ جو ہونگا کہ وہ ہمیں انصاف فراہم کریں۔ اگر ہم suspend ہو گا تو ہم سمجھیں گے کہ اس appointments ہیں ان کو illegal ہے۔ اپنے custodian کیا جائے۔ اگر suspent ہمیں ہو گا تو ہم سمجھیں گے کہ اس illegal بھرتیوں میں گورنمنٹ مکمل طور پر شامل ہے۔ یہی میں عرض کرتا ہوں اور اس میں میں آپ سے گزارش کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ آپ کے Custodian ہیں۔ اپنی یہ روئینگ دینی ہے۔ شکر یہ۔

**جناب اسپیکر:** جی شکر یہ۔ اصل میں بات یہ ہے کہہ یہ بہت محترم ہاؤس ہے۔ اور اس کے custodian

ہوتا ہے۔ آپ رائے دے سکتے ہیں۔ آپ اپنی بات کر سکتے ہیں۔ آج مجھے بہت دکھ ہوا کہ زیرے صاحب نے جس لمحے سے بات کی۔ یا اس پر معافی مانگے یا میں اس پر ایک دن کے لیئے ہاؤس میں آنے سے روکتا ہوں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر صاحب! چونکہ آپ custodian of the House ہے۔ آپ کا عزت و احترام ہم سب کی عزت ہے۔ حکومت نے ایک ایسا کیا ہے جس کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

**جناب اسپیکر:** بالکل اس طرح آپ بات نہیں کر سکتے۔ آپ کا لمحہ بالکل نہیں تھا۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! چونکہ آپ custodian ہیں۔ آپ ہم سب کے اسپیکر ہیں۔ اگر آپ کو دکھ پہچاہے تو میں آپ سے مذمت کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ۔ لیکن please آئندہ اپنی رائے دیں۔ لیکن custodian جو بھی ہو کم از کم اس کا احترام ہونا چاہیے۔ اور بات کرنے کا طریقہ ہماری جو کلچر ہے۔ جو ہماری روابطیں ہیں، بلوچستان کو ہمارا اسمبلی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اگر وہاں پر بھی ہم اس طرح کے لمحے استعمال کریں گے تو میرے خیال میں آگے ہم کس طرح بتائیں کہ یہ قابلی صوبہ ہے۔ جی میرے خیال شاء صاحب اس میں ایک چیز مجھے بولئے دیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ جو چیز آپ لوگ کہنا چاہتے ہیں۔ already چیف منستر نے اسکا نوٹس لے لیا ہے CMIT میں اگر وہاں پر کچھ نہیں ہوتا دادرسی۔ پھر آپ اس کا کوئی وہ لا سینگے۔ یہاں پر جب تک چیف منستر صاحب خود اس پر نوٹس لے رہے ہیں۔ ادھر کمیٹی نہ بنے گی ناں کچھ ہوگا۔ فائدہ نہیں ہے اس پر بحث کرنے کا، جی جی شاء صاحب۔

**جناب شاء اللہ بلوج:** شکریہ جناب اسپیکر۔ ہم سارے colleagues ہیں آپس میں دوست ہیں۔ ایک دوسرے کیسا تھوڑا وقت ہمیں کام پڑتا ہے۔ ایک مسئلہ جو محترم ہمارے اپوزیشن کے اراکین نے بالخصوص جن کا تعلق ضلع کوئٹہ سے ہیں انہوں نے جو identify کیا اُن کی بات بہت جائز ہے۔ اور اس کو کسی حد تک میرے خیال میں چیف منستر صاحب نے بھی agree کیا اور منستر صاحب بھی کسی حد تک کہتے ہیں کہ آپ لوگ کچھ ثبوت، اثبات لا کیں۔ اب دیکھیں میں یہ سمجھتا ہوں کیونکہ منستر صاحب بھی کوئی دور نہیں ہیں۔ ہمارے اراکین اپوزیشن بھی دور نہیں ہیں۔ CMIT کا process time-taking ہے۔ وہ اس میں بہت وقت لگتا ہے ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس فورم میں آپ کا کام understanding کا ہے افہام تو فہیم کا ہے۔ آپ برادر مہربانی یہ کم از کم روشنگ دے سکتے ہیں کہ جو اراکین اپوزیشن نے یہ مسئلہ جو یہاں پر بیان کیا ہے یا جس کی نشاندہی کی ہے۔ وزیرِ محترم کیسا تھوڑا وزیرِ تعلیم کے مل بیٹھ کر کل اور پرسوں والے اجلاس تک آپ کو پورٹ دیں۔ وہ تمام ثبوت اور اثبات کے ساتھ وزیر تعلیم کیسا تھوڑا بیٹھیں۔ وہ اپنے ڈائریکٹریٹ، سیکرٹری اور افسران کو بلا کیں۔ اگر وہ ایک دوسرے کوکل کی میٹنگ میں یہ

مطمئن کر سکیں ضلع کوئٹہ کے ارکین کو۔ معمول وزیر صاحب یا وہ ہمارے صاحب وزیر صاحب کو مطمئن کر سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ پرسوں اس کا کوئی حل نکال کر لے آئیں خود ہی۔ اگر پرسوں کوئی حل نہیں نکل گیا تھا اس کے بعد پھر اپوزیشن اپنی مرضی اس کی وہ کوئی فیصلہ کریں کم از کم بیٹھنے کا آپ ان کو یہ encourage کریں۔  
جناب اسپیکر: بالکل یہ جو اپوزیشن والے لے آئے ہیں صحیح ہے۔

جناب شناۃ اللہ بلوج: آپ تکلیف کریں کہ کل یہ بیٹھیں اور پرسوں کے اجلاس کے آپ کو ایک رپورٹ دیں۔ کہ وہ مطمئن ہوتے ہیں یا یہ مطمئن نہیں ہیں۔ اگر یہ نہیں ہوتے ہیں تو پرسوں یہ اپنی اپنی طریقہ کار اپنا کیں گے۔ حکومت جو ہے اپنی مرضی کرے۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر: جی آپ بولیں۔

انجیسٹر زمرک خان اچکزئی (وزیر زراعت و کشاور یونیورسٹیز): جناب اسپیکر! جیسے سن رہے ہیں ہو سکتا ہے یا گورنمنٹ کی کس طرح انہوں نے definition کیا ہمارے ظہور صاحب نے بھی CM صاحب نے بھی بات کی۔ ٹھیک ہے یہ objection کر سکتے ہیں اپوزیشن والے کسی بھی چیز پر کہ یہ غلط ہوا ہے ٹھیک ہوا ہے۔ ہمارے ناطر صاحب نے اگر کوئی غلط ان کے department سے ہوا ہے تو ادارے موجود ہیں۔ اس طرح تو نہیں ہوتا ہے کہ وہاں سے وہ کہہ دیں کہ جی اس کو cancel کر لیں۔ تو اس نیاد پر کر دیں۔ کل کو آپ مجھے کہوں گے۔ کل آپ نے کہا کہ جی وساوا لے کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے دیکھو آپ کے اپنے تحفظات ہیں کوئٹہ کے ڈسٹرکٹ کے ناطر صاحب نے کیئے یا ادارے نے کیئے۔ دیکھو ہماری کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ اس میں سارے کچھ ممبرز بیٹھتے ہیں پرانچ سے چھ سات ممبر بیٹھتے ہیں۔ اس میں ڈی سی سی بیٹھتا ہے۔ اس میں کمشنز بیٹھتا ہے۔ اس میں یہاں پر concerned جو بھی ایجوکیشن کے وہ ممبرز ہیں وہ بیٹھتے ہیں۔ اگر آپ ناطر صاحب کے پاس جاتے ہیں وہ تو کسی اور بھی جا سکتے ہیں۔ ابھی بھی آپ بیٹھ سکتے ہیں اجلاس کے بعد۔ لیکن اگر یہ ہے جی کہ میرے بندے اگر لگ گئے تو زمرک خان خوش ہیں۔ اگر میرے بندے نہیں لگے ہیں تو میں ناراض ہوں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ جی پیسے لے لیئے یا فلاں اس لے گئے۔ اس کے ساتھ ثبوت ہونی چاہیے۔ ایسے الزامات میں کہتا ہوں کم از کم اسمبلی میں بغیر ثبوت کے نہیں ہونے چاہیے۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ میں اپنے اس ناطر کی جو ہیں دفاع کر رہا ہوں۔ اگر مجھ پر کل کوئی الزام لگاتا ہے ہر چیز پر لوگ الزام لگاتے ہیں کہ جی آپ نے فلاں جگہ پر پیسے لیئے۔ آپ نے فلاں جگہ پر پیسے لیئے۔ کدھر ہیں اس پیسے کی ثبوت؟۔ تو لے آئیں آپ نے کہا کہ جی یہ جو ہے پنجاب کا آدمی لگ گیا تو پنجاب کے آدمی کا۔ آپ ثبوت پیش کر دیں۔ آپ سی ایم آئی ٹی میں رپورٹ کریں۔ آپ کے پاس ادارے ہیں۔ آپ عدالت جا سکتے ہیں۔ آپ ہائی کورٹ جا سکتے

ہیں۔ آپ فلانے جگہ جا سکتے ہیں۔ یہ دیکھیں حاجی صاحب! میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ میں اس کا دفاع کر رہا ہوں۔ ابھی ایک چیز ہوئی ہے notification ہوا ہے۔ آپ کو اس notification پر اعتراض ہے؟ آپ کیا چاہتے ہیں کہ کس طرح ہو جائے؟ حاجی صاحب آپ کو میں نے تقریباً پانچ گھنٹے سنائے۔ آپ مجھے دو منٹ تو مجھے سن لیں پھر آپ بات کر لیں۔

**جناب اسپیکر:** ملک صاحب! آپ کو چیز نہیں دیا آپ مہربانی کر کے بیٹھیں۔ آپ آگے ایک دفعہ سینیں تو صحیح۔

**وزیر راعت و کواؤ پریوز:** ابھی میں دو منٹ اگر بات کروں تو ان کو اچھا نہیں لگتا ہے۔ تو پھر یہ اعتراضات کرتے ہیں۔ میرے خیال سے جناب اسپیکر صاحب! یہ آپ اسی ادارے کو جس طرح چیف منستر صاحب کہہ رہے ہیں۔ یہ ہمارے سب سے بڑے، ہمارے گورنمنٹ کے چیف ہے۔ یہاں پر چیف ایگزیکٹو ہے۔ وہ خود ان کو تسلی دی کہ بھائی ایسے issues کو بھی ختم کر دیں۔ منستر صاحب بھی کہہ رہے ہیں۔ اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں اگر کوئی غلط کام ہوا ہے۔ پہلے ہم آواز اٹھائیں گے کہ ٹھیک ہے جی یہ غلط ہوا ہے۔ لیکن اتنا نامم تو دیدیں۔ کہ اسپیکر صاحب کے پاس یہ اختیارات ہے کہ وہ پورے ایجوکیشن کے سسٹم کو وہ یہاں پر cancel کر لیں۔ اگر وہی لوگ پھر عدالت چلے گئے۔ کوئی ایسا قانون ہے آپ بتا دیں؟ آپ لوگ زورڈال رہے ہیں کہ اسپیکر صاحب آپ رولنگ دیدیں، آپ رولنگ دیدیں۔ وہ کس چیز پر رولنگ دیں؟ آپ کمیٹی بنائیں، آپ آجائو، میں ساتھ ہو جاؤں گا اس منستر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔ لیکن اس طرح کے الزامات لگانا۔ دیکھیں آپ ٹھیک ہے آپ بالکل صحیح کہہ سکتے ہیں آپ کے علاقے میں اگر کام نہیں ہوا ہے تو آپ point out کرو، ہم ایکشن لے لیں گے۔ چیف منستر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ جی آپ کا واثر سپلائی صحیح نہیں چل رہا ہے تو کر لیں گے۔ لیکن نہیں ہے کہ آپ کی مرضی کے مطابق ہو۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جی سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہو۔ اپوزیشن اور گورنمنٹ میں فرق کیا ہے آپ یہ تو پہلے پڑھ لیں۔ اپوزیشن آپ ایک تقید کریں، برائے تعمیر کریں۔ آپ ایک ایسا چیز نہیں بتا دیں کہ اس میں غلطی ہوئی ہیں ہم اس کو ٹھیک کریں۔ آپ کاروڑ صحیح نہیں بنایا ہوا ہے آپ اعتراض کر لیں۔ آپ کا واثر سپلائی صحیح نہیں ہے آپ اعتراض کر لیں۔ گورنمنٹ ٹھیک کرے گی اسکو۔ آپ ٹھیک نہیں کر سکتے ہو۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے ہو کہ اس کو cancel کرو اس کو یہاں کرو اس کو ادھر پھینکو۔ اس آفسر کو ادھر لگاؤ یا اس آفسر کو ادھر لگاؤ۔ اس طرح تو نہیں چل سکتا ہے۔ اگر ہم لگائیں گے تو آپ خوش اور اگر ہم نہیں لگائیں گے آپ ناراض۔ اگر آپ کے آدمی لگ جائیں گے آپ خوش۔ آپ کے آدمی نہیں لگیں گے تو آپ کہتے ہیں کہ پیسے لیئے گئے ہیں۔ آپ اس کے

ثبتوت تو دے دیدیں۔ اس طرح میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ چیف منستر صاحب کو چھوڑ دیں۔ چیف منستر صاحب اپنے اداروں کو یہ چیز دیں گے۔ اگر نہیں ہوا آپ آگے پانچ دن لگتے ہیں دس دن لگتے ہیں پندرہ دن لگتے ہیں جو بھی کمیٹی کی رپورٹ آئیں گی اس کو آگے دیکھ کر پھر اسپیکر صاحب آپ فیصلہ کریں۔ thank you

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔۔۔ (داخلت) نہیں آپ کیا clear کریں گے؟ ایک منٹ مجھے دیں۔

**میرا ختر حسین لاغو:** جناب اسپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ایک منٹ بھی نہیں لگے گا۔

**جناب اسپیکر:** جی۔ اچھا بات کر لیں۔

**میرا ختر حسین لاغو:** بہت شکریہ جناب اسپیکر۔ زمرک بھائی میرے بہت اچھے دوست ہیں۔ میرے بھائی ہیں۔ اس اسمبلی سے ہٹ کر بھی ہماری ایک برادرانہ تعلق ہے۔ لیکن زمرک بھائی اس چیز کو کسی اور طرف لے کر جارہے ہیں۔ زمرک صاحب! ہم کبھی نہیں کہیں گے بغیر ثبوت کے کسی نے پیسے لیئے ہیں یا ہم کسی پر کوئی الزام نہیں لگائیں گے۔ یہ ایک ذمہ دار فرم ہے۔ اس پر ہم کوئی خداخواست بغیر ثبوت یا بغیر تصدیق کے ہم کسی پر انگلی بھی نہیں اٹھاسکتے۔ لیکن ہمارے پاس ایک لسٹ پڑی ہوئی ہے جناب اسپیکر! جس پر ہم اعتراض کر رہے ہیں کہ جس وقت پوشیں announce ہوتی ہیں اس ٹائم امیدواران آکر اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرواتے ہیں۔ انکو باقاعدہ ایک سیریل نمبر الٹ ہوتا ہے۔ اب جن کے آڑ رہوئے ہیں ان میں سے وہ لسٹ جو ایک ڈیپارٹمنٹ نے لگائی تھی جن کے نتیجے، انٹرویو یوز conduct ہوئے تھے اُس سیریل نمبرز کے مطابق۔

**جناب اسپیکر:** لاغو صاحب! یہ سارے باتیں ملک صاحب نے کی ہیں۔

**میرا ختر حسین لاغو:** ایک منٹ میں اسی کو clear کرتا ہوں۔ جس کے test interviews ہوئے تھے اس سیریل نمبرز کے مطابق۔ اب یہاں پر جو appointment orders جاری کیے گئے ہیں ان میں ان لوگوں کے appointment orders جاری کیے گئے ہیں جن کے نہ کاغذات جمع ہوئے ہیں۔ جن کو نہ سیریل نمبر الٹ ہوئی جنہوں نے نہ نتیجے دیئے۔ جنہوں نے نہ انٹرویو دیئے۔۔۔ (داخلت) ایک منٹ زمرک بھائی۔

**وزیر زراعت و کوآپریٹورز:** میں آپ کو کہتا ہوں کہ آپ کی یہ لسٹ جو بلکل ٹھیک نہیں غلط ہے۔۔۔ (داخلت)

**جناب اسپیکر:** آپ مجھے بولنے دیں گے یا نہیں۔ یہ باتیں ہم نے سن لیئے۔

**میرا ختر حسین لاغو:** آپ میری گزارش سن لیں۔ زمرک بھائی سے ہم یہی تو گزارش کر رہے ہیں۔ ہم قائد ایوان سے یہی گزارش کر رہے ہیں کہ جو لسٹ ہمارے پاس ہے۔ جو خدمات ہمارے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ سو

فیصلہ ہمارے خدمت درست ہیں۔ ہم یہ دعویٰ بھی نہیں کر رہے ہیں کہ جو لست ہمیں مہیا کی گئی ہے یا ہم نے اپنے sources سے نکالی ہے وہ لست سو فیصلہ صحیح ہے۔ جو منسٹر صاحب کی لست ہے وہ غلط ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ ایک فورم ہو۔ ایک کمیٹی ہو جو اس کو discuss کریں۔ جو ہمارے ساتھ لست ہیں جو ہمارے ساتھ ثبوت ہیں ہم وہ اپنے ثبوت دینے کے لیے تیار ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ کو لے آئیں۔

**جناب اسپیکر:** لانگو صاحب please بیٹھیں۔ بہت ہو گیا مجھے بولنے دیں۔

**میرا خڑھیں لانگو:** ہم اس فورم کی ڈیماڈ کر رہے ہیں جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے مہربانی۔ دیکھیں جو point آپ لوگوں نے raise کیتے۔ جو چیزیں آپ لوگوں نے پیش کیتے۔ قائد ایوان کے بولنے کے بعد میرے خیال میں اس پر بحث کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اب جو بھی کمی بیشی تھی قائد ایوان صاحب نے کہا کہ CMIT اس پر کام کر رہی ہے۔ آپ کو کوئی بھی grievances ہیں آپ اس میں دیں۔ اگر اس کے باوجود بھی آپ لوگ مطمئن نہیں ہوتے ہیں تو اگلے اجلاس میں آپ اس کو پیش بھی کر سکتے ہیں۔ دیکھیں لیکن گورنمنٹ نے اس چیز کو خود محسوس کیا کہ کہیں پر کمی بیشی ہوئی ہے ہم کی پیشی کو دور کرنے کے لیے خود تیار ہیں۔ یہاں پر گورنمنٹ کو اس طرح ہم نہ کمیٹی بناسکتے ہیں نہ کچھ کر سکتے ہیں۔ ایک روں کے مطابق ہم اسمبلی کو چلاتے ہیں۔ اس طرح گورنمنٹ کو ہر چیز میں ہم لوگ bound کریں تو پھر گورنمنٹ کہاں سے functional کریں گے۔ جی شکلیلے نوید! اس issue پر بات نہیں کرنی ہے۔ جی میدم۔

**محترمہ شکلیلے نوید قاضی:** نہیں جناب اسپیکر۔ میں اس پر بات نہیں کروں گی۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** جناب اسپیکر صاحب! اگر آپ اپوزیشن کو بات کرنے نہیں دیں گے تو ہم ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** دری تک واک آؤٹ کر لیں تاکہ ہم کارروائی کو آگے بڑھائیں۔ ٹوکن واک آؤٹ ہے؟۔ بھائی جو واک آؤٹ کرتے ہیں وہ پھر نہیں بولتے ہیں۔ کتنے منٹ کی واک آؤٹ ہے؟۔ سردار صاحب بیٹھیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب صدر حسین (سیکرٹری اسمبلی):** جناب محمد صالح بھوتانی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے 7 تا 13 اکتوبر کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر:** آپ لوگ بہت جلدی نہیں آئے؟ دو منٹ کے ٹوکن واک آؤٹ پر تھے۔ آیا رخصت منظور کی

جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر عمر خان جمالی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب اپیکر:** دش صاحب! لاگو صاحب! ہاؤس کی توجہ چاپیے۔ آپ لوگ خاموش رہیں۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر نصیب اللہ خان مری صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا روائی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب اپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر سکندر علی عمرانی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب اپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ زینت شاہوی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب اپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** حاجی محمد نواز صاحب رکن اسمبلی نے بعجه ناسازی طبیعت آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**جناب اپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**جناب اپیکر:** جناب شناۃ اللہ بلوچ صاحب کی جانب سے تحریک التوانہ برائیک موصول ہوئی ہے اور قاعدہ انضباط کا ر بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر ۱ پڑھ کر سنایا جائے۔ نہیں ہیں تو اسکو گلے اس میں شامل کرتے ہیں۔ جناب نصر اللہ زیرے صاحب بھی نہیں ہیں تو اس کے بھی اگلے اجلاس میں رکھتے ہیں۔

**جناب اپیکر:** سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ ضابطہ دیوانی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصادرہ 2019ء) کا ایوان میں پیش کیا جانا۔ وزیر و پارلیمانی امور! ضابطہ دیوانی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصادرہ 2019ء) کو پیش کریں۔

**محترمہ ماہ جبین شیران (پارلیمانی سیکرٹری مکملہ قانون و پارلیمانی امور):** میں ماہ جبین شیران وزیر قانون و

پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ ضابطہ دیوانی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2019ء پیش کرتی ہوں۔

**جناب اسپیکر:** ضابطہ دیوانی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2019ء پیش ہوا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور! ضابطہ دیوانی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2019ء کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سکریٹری مکمل قانون و پارلیمانی امور: میں ماہ جبین شیران، وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ ضابطہ دیوانی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2019ء) کو قاعد و انضباط کا رہنمایی اسٹبلی مجریہ 1974ء کے قواعد نمبر 84 کے تقاضوں سے قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا ضابطہ دیوانی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2019ء) کو قاعد و انضباط کا رہنمایی اسٹبلی مجریہ 1974ء کے قواعد نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! چند دن پہلے سے کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ کوئی طریقہ کا رہتا ہے۔ روزوری گلیشن آپ کے سامنے ہیں جو بھی پھر بل آتا ہے وہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے ہوتا ہے۔ اب request کر کے 84 قاعدے کو، یہ خلاف قانون بھی ہے۔ اسکو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے کوئی قانون کو تو پڑھیں۔ کسی نے نہیں پڑھا ہے۔ اور یہ منظور کر رہے ہیں۔ یہ تو برا ظلم ہے نام rules violation کی regulation ہیں جناب اسپیکر! یہ آپ پڑھیں اس میں کیا لکھا ہوا ہے؟

**جناب اسپیکر:** وہ تو گورنمنٹ نے دیا ہے میں پوچھ رہا ہوں ہاؤس سے exempt تو روول کے مطابق کر سکتا ہے۔ نہیں exempt تو کر سکتا ہے لیکن ایمر جنسی میں۔

**جناب ثناء اللہ بلوج:** شکریہ جناب اسپیکر۔ اس ہاؤس کے کچھ روایات ہیں۔ کچھ ڈیکور مز ہیں۔ ایک تو خیر ہم جو بائیکاٹ کرتے ہیں۔ واک آؤٹ ہوتی ہے عالمتی۔ اسکا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ ممبر یہاں سے مکمل طور پر چلے گئے۔ جب عالمتی واک آؤٹ ہوتی ہے۔ اگر ان ممبر ان کے حوالے سے اُنکی کوئی یہاں پر Legislation یا اُنکی کوئی تحریک یا اُنکا کوئی توجہ دلا و نوٹس ہے وہ defer نہیں کرتے جب تک اجلاس ختم ہوا ہو۔ نمبر ایک اس لیئے۔

**جناب اسپیکر:** دیکھیں۔ وہ ساری چیزیں لائیں پر آرہی ہیں تو اُسکا اسی طرح ہوتا ہے۔ اگر آپ نہیں ہے تو میں ہے تو میں

کیا کروں؟

**جناب شناع اللہ بلوچ:** نہیں نہیں۔ دیکھیں دوسری بات۔ جب بھی آپ اسپیکر ہے۔ جب ہماری تحریری تو جدلاً و نوٹس آئی۔ آپ کا فرض بتتا ہے کہ آپ ہماری بات سنتے۔

**جناب اسپیکر:** ویسے بھی ابھی تمام آپ کے پاس نہیں ہے۔ لیکن آپ اس کے باوجود آئے۔ آپ کے پاس اس طرح تمام نہیں ہے۔ باقی چیزوں میں بھی defer ہو جائیں گے۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** میں اس میں بحث میں نہیں جانا چاہتا۔ آپ اس وقت custodian ہے اس ہاؤس کے۔ میرا جو تجربہ ہے قومی اسمبلی کا اور سینٹ کامبیئن۔ میں صرف بتانا چاہتا ہوں باقی آپ کی مرضی۔ اُسکو کبھی اگر follow کریں۔ کچھ چیزیں، لوگ اچھی روایات کو follow کرتے ہیں دوسرے اداروں سے بھی۔

**جناب اسپیکر:** اگر آپ ہمیں اتنا، دیکھیں وہاں پر بھی، ہر جگہ دیکھیں اتنا بحث و مباحثہ ایک چھوٹے سی چیزوں پر نہیں ہوتی۔ آپ لوگ تمام اتنا ضائع کرتے ہیں۔ ابھی تمام کیا پہنچا ہے؟ اور already آپ واک آؤٹ پر ہیں۔ میں نے ملایا آپ نہیں آئے۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** اسکی ایک وجہ ہے۔

**جناب اسپیکر:** تو اسی لیے ویسے بھی اس نے defer ہونا ہے۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** Let me come to the point. if you really want to the business. اگر کوئی بھی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے اپوزیشن اور حکومت کی طرف سے جو ہماری پارلیمانی کمیٹی سربراہی ہیں۔ پارلیمانی لیڈرز ہیں وہ بیٹھتے ہیں۔ اس دن کے بنس کو جو ہے ہاؤس میں بنس آ رہا ہوتا ہے اس کو discuss کرتے ہیں۔ even اس پر agreements جو ہے یہ ہمارے اس فورم کے اجلاس سے پہلے وہ settlements ہوتیں ہیں۔ اور وہ کام ہے اسپیکر کا۔ اگر آپ وہ کام پہلے کر دیتے شاید آپ بھی اتنا وقت ضائع نہ کرتے۔

**جناب اسپیکر:** میرے خیال میں جتنا بھی کریں ادھر بولنے والے بولتے رہیں گے۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** سر! دیکھیں۔ اب دیکھو میں نے آپ کو طریقے بتائے۔ ایک تو یہ ہے کہ آپ اگلے اپنا وقت بچانا چاہتے ہیں۔ conflict confrontation یہاں ایک دوسرے سے گھنٹم گھنٹا ہونے سے بچانا چاہتے ہے۔ وہ power بھی آپ کے پاس ہے۔ as a speaker آپ اُسکو استعمال کر سکتے ہیں۔ باہر کچھ معاملات کو حل کرو اکر جس طرح کچھ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب کوئی جاتے ہیں تو یہ آپ بحیثیت اسپیکر آپ کہتے ہے کہ علماتی

واک آؤٹ ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: ابھی آپ پوائنٹ پر آ جائیں۔

جناب شناع اللہ بلوچ: میں اسی پر آ رہا ہوں سر۔ اب دیکھیں یہ ہے:

**Reference of Bills to standing committees 84.** Upon introduction a Bill including an ordinance laid before the Assembly shall be referred by the Speaker to the appropriate standing committee with direction submit its report by a date fixed by him in

اس میں ایک proviso provided this behalf بھی ہے۔

جناب اسپیکر: provided تو ہے لیکن ہم نہیں کہتے۔ ابھی ہم ہاؤس سے پوچھ رہے ہیں نا۔ exempt کرنا ہاؤس کا کام ہے۔ آپ کریں نہیں کریں۔ اب دیکھتے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے وہ کیا کہتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ کمیٹی کے حوالے ہو جائے۔

جناب شناع اللہ بلوچ: نہیں سر! میری ایک humble submission ہے یہ جو بل ہے یہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ متعلقہ ہے کہ جی کوئی زکوٰۃ، کوئی خیرات، کوئی چیزئی بلوچستان میں اگر یا پاکستان میں کئی بھی آئیگی۔

جناب اسپیکر: یہ وہ بل نہیں ہے، یہ دوسری ہے۔

جناب شناع اللہ بلوچ: جو بھی بل ہے وہ بھی آئیگا اسی طریقے سے۔ کہ یہ بن الاقوامی اداروں نے کہا ہے کہ جی اس بل کو متعارف کریں۔ جب تک بلوچستان کے لوگوں کو اسکا implications تو پڑھونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: جام صاحب! قائد ایوان! دنیش آپ کی قانون سازی ہو رہی ہے۔ آپ ادھر تو چھوڑیں۔

جناب شناع اللہ بلوچ: بلوچستان کے لوگوں کو یہ علم ہونا چاہیے کہ اس بل کے implications کے فوائد کیا ہیں۔ تو میرے خیال میں جناب اسپیکر! یہ بل آپ اسٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کریں۔

جناب اسپیکر: جام صاحب! کیا کریں۔ اسکو اسٹینڈنگ کمیٹی یا accept کیلئے ووٹ کریں؟۔۔۔ (مانعت) نہیں چیزئی نہیں ہے۔ دیوانی بل ہے۔

میر حمل گفتگو: نہیں اگر وہ آگیا ہے۔ اس میں کوئی قباحت تو نہیں ہے۔ اگر آپ جو ہے یہاں اسکو منظور کر لیں۔

**جناب اپیکر:** ویسے تو کمیٹی کے حوالے ہو جاتا ہے۔ آپ لوگ اگروٹ کرنا چاہتے ہیں، تو کر لیں۔

**وزیر زراعت و کوآپریٹوں:** اکثریت رائے سے اسکو کمیٹی کو پابند کریں تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو اگر اس میں کوئی مسئلہ نہیں۔ ہماری جو اکثریت ہے وہ اسکو پاس کر سکتے ہیں آپ۔ اس میں کوئی objection آجائے۔ کوئی اعتراض آجائے تو تب اسکو جو ہے ہم کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں۔ انکو کونسا اعتراض ہے؟ اگر کوئی اعتراضات ہیں تو ہم اسکو کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں۔ اگر نہیں ہو تو یہ پاس ہو سکتا ہے۔

**جناب اپیکر:** کمیٹی میں جائے اچھا ہے۔ کمیٹیاں بنیں ہیں۔ لیکن یہ ہے کہ پہلے آئندہ ملک صاحب! کوئی بھی بل آجائے آپ کوئی question raise کریں کہ اس میں یہ کی ہے۔ اس وجہ سے اسکو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تب ایک جواز بتا ہے۔ لیکن یہ ہے کہ اب اس کو ہم کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں۔۔۔ (مداخلت۔ آوازیں) نہیں ویسے بھی یہ کمیٹی کے بہت سارے پیلک سروس کمیشن کا ہے۔ اور ایک کمیٹی ابھی تک اس نے کوئی میٹنگ نہیں کی ہے۔ چیئرمین ابھی تک نہیں آیا ہے۔ یہ دیوانی بل ہے۔ اسد صاحب جو ایس اینڈ جی اے ڈی کی کمیٹی ہے اسکی کافی عرصے سے نہ کوئی میٹنگ ہوئی اور نہ تعارفی میٹنگ ہوئی۔

**میر اسد اللہ بلوچ (وزیر سماجی بہبود):** ادھر کی میں رائے بھی لیتا ہوں اور چیف ایگزیکٹو کی رائے بھی لیتا ہوں۔ انشاء اللہ کل ہم اسکو بہتر طریقے سے آگے لے جائیں گے۔

**جناب اپیکر:** نہیں اسکی باقاعدہ ابھی تک میٹنگ ہی نہیں ہوئی۔

**وزیر سماجی بہبود:** جی ہاں نہیں ہوئی۔

**جناب اپیکر:** تو اسکو دیکھیں۔ ٹھیک ہے کریں۔ کیونکہ وہ پیلک سروس کمیشن کا بھی اُس میں بل ہے اور سارے بھی۔

**وزیر سماجی بہبود:** میں تو ممبر نہیں اُس میں۔ لیکن یہ احساس مجھے ہے۔ ابھی دنیش صاحب اسکے ممبر تھے۔ میں نے اور دنیش صاحب نے بات کی اس سلسلے میں۔ سیکرٹری صاحب سے میں نے بات کی ہے۔ ابھی دنیش کو اس کمیٹی میں میں لے جانا چاہتا ہوں۔ جہاں میں ہوں۔ جہاں اس کمیٹی میں آنا چاہتا ہوں۔ کچھ تشكیلیاں ہیں انکو برابر کر کے انشاء اللہ آگے اسی طرح چلیں گے۔

**جناب اپیکر:** نہیں چیئرمین بھا بھی کریں گی نا۔ آپ تو نظر ہے۔

**وزیر سماجی بہبود:** جی جناب۔ اس کمیٹی کا طریقہ کاریہ ہے کہ چیئرمین میں نہیں ہو گا تو کوئی بھی ممبر چیئرمین کر سکتا ہے۔

**جناب اپیکر صاحب۔** روزا فرنس ہے۔

**جناب اسپیکر:** بن تو سکتا ہے۔ لیکن مسلسل نہیں بنے گا۔ منظر تو مسلسل نہیں بنے گا بلکہ ایک مینگ کیلئے بن سکتا ہے۔ چلواس کو پیش کرتے ہیں۔ ضابطہ دیوانی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 14 مصدرہ 2019ء) کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔

بلوچستان میں فلاجی و عطیاتی اداروں / تنظیم (رجسٹریشن، ریگولیشن اور معاونت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2019ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر سماجی بہبود! بلوچستان میں فلاجی و عطیاتی اداروں / تنظیم (رجسٹریشن، ریگولیشن اور معاونت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2019ء) کو پیش کریں۔

**وزیر سماجی بہبود :** شکریہ جناب اسپیکر۔ میں بحیثیت وزیر سماجی بہبود، بلوچستان میں فلاجی و عطیاتی اداروں / تنظیم (رجسٹریشن، ریگولیشن اور معاونت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2019ء) پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** بلوچستان میں فلاجی و عطیاتی اداروں / تنظیم (رجسٹریشن، ریگولیشن اور معاونت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2019ء) پیش ہوا۔ وزیر سماجی بہبود، بلوچستان میں فلاجی و عطیاتی اداروں / تنظیم (رجسٹریشن، ریگولیشن اور معاونت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2019ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر سماجی بہبود:** میں بحیثیت وزیر سماجی بہبود تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں فلاجی و عطیاتی اداروں / تنظیم (رجسٹریشن، ریگولیشن اور معاونت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2019ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** جی منظر صاحب۔

**وزیر سماجی بہبود:** ہمارے تو کافی محترم ساتھی علمی تقاضوں سے بہت واقف ہیں۔ بات تو بلوچستان کے حقوق کی کرتے ہیں۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد بہت سی چیزیں جو ہمیں ملی ہیں۔ جب اُنکے حوالے سے ہم fight کرتے ہیں تو اپوزیشن کی جانب سے اُنکی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بلوچستان کے وسیع تر مفاد میں ان چیزوں کو support کریں۔ ایک الفاظ ہے کمیٹی کے حوالے سے کوئی اعتراض نہیں ہے اس پر۔ لیکن یہ ایک اہم بل ہے۔ ایک قانون طور پر ہم ایک ایسے مرحلے پر جا رہے ہیں۔ یہاں NGO's آئیں جناب اسپیکر صاحب! انہوں نے لاکھوں کروڑوں، اربوں روپے خرچ کیئے۔ بلوچستان گورنمنٹ کو۔ یہاں کے عوام کو کوئی پتہ ہی نہیں ہے۔ آگے ابھی ہم

اپنے اٹھارہویں ترمیم کو اس صوبائی خود اختاری کے اُس حوالے کو لیکر آگے بڑھ رہے ہیں کہ جتنی بھی s'NGO's ہیں۔ باہر کے ہیں یہاں پاکستان میں آتے ہیں۔ پاکستان کی ہیں۔ وہ یہاں آ کر رجسٹرڈ کریں۔ اور اُس حوال سے ہم انکی چیک اینڈ بیلنس کریں۔

**جناب اسپیکر:** میرے خیال میں اس میں ایسا کچھ ہے نہیں۔ کیونکہ کمیٹی پھر ظالم لگائے گی اُس پر جریش کے حوالے سے۔ میرے خیال میں ادھر بنتا ہے۔۔۔ (داخلت) ہو گیا وہ مان لیں۔

**فائدہ حزب اختلاف:** اور پہلی دفعہ یہ بلوچستان میں قانون بن رہا ہے کہ وہ اندر ہرے میں رکھ کر قانون بنایا جاتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس قانون کا مذاق ہے۔ آپ کو ایک ہفتہ لگے گا۔ ایک مہینہ لگے گا۔ اُس کے بعد دوبارہ آجائیگا۔ قانون کو اس طریقے سے۔ پھر ان اراکین کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر کمیٹیوں کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان کمیٹیوں کو اپنا کام کرنے دیں۔ اور اسکو استئیڈی کرنے دیں۔ یہ ہمارے پاس اب آگیا قانون۔ ہم بھی اسکی استئیڈی کریں گے۔ جو ہم سے مدد ہو سکے گی وہ ہم انکو فراہم کریں گے۔ ہم اس قانون کی مخالفت تو نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ چیزوں کو قانون کے مطابق، قاعدہ اور روزنگ کے مطابق بنایا جائے۔ اور یہ جناب چیئرمین کی ذمہ داری ہے۔ جو ٹریشری بخیر ہیں انکی کی ذمہ داری ہے۔ یہ ہماری درخواست ہے۔

**جناب دشمن کمار:** جناب اسپیکر! میری ایک تجویز ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے دیکھا کہ s'NGO's کا ایک کردار رہا ہے۔ لاءِ اینڈ آرڈر کی خرابی کی حیثیت سے جو یہ donation یا جس میں s'NGO's کو، میں نہیں کہتا ہوں۔ ہماری کچھ سیاسی جماعتیں بھی ہو گئیں۔ کچھ دوسری جماعتیں بھی ہو گئیں۔ جو یہ donation لیکر لاءِ اینڈ آرڈر کی صوبے میں اور ملک میں ایک خراب صورتحال پیدا کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی شک ہونی چاہیے کہ اگر کوئی اس طرح سے غیر قانونی وہ کریں تو اُس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

**جناب اسپیکر:** تو صحیح ہے۔ گورنمنٹ بھی کہہ رہا ہے کہ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ گورنمنٹ بھی یہی کہہ رہی ہے کہ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ):** جناب اسپیکر! یہ مل انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس مل میں آپ کو پتہ ہے کہ جو یہ international financial action task force ایک ادارہ ہے۔ اُس نے جومالی transction 2019ء کے حوالے سے جو ایسے NGOs ہیں اُن کے حوالے سے پاکستان کو گرے لست میں ڈالا ہے۔ اب چونکہ ان کی جومالی requirement ہے کہ پاکستان میں اس طرح کی قانون سازی کی جائے

جو اس طرح کی چیزوں کا سد باب کیا جائے۔ توباتی صوبوں نے اپنے charity, regulation, acilitation اور یہ مل اپنا بنادیا ہے۔ اور صرف بلوچستان کا رہتا ہے۔ چونکہ یہ urgent نوعیت کا ہے اور بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ تو میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ ہم اس میں نہ پڑیں۔ اس مل پر اچھی خاصی گورنمنٹ نے تیاری کی ہے اور یہ بہترین مل ہے۔ آپ برائے مہربانی بغیر اس کو ممکنی بھیجنے کے اس کو پاس کریں۔ تاکہ جو FDAF کی جو requirement ہے وہ پوری ہو جائے۔ اور میری اس حوالے سے اپوزیشن مہربان سے پہلے ہی بات ہو چکی ہے اور ان کو میں نے گورنمنٹ کی طرف سے میں نے ان کو request کیا تھا کہ برائے مہربانی چونکہ یہ مل کی سطح کی جو ایک معاملات ہے اس پر کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ شکر یہ۔

**جناب اسپیکر:** جی سردار صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑان (وزیر مکمل خوارک و بہبود آبادی):** جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ اہم نوعیت کا ہے۔ جیسا کہ دنیش نے کہا کہ اس میں اُس نے تو پورا نام نہیں لیا۔ اسی این جی او ز کے through بلیک واٹر اور پتھنیں کیا کیا۔ یہاں پر مطلب وہ مادر پدر آزاد ان کی movement رہی ہے۔ جس میں لا اینڈ آرڈر کی بھی situation ہوئی ہے۔ جیسا کہ میرے ساتھی ظہور صاحب نے کہا کہ تینوں صوبوں نے کر لی ہے۔ اس میں اگر اس کے ساتھ ہی کوئی اپوزیشن کی تجویز ہے تو بسم اللہ ہم welcome کر گینگے اسکو۔ تجویز دے دیں۔ لیکن یہ مل منشی کر کے kindly پاس کر لیں۔ کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔ تاکہ این جی او ز کی رجسٹریشن ہو۔ ہمیں پتہ لگے، کیونکہ اس وقت بلوچستان کافی عرصے سے ایک war zone بن ہوا ہے اور اُسی کے آڑ میں یہ تنظیمیں یہ این جی او ز مختلف قسم کے activities میں ملوث رہے تاکہ گورنمنٹ کا اور اس کی انتظامیہ کا ان پر ایک قائم کا کنٹرول ہو۔ تو مہربانی کر کے میں گزارش کروں گا اپوزیشن سے کے ساتھ دیں۔ otherwise اس پر رائے شماری کر لیں جو بھی ہے قانون کے مطابق رائے شماری میں جانے کو تیار ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ وہ بھی ہمارے ساتھی ہیں۔ اور وہ بھی متاثر ہیں۔ وہ بھی اسی صوبے سے منتخب لوگ ہیں۔ اس میں ہم سب متاثر ہوئے ہیں انہی NGOs کی وجہ سے مختلف سلسلے، مختلف پیسے لا کر یہاں کے لوگوں کو انہوں نے دے کر اور پہاڑوں پر لے گئے۔ یہی ایک ذریعہ بنایا ہوتا تھا۔ تو آج ان کے لئے check and balance بن رہا ہیں۔ ہم اس صوبے میں امن چاہتے ہیں، ہم اس صوبے میں ترقی چاہتے ہیں۔ ہم این جی او ز پر پابندی نہیں لگا رہے ہیں۔ لیکن ان کو ایک دائرے میں لارہے ہیں۔ ایک کنٹرول میں لارہے ہیں۔ کم از کم حکومت کو پتہ ہونا چاہیے۔ آج ہماری حکومت ہے کل ان کی حکومت ہو گی کہ ان پر check and balance ہو۔ کہ وہ جو بھی activities ہیں اُس کو ہم مانیز کریں اُنکو ہم watch کر سکیں۔ تو میری

گزارش ہے اپوزیشن سے اپیل ہے کہ اُس کو مخالفت نہ کریں اس کو اگر کوئی خوبصورت سی تجویز آتی ہے تو کوئی تجویز ہے وہ ہمارے concern Minister کو دے دیں ہم اُس پر ضرور اُس شامل کریں گے لیکن اس کو نہیں ہونا چاہیے۔ thank you very much delay

**جناب اسپیکر:** شکریہ سردار صاحب۔ جی ملک صاحب۔

**فائدہ حزب اختلاف:** ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ اس کو study کرنا ان کی بھی ذمہ داری ہے اور ہماری بھی ذمہ داری ہے۔۔۔ (داخلت۔ آوازیں)۔ ہم نے تو نہیں کیا ہے۔ ہمیں تو آج صوبہ آپ نے دیا ہے۔ یہ صرف یہ کہہ دینا کہ چونکہ ہم اکثریت میں ہیں۔ ہم پاس کر سکتے ہیں وہ تو ایک الگ بات ہے۔ وہ تو پاس کر سکتے ہیں۔ یہاں اس ملک میں آڑ نہیں بھی اسمبلی کے ہوتے ہوئے بنتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں قاعدے کے مطابق جانا چاہیے۔ اتنا عرصہ گزرا ہے اگر ایک مہینہ یہ پچھے چلا جائے اس کو study کیا جائیگا تو اچھی تجویز ہے۔ جس طرح دشیں صاحب نے کہا۔

**جناب اسپیکر:** کتنے دن چاہیے؟ اچھا اس میں یہ ہے، دیکھیں! گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ کیونکہ انہوں نے اس پر کام کرنا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسے مستثنی کیا جائے۔ ویسے بھی آج 7 تاریخ کو دوبارہ۔ اگر کوئی آپ لوگوں کی تجویز ہے، اسیمیں amendment چاہتے ہیں اس دوران آپ اپنی کچھ رائے دے سکتے ہیں۔ بجائے اس کو delay کرنے کا، پانچ یا چھ دن آپ کے پاس ہیں۔ تو آپ اس میں اپنی رائے دیں۔ اس دوران اس میں amendment کیا جائیگا۔ اس کو مزید لمبا کریں گے۔ گورنمنٹ کے معاملات ہیں ان کو رجسٹریشن کرنے کا۔

**وزیر سماجی بہبود:** جناب اسپیکر صاحب! آپ کے توسط سے اپوزیشن یا ملک صاحب سے، ثناء بلوچ اور باقی ساروں سے۔ کچھ ایسی چیزیں ہیں جو راکٹ، سائنس نہیں ہیں کہ ہر ایک کی سمجھ میں آتی ہے۔ ایسے بل پیش کرنے نہیں جا رہے ہیں جہاں صوبے کے مفادات کو نقصان ہو۔ اس سلسلے میں جناب اسپیکر! یہاں کچھ این جی او ز پچھلے چالیس سالوں سے شتر بے لگام تھے۔ مشرق سے آئے۔ جہاں کہیں ڈویژن میں کام کر کے چلے گئے۔ بعد میں پتہ چلا کہ کافی علاقے کے لوگوں کو نقصان بھی انہوں نے دیئے۔ کچھ ایسے ایسے این جی او ز تھے جنہوں نے فائدے بھی دیئے۔ آج ہم اس پوزیشن پر ہیں کہ اُن این جی او ز کو پہلے آ کر بلوچستان گورنمنٹ کو روپورٹ کرنا ہوگا۔ ہم check کریں گے اُن کی کہ وہ بلوچستان کے مفادات میں کام کر رہے ہیں۔ ہم رجسٹریشن کریں گے۔ اگر بلوچستان کے مفاد کے خلاف ہے تو رجسٹریشن نہیں دیں گے۔ وہ اپنا بیگ لے کر واپس جائیں

فلائنٹ سے۔ تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ وہ ساتھی پریشان ہوں۔ لیکن وہ بلوچستان سے وہ محبت رکھتے ہیں۔ ان کا فرض بتا ہے کہ بہت سی چیزوں کو discuss کریں۔ لیکن یہ ایسی چیز نہیں ہے۔ جہاں سے دس دن، دس رات بھی بیٹھیں۔ اس کی رجسٹریشن کی بات ہے۔ چار پیسے بلوچستان گورنمنٹ کو ملیں گے۔ اور وہ ہمارے کنٹرول میں ہوں گے۔ صرف یہ ہیں۔ اگر بلوچستان کے پہلے کنٹرول میں نہیں تھے۔ ہم صوبائی جو ہماری حیثیت ہے۔ صوبائی خود مختاری جو ہماری حیثیت ہے اٹھارویں ترمیم میں جو ہماری حیثیت ہے۔ ابھی ہم قدم بڑھا کے اُس سائینڈ پر جا رہے ہیں۔ میں request کرتا ہوں کہ چیزوں کو تجویز کرو۔

**جناب اسپیکر:** جی وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن میرے خیال میں چار ریا پانچ دن ہیں۔ اگر کوئی اس میں تحریک پیش ہوئی۔ اگر اس میں ووٹ کرتے ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت آوازیں)۔ نہیں ویسے بھی آجائیگا۔ نہیں کر سکتے ہیں بہت لمبا ہوتا ہے۔ ویسے بھی 12 تاریخ کو دوبارہ پیش ہو رہا ہے۔ زیرے صاحب بیٹھیں۔ چونکہ آج exempt قرار دیا گیا۔ اب دوبارہ منظوری کیلئے 12 تاریخ کو دوبارہ پیش ہو جائیگا۔ اس دوران اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی اپنی رائے دینا چاہتے ہیں تو دے دیں۔ ویسے بھی اُس کیلئے ہفتہ مانگ رہے ہیں اور یہ بھی ہفتہ آپ کو مل رہا ہے۔ تحریک پیش ہوئی۔

**وزیر خوارک و بہودا بادی:** بھی کر لیں، منظور بھی کر لیں۔ اور with the condition کہ 12 تاریخ تک انکی طرف سے کوئی تجویز آئے تو ہم شامل کر دیں گے۔ منظوری بھی دیدے دیں اور بھی کر لیں۔ کوئی بھی تجویز آتی ہے، ہم welcome کرنے کو تیار ہیں۔ وہ 12 اکتوبر تک ہمیں دے دیں۔

**جناب اسپیکر:** وہ ویسے بھی آتا ہے۔ exempt بھی ہو گیا اور منظور بھی ہو گیا۔ پھر کیا رہ گیا؟۔ ویسے بھی پانچ دن کے بعد دوبارہ منظوری کیلئے آجانا ہے۔ تحریک پیش ہوئی۔۔۔۔۔ (مداخلت)۔ نہیں ویسے بھی تحریک نے آنا ہے۔

آیا بلوچستان فلاجی و عطیاتی اداروں تنظیم (رجسٹریشن، ریگیٹریشن اور معاونت) کا مسودہ قانون 2019ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصادرہ 2019ء) کو قاعد و انصباب کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 کے تضاد سے exempt قرار دیا جائے؟۔ منظور نہیں ہوئی بلکہ ہوا ہے۔ پھر ووٹ کر لیں۔ ابھی exempt ہوا ہے منظور نہیں ہوا ہے۔

**جناب ثناء اللہ بلوج:** نہیں نہیں۔ دیکھیں! اگر آپ objection کرنے کا حق ہے۔ اور اپنا point of view raise کرنے کا حق ہے۔

جناب اپسیکر: ہاں۔

جناب شناع اللہ بلوچ: آپ کیونکہ مانگ رہے ہیں exemption۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ exemption بنیادوں پر نہ مانگیں۔ ہم نے کہا لمبا ہو جائیگا اجلاس۔ دوست سمجھ گئے تھے کہ exemption بھی نہیں ہوگی اور permission بھی نہیں ہوگی۔ ہم اس کے بعد 17--(مداخلت)۔ اب میں آ رہا ہوں، فلور میرے پاس ہیں جناب اپسیکر!

جناب اپسیکر: وہ تو اس طرح کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب شناع اللہ بلوچ: میں آپ کو ایک چیز پڑھتا ہوں اس میں دیکھیں۔

جناب اپسیکر: اس نے 12 تاریخ کو آنا ہے کہ نہیں آنا ہے منظوری کیلئے؟

جناب شناع اللہ بلوچ: میری بات سین۔ دیکھیں! آپ سے سونا اور چاندی اسی لئے چلا گیا کہ آپ لوگ بہت سی چیزیں ادھر بڑی بڑی چیزیں ہیں۔

جناب اپسیکر: یہاں کوئی registration ہے؟

جناب شناع اللہ بلوچ: sir! it is not about registration.

ہیں۔ ہم اس کے خلاف نہیں ہیں۔ لیکن let me clear representatives ہیں، کل بلوچستان کے مفادات، کل اسی بل کو جس طرح--(مداخلت)

جناب اپسیکر: تو آپ کے پاس شناع صاحب! پانچ دن ہیں، آپ پانچ دن کے اندر اگر منظور کر لیں گے --(مداخلت)

جناب شناع اللہ بلوچ: تو آپ پھر exemption نہیں مانگیں۔ پانچ دن کے بعد پھر exemption کیلئے پیش کریں۔

جناب اپسیکر: منظوری کیلئے پھر پیش کریں گے amendment کے ساتھ۔

جناب شناع اللہ بلوچ: تو ابھی نہیں ہے ناں exempt defer کر دیں پانچ دن کیلئے ناں۔

جناب اپسیکر: نہیں exempt۔

جناب شناع اللہ بلوچ: sir! defer کر دیں ناں--(مداخلت) defer کر دیں چار یا پانچ دن تک defer کر دیں۔

جناب اپسیکر: defer نہیں ہوگا بلکہ exempt ہوگا پھر منظوری کیلئے پیش ہوگا۔ amendment کے

ساتھ منظور کر لیں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** defer کردیں اس کو۔ جو 16 یا 17 کو جو آخری اجلاس اس کیلئے لے آئیں۔ ہم آپ اس کو پڑھیں گے۔

**وزیر مکملہ خزانہ:** جناب اسپیکر! آپ اسکو defer نہیں کریں۔ پھر اس پر ووٹنگ کر دیں۔ اگر آپ کے پاس مطلوبہ ووٹنگ ہیں تو automatically defer ہو جائیگی۔ اگر گورنمنٹ کے پاس مطلوبہ ووٹ ہوں گے تو وہ منظور ہو جائیگی۔

**جناب اسپیکر:** آپ کو پھر بھی time ہے آپ پانچ دن کے اندر اندر کوئی تجویز دے سکتے ہیں۔ جس میں amendment کیا جاسکتا ہے۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** اسپیکر صاحب! اسی لئے ہم چاہتے تھے کہ یہ افہام و تفہیم کے ساتھ ہو۔

**جناب اسپیکر:** نہیں آج تو exempt ہو گا، 12 تاریخ کو منظوری کیلئے پیش ہو گا۔

**وزیر مکملہ خزانہ:** جناب اسپیکر! آپ ووٹنگ کر لیں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** دیکھیں! آپ بلوچستان کی ownership اس میں نہیں چاہتے تو ووٹنگ کروائیں۔ اور ایک، دو ووٹ سے آپ جیت جائیں گے۔ اس میں بلوچستان کی ownership نہیں ہوگی۔ ایک legitimate، ایک اچھی حکومت۔ اچھی حکمرانی اُسی کو کہتے ہیں جب آپ بلوچستان کے حوالے سے قانون سازی بناتے ہیں تو اس میں ہونی چاہیے۔ 100% لوگ own کریں۔

**وزیر خزانہ:** جناب اسپیکر! آپ ووٹنگ کر لیں۔ (مداخلت۔ آوازیں)

**جناب شناع اللہ بلوچ:** کریں، کریں، ووٹنگ کیلئے ڈال دیں۔ ownership نہیں ہوگی۔

**جناب اسپیکر:** one-thing، بلوچستان کی بد قسمتی یہی ہے۔ ہاں اکثریت کی بنیاد پر کر لیں۔

**جناب اسپیکر:** آپ کے پاس پانچ دن ہیں اسکو amendment کیلئے لا کیں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** defer کر لیں پانچ دن کیلئے جناب۔ بالکل ownership ہوتی ہے۔

**جناب اسپیکر:** ویسے بھی آج exempt ہو رہا ہے، منظوری کیلئے دوبارہ پیش ہو گا۔

**وزیر مکملہ خزانہ:** اس مل کے حوالے سے گورنمنٹ نے بڑی تیاری کی ہے۔

**جناب اسپیکر:** تو ابھی ووٹ کریں یا کیا کریں؟ یا ساتھ دے دیں۔ پانچ دن کے اندر اس پر تجویز دینا ہے تو

دے دیں۔

**وزیر مکملہ خزانہ:** آپ کے اپنے قواعد و انضباط کارنے اجازت دی ہوئی ہے، اس پر اگر اپوزیشن کو کوئی اعتراض ہے تو اس پر voting کرالیں۔ اگر آپ کے بندے پورے ہو گئے تو اس میں کیا بات ہو سکتی ہے۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** ہم نے تو کہا ہے کہ یا تو defer کریں۔ سر! اس میں ایک clause ہے، D پڑھ رہا ہوں۔ یہ انگریزی میں ہے۔

**جناب اسپیکر:** سیکرٹری اسمبلی صاحب! جو بل آتا ہے نا، اس کو تقریباً ہفتہ پہلے یہ ممبران کو دے دیں تاکہ وہ study کریں، آئیں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** جناب اسپیکر! میں اسکا ایک clause پڑھ رہا ہوں، صرف ایک clause۔  
**جناب اسپیکر:** ہاں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** میرے پاس دیکھیں! وقت کی کمی ہے ورنہ ہے اس کو clause by clause ہم پڑھتے۔ clause-D میں ہے اور پھر تھوڑا سا context میں بھی آؤں گا۔ ہمارے بہت سے دوست شاید پڑھنے نہیں ہیں، history سے، حالات سے واقف نہیں ہیں۔ اور میں بھی جب چودھری ثاروزیر داخلہ تھے، میں اُسکے ساتھ، اب اسکو link کرتا ہوں تھوڑی دریکیلئے ذرا سوچنا آپ۔

"Charity" means a society, an agency, an NGO, NPO, a Trust, **یعنی مذہبی سکول، Madrisa**, a religious, seminary

or any other organization by any other name that is nonprofit, voluntary association of persons, natural or juristic, not controlled by any Government and setup for one or more public benefit purposes mentioned in the Schedule and includes local branches of foreign nonprofit.

یہ ایک لمبی ہے، اب میں آپ کو چھوٹی سی مثال دوں گا جس طرح اسد صاحب نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ سردار صاحب نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان اور پاکستان میں ساری چیزیں بڑی ترتیب کے ساتھ، قانون کے ساتھ ہوں۔ ظہور صاحب نے یہ کہا کہ جی یہ جو financial task force ہارا جو requirement ہے لہذا ہم نے جلدی کرنی ہے۔ اس سے پہلے آپ کو یاد ہے کہ بلوچستان میں جب اُسامہ بن لادن کے مسئلہ کے بعد اُس وقت جب save the children پر پاندی لگائی گئی۔

children کا بلوچستان میں کافی کام چل رہے تھے۔ انہوں نے کیا کیا جناب والا! کہ بلوچستان میں تمام NGOs حرام اور پنجاب میں تمام NGOs حلال، جو save the children جس کو اُس نے اسامہ بن لادن کے کیس میں کہا کہ یہ NGOs ملک دشمن غدار ہے جس کی مثال اب سردار صاحب دے رہے ہیں، اگر وہ غدار، وہ ملک دشمن پاکستان کی قومی سماںیت اور سلامتی کے حوالے سے خلاف انہوں نے کام کیا تھا۔ میں آپ کو record میں لے کے دیکھا دوں گا کہ چودھری ثار نے کہا کہ بلوچستان سے pack-up کریں۔ لیکن پنجاب میں آپ حلال ہیں۔ اور غریب صوبہ جہاں 86 فیصد لوگ غربت کا شکار ہیں، وہاں سے آپ non profit organizations کو ایک ایک کر کے اس لئے بھگاتے ہیں کہ جناب والا! یہ جو ہیں غداری میں، یہ مسلح جدوجہد میں، فنڈنگ میں۔ ہم کہتے ہیں مسلح جدوجہد، فنڈنگ اس طرح اگر کوئی بھی involve ہے، آپ کے پاس قوانین ہیں، سخت سے سخت کارروائی کریں۔ لیکن پھر پورے پاکستان میں across the board یہ ہونا چاہیے تھا۔ یہ across the board نہیں ہوا، اب مجھے یہ ہے کہ ہم اسیں کچھ reforms لانا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں، بالکل، جو قومی سلامتی کے خلاف جو ادارے ہیں، کوئی NGOs کوئی کام کرنا چاہتے ہیں، ان پر آپ قدغن لگائیں، قانون بنائیں، قوانین بنائیں۔ لیکن ان اراکین اسمبلی کو تھوڑی سی علم بھی مل جائیگی۔ آپ چار پانچ دن چیزوں کو defer کریں گے، کل آپ سے کوئی پوچھھے گا کہ آپ کیا، آپ کے صوبے میں اس طرح کا قانون آیا ہے، نام کیا ہے؟۔ شقیں کیا ہیں اُس کی؟، اُس میں چیز کیا تھی؟ یہی تو قدمتی ہے سونا لے جاتے ہیں، چاندی لے جاتے ہیں۔ قوانین ہم بناتے ہیں۔ خود اس اسمبلی کے اراکین کو معلوم نہیں ہے۔ آپ اتنا بڑا پلندہ لے آئے ہیں اسیں کتنے pages ہیں؟ آپ مجھے بتائیں اس پر exemption لے رہے ہیں۔ یہ اراکین اسمبلی کو کیا پڑتے ہے کہ ہم نے کیا پاس کیا ہے؟۔ یہ تھوڑا سا خد اور رسول ﷺ کیلئے 84 rules کو دیکھیں۔

**جناب اپسیکر:** تو آپ کے پاس شناخت صاحب! پانچ دن ہیں۔ پانچ دن کافی ہوتے ہیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوج:** rules 84 کو دیکھیں۔ پانچ دن نہیں 17 یا 18 تاریخ کو آخری اجلاس ہے۔ اُس تک آپ انکو کہیں۔ میں تھوڑا سا مشورہ، Sir میری بات سن لیں دو منٹ کیلئے۔ آپ سماجی بہبود کے محکمہ کو کہیں کہ ایک special session کھیلیں۔ اراکین اسمبلی کو بلا نہیں اگر standing committee کا اجلاس نہیں ہو سکتا تو 17 تاریخ سے پہلے۔ اس پر مکمل briefing دیں۔ انکو اعتماد میں لیں۔ ان کی deliberation کریں۔ ان کو understanding ہو کہ ہم کوئی چیز پاس کر رہے ہیں۔

**جناب اپسیکر:** کیا آپ کے سامنے بل پیش کیا گیا ہے۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** کل پھر اس کی ownership ہو گی، کل ثناء بلوچ بھی کھڑا ہو کر اسکا دفاع کریگا۔ آپ اکثریت سے پاس کریں گے، تو اس کی ownership نہیں ہو گی۔ اس کو کہتے ہیں جی۔ ownership thank you

**جناب اسپیکر:** جی منشہ صاحب!

**وزیر سماجی بہبود:** اسپیکر صاحب! جہاں بھئی کسی کے ذہن میں ہے کہ میں mature ہوں کہ میں قانون جانتا ہوں۔ میں expert ہوں، باقی گورنمنٹ والے کچھ جانتے نہیں ہیں۔ یہ سارے ہمارے شاگرد ہیں۔ اس طریقے سے نہیں ہے۔ جو چیز ہم بناتے ہیں یہاں، جو قانون ہم بناتے ہیں یہاں بلوچستان کی ملیٹاً مفاد میں ہے۔ یہاں تو ہم ایک بلوچستان کے کنٹرول میں ہوں گے یہ ساری چیزیں۔ پہلے بلوچستان کے کنٹرول میں نہیں تھے، وفاق سے جو چیز آتی تھی، یہاں جو کام کرتے تھے، پھر یہاں سے اٹھ کے جاتے تھے کہ ”ہمیں کوئی پتہ نہیں تھی“۔ آج بلوچستان گورنمنٹ نہیں چھوڑ رہا ہے، پچھلے 70 سالوں میں اگر یہ ہو رہی تھی، آج بلوچستان کی وضعیت میں وہ لوگ آئے ہوئے ہیں جو اپنے حقوق کو سمجھتے ہیں۔ بہتری کیلئے کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ قانون بناتے ہیں جو بلوچستان کی وضعیت میں وہ مفاد میں ہیں۔ ہر پہاڑ کے دامن کے رہنے والوں کی۔ ہر غریب کے، ہر مسکین کے حقوق کے دفاع کرنے کیلئے ان چیزوں کو ہم بنارہے ہیں۔ ایک authority بننے کی بلوچستان کے کنٹرول میں یہ ساری چیزیں ہوں گی۔ یہ بات تو کرتے ہیں صوبائی خود اختیاری کی اٹھار ہو یہی ترمیم میں یہاں کوئی ownership کی باتیں ہیں؟ ریکوڈ کی توبات ہی نہیں ہو رہی ہے؟۔ گواردر کے سمندر کی بات ہی نہیں ہو رہی ہے، وسائل کی بات ہی نہیں ہو رہی؟۔۔۔ (مداخلت)۔ ہم تو جریشن کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کے کہنے میں آپ کو کہیں کسی جگہ سے کوئی تعلقات ہیں، آپ کہتے ہیں انکو یہاں چھوڑیں۔ جہاں بلوچستان کی سر زمین free ہے۔ ابھی کوئی بلوچستان حکومت کو bypass کر کے نہیں جائیگی۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ انکو یہاں رپورٹ کرنا ہو گا۔ جس بندے کو بلوچستان کی حالت اگر خراب کرنے ہیں ہم انکو نہیں چھوڑیں گے۔ اس میں بلوچستان کی امن، اس میں بلوچستان کی development اس میں بلوچستان کی بہتری، سارے اس میں شامل ہیں۔ ان کے پاس کوئی point ہی نہیں ہے، یہ بات کر نہیں سکتے۔ وہ دفعہ اس کو study کریں، یہ کوئی تباہی ہمیں دنے نہیں سکتے۔ اسی کو پاس کریں گے۔ یہ ضد کر رہے ہیں۔ آپ ضد نہیں کریں۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** اسپیکر صاحب! منشہ صاحب! میں بتا دیں اس میں کتنی شفیعیں ہیں؟ میں نے رپورٹنگ پڑھ لا ہے، یہ 35 صفحات پر مشتمل ہیں۔۔۔ (مداخلت)

**جناب اسپیکر:** آپ لوگ بحث کر رہے ہیں۔

**جناب شناۓ اللہ بلوج:** ہم اس مسودہ کے حق میں ہیں، لیکن مسودہ کو۔۔۔ (داخلت)

**وزیر یحکمہ خزانہ:** آپ کے پاس اگر کوئی idea ہے، تو وہ براہ مہربانی جب next session ہو گا تو amendment bill کے ساتھ آ جائیں۔ اس کو بھی incorporate کر لیتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی ابھی بس کریں۔ کیا گزارش کریں؟

**جناب شناۓ اللہ بلوج:** جناب والا! اس کو آخری اجلاس میں لے آئیں۔ اس کے حق میں ہیں۔ اس کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** پانچ دن ہیں آپ کر لیں۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** جناب اسپیکر صاحب! ایک چھوٹی سی گزارش اپوزیشن سے ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم کھلے دل کے لوگ ہیں۔ ہم کھلے دل سے کہہ رہے ہیں کہ یہ تجویز دیں۔ ہم exempt کر رہے ہیں کمیٹی سے۔ کمیٹی زیادہ سے زیادہ پانچ، چھ، سات یا نو اکین پر مشتمل ہے۔ ہم تو 65 کے 65 ارکان کو دعوت دے رہے ہیں کہ exempt کر کے اپنی تجویز دیں۔ جیسے آپ نے فرمایا 12 تاریخ کو منظوری کیلیے ہم agree ہیں۔ لیکن یہ کمیٹی تک محدود کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں 65 کے 65 ارکان کو کوئی ثبت تجویز ہیں انکے پاس۔ اور دوسرے جیسے شناۓ صاحب نے خود فرمایا بھی کہ چودھری شارنے وہ کہتے ہیں کہ بے یک جنبش قلم۔ اس نے کہا کہ بلوچستان سے بند، پنجاب سے ہو۔ وہ monopoly مرکز کی، وہ، وہ جو چیزیں کی جا رہی تھیں، ہماری حکومت اُن چیزوں پر کنٹرول کرنا چاہتی ہے۔ ہم اُن چیزوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سرزی میں ہماری ہے۔ اس کے مالک ہم ہیں۔ اس میں ہماری مرضی کے مطابق کام ہو گا۔ اس صوبے کے رہنے والے، اس کے منتخب نمائندے اور ہماری حکومت کو شکر یہ الحمد للہ یہ credit جاتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی سردار صاحب! آئیں اب اس پروہ کرتے ہیں نا۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** ہم ہر موڑ پر زمینوں کا تحفظ کر رہے ہیں۔ ستر، ستر سالوں پرانے جو قانون سازی ہے وہ ہم کر رہے ہیں۔ ہم Act بنایا ہم نے۔ ہر چیز کو coastal Mines کے یہ سب چیزوں لارہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** صحیح ہو گیا سردار صاحب! بھی اس پر آتے ہیں نا۔

**وزیر خوراک و بہبود آبادی:** تو ہم بانی کر کے اس کو exemption میں جائیں۔ نہیں تو رائے شماری کرائیں۔

**جناب شناۓ اللہ بلوج:** اس پرمنٹری briefing دے دے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ آیا جو exempt کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کر دیں تاکہ گن لیں۔ 19 ہیں اور جو نہیں ہیں؟ exempt کے حق میں 19 ووٹ پڑے ہیں۔ اور مخالف میں 12 ووٹ پڑے ہیں۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان فلاجی و عطیاتی اداروں / تنظیم (رجسٹریشن ریگیویشن اور معاونت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2019ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

مجالس قائمہ کی رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا۔ چیئرمین برائے محکمہ صحت عامہ و بہبود آبادی! بلوچستان اعصابی صحت کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2019ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

**ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری صحت):** میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی، چیئرمین برائے محکمہ صحت عامہ و بہبود آبادی، تحریک پیش کرتی ہوں کہ "بلوچستان اعصابی صحت کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعی کی منظوری دی جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان اعصابی صحت کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک کی منظوری دی جائے؟

تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان اعصابی صحت کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعی کی منظوری دی جاتی ہے۔

چیئرمین برائے محکمہ صحت عامہ و بہبود آبادی! بلوچستان اعصابی صحت کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2019ء) کی بابت رپورٹ پیش کریں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت:** میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی، چیئرمین برائے محکمہ صحت عامہ و بہبود آبادی، بلوچستان اعصابی صحت کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرتی ہوں۔

**جناب اسپیکر:** رپورٹ پیش ہوئی۔ چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ تعلیم، خواندگی و غیر رسمی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدارتی پروگرام، سی ڈی ڈیلیوے، معیاری تعلیم، سائنس و انفار میشن شکنالاوجی! بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا

(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2019ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** میں عبدالواحد صدیقی، چیئرمین برائے مجلس قائدہ برائے محکمہ تعلیم، خواندگی وغیرہ رسمی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدارتی پروگرام، سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم، سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعے کی منظوری دی جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعے کی منظوری دی جائے؟

تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعے کی منظوری دی جاتی ہے۔

چیئرمین مجلس قائدہ برائے محکمہ تعلیم، خواندگی وغیرہ رسمی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدارتی پروگرام، سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم، سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی! بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** میں عبدالواحد صدیقی، چیئرمین برائے مجلس قائدہ برائے محکمہ تعلیم، خواندگی وغیرہ رسمی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدارتی پروگرام، سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم، سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی، بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** رپورٹ پیش ہوئی۔ چیئرمین مجلس قائدہ برائے محکمہ تعلیم، خواندگی وغیرہ رسمی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدارتی پروگرام، سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم، سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی! بلوچستان کےنجی تعلیمی اداروں کی رегистریشن، ریگولیشن و فروع کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2019ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** میں چیئرمین برائے قائدہ کمیٹی برائے محکمہ تعلیم، خواندگی وغیرہ رسمی تعلیم، اعلیٰ تعلیم،

صدراتی پروگرام، سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن و فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعے کی منظوری دی جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن و فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعے کی منظوری دی جائے؟ نہیں دینا ہے؟ تحریک منظور ہوئی۔

بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن و فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعے کی منظوری دی جاتی ہے۔

چیئرمین مجلس قائدہ برائے مکملہ تعلیم، خواندگی وغیرہ تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدراتی پروگرام، سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم، سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی! بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن و فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** میں عبدالواحد صدیقی، چیئرمین برائے مجلس قائدہ برائے مکملہ تعلیم، خواندگی وغیرہ تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدراتی پروگرام، سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم، سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی، بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن و فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** رپورٹ پیش ہوئی۔ چیئرمین، مجلس قائدہ برائے مکملہ تعلیم، خواندگی وغیرہ تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدراتی پروگرام، سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم، سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی، بلوچستان بورڈ زاف انٹرمیڈیٹ اینڈ سینڈری ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2019ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔ وہ ہو گیا ہے یہ دوسرا ہے۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** دوسرا ہے۔ میں چیئرمین برائے قائدہ کمیٹی برائے مکملہ تعلیم، خواندگی وغیرہ تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدراتی پروگرام، سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان بورڈ زاف انٹرمیڈیٹ اینڈ سینڈری ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 07

مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعی کی منظوری دی جائے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان بورڈ ز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سینڈری ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعی کی منظوری دی جائے؟ نہیں دینا چاہتے؟ آواز نہیں آرہی بھتی۔ پھر بھی ثناء بلوج صاحب کہتے ہیں مزید اس کو بڑھا کیں۔ جب آپ والا چلا دیتے تو میرے خیال میں صحیح ہو جاتا۔ تو کسی کی آواز ہی نہیں نکلتی۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان بورڈ ز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سینڈری ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 17 اکتوبر 2019ء تک توسعی کی منظوری دی جاتی ہے۔

چیئرمین مجلس قائمہ برائے مکملہ تعلیم، خواندگی وغیرہ سی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدارتی پروگرام، سی ڈی ڈبلیوے، معیاری تعلیم سائنس و انفارمیشن شیکنالوچی! بلوچستان بورڈ ز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سینڈری ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** میں عبدالواحد صدیقی چیئرمین برائے مجلس قائمہ برائے مکملہ تعلیم، خواندگی وغیرہ سی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، صدارتی پروگرام، سی ڈی ڈبلیوے، معیاری تعلیم سائنس و انفارمیشن شیکنالوچی، بلوچستان بورڈ ز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سینڈری ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 07 مصدرہ 2019ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** ابھی حالت نہیں کسی کا۔ میرے خیال میں fresh mind کے ساتھ آئیں گے تو اچھا تو آپ کو بولنے کا بھی اُس کا اور ہمیں سمجھ آجائیگا کہ کیا بول رہے ہیں۔ وہ جو تحریک آپ نے لایا ہے۔ اگلے اجلاس میں کر لیں۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔ ابھی اسکو بھی ختم ہونے دیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوج:** جناب اسپیکر! میرے خیال میں تحریک پر بحث آج نہیں کریں گے۔ آج اس کو پیش کر لیں۔۔۔ date fix کر لیں۔ بحث آج نہیں ہوگی۔

**جناب اسپیکر:** دو دن بعد پیش کر کے بحث کر لیں۔ ابھی تک اس کو نہیں پڑھا، سارے جارہے ہیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوج:** تحریک التوا کا طریقہ کاریہ ہے آپ پیش کرتے ہیں، اُسکے بعد ایک دن مخصوص ہوتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں اُس کی feasibility پر بولنا بھی پڑتا ہے۔

**جناب شناۓ اللہ بلوچ:** نہیں، نہیں۔ آج صرف پیش کریں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں آپ بولیں گے تب اجازت مانگیں گے کہ اگلے دن اُس کو۔ کیونکہ آپ جب بولیں گے، پھر اُس کی feasibility پر بولیں گے۔ پھر ایوان اُس کی اجازت دے گا پھر اُس کیلئے ایک دن رکھا جائے گا۔۔۔ (داخلت) ہاں وہ بھی۔ٹھیک ہے وہ پھر آپ دیکھ لیں شناۓ صاحب سے لیکر وہ آپ کر دیں۔ رپورٹ پیش ہو گئی۔ ختم ہو گیا نا؟

**جناب اسپیکر:** اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 10 اکتوبر 2019ء بوقت سہ پہر 00:30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس رات 09:00 بجکر 30 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

